مَرْغوبُ الأدِلّة

بالأحاديثِ النّبويّة على مَسلكِ الحنفيّة

۲

۲۴ مسائل پر مشتمل ۱۷ رسائل کا مدلل مجموعہ

مولانا مرغوب احمد لاجپوری

ZAM ZAM PUBLISHERS

زمزم پبلشرز

مرغوب الادلّة باحاديث النّبويّه

على مسلک الحنفيّة

ج٢

۲۴ر مسائل پر: ۱۷ر رسائل کا مدلل مجموعہ:

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعة القراءات، کفلیتہ

اجمالی فہرست

۱	نواقض وضو کے تین مسائل اوران کے دلائل............	۲۴
۲	شرمگاہ اورعورت کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا............	۴۷
۳	جنبی کا قرآن چھونا اور تلاوت کرنا............	۷۱
۴	تیمّم میں دوضربیں ہیں............	۹۴
۵	نماز کے چاراہم مسائل............	۱۰۵
۶	نماز میں قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ............	۱۲۹
۷	امامت کے تین مسائل اوران کے دلائل............	۱۴۲
۸	دعاءثنا............	۱۶۴
۹	ترک الجهرفی البسملة من سنن النبوية............	۱۸۰
۱۰	مرغوب الختام فی ترک القراء ة خلف الامام............	۱۹۷
۱۱	احاديث صاحب الثقلين فی ترک رفع اليدين............	۲۴۰
۱۲	اخفاء التأمين سنة رسول الامين............	۲۶۳
۱۳	احاديث المرغوبة علی ترک جلسة الاستراحة............	۲۷۶
۱۴	تشہد میں اشارہ کے احکام............	۲۸۹
۱۵	الرّسالة المرغوبة فی الدّعاء بعد الصلوة المكتوبة............	۳۰۸
۱۶	قنوت وتر: کہاں تک، کیسے، کب؟............	۳۴۶
۱۷	وتر کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ............	۳۶۰

فہرست رسالہ ''وضوٹوٹنے کے تین مسائل اوران کے دلائل''

عرض مرتب..	۲۵
(۱):......خون کا نکلنا وضوکوتوڑ دیتا ہے..................................	۲۶
(۲):...... قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جا تا ہے..................................	۳۳
(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جا تا ہے........................	۴۰

فہرست رسالہ ’’شرمگاہ اور عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا‘‘

(۱)......شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا..................................	۴۸
دلیل عقلی..	۵۶
(۲)......عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا..................................	۵۷
لمس سے مراد جماع ہے..	۶۵
آیت سے مراد ’’چھونا‘‘ لینے والوں کے دلائل کے جوابات....................	۶۷
ازواج مطہرات نے اپنی نجی زندگی کے پہلو کیوں بیان کئے؟..................	۶۹

فہرست رسالہ ''جنبی کا قرآن چھونا اور تلاوت کرنا''

عرض مرتب	۷۲
﴿لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾	۷۳
آپ ﷺ کے مکتوب گرامی میں بلا طہارت قرآن کو نہ چھونے کا حکم فرمانا..	۷۳
آپ ﷺ کی حاکم کو نصیحت کہ: بلا طہارت کے قرآن کو نہ چھوئے..........	۷۳
قرآن کریم کو پاک آدمی کے سوا اور کوئی نہ چھوئے	۷۴
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلا طہارت قرآن کے چھونے سے روک دیا جانا......	۷۴
قرآن کریم کو پاک آدمی یعنی وضو والا ہی چھوئے	۷۵
بیشک قرآن کریم کو بلا وضو کے کوئی چھو نہیں سکتا........................	۷۵
حائضہ بغیر جزدان کے قرآن پاک کو نہیں چھوتی تھی	۷۶
شعبی، طاوس، قاسم رحمہم اللہ بلا وضو قرآن کے چھونے کو مکروہ کہتے تھے.......	۷۷
قرآن کی آیت لکھے ہوئے دراہم اور دنانیر، بغیر وضو نہ چھوئے جائیں........	۷۷
بلا وضو کے کسی حائل سے قرآن کو اٹھانا جائز ہے........................	۷۸
جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کا تلاوت کرنا جائز نہیں..................	۸۰
حائضہ اور جنبی قرآن کریم میں سے کچھ نہ پڑھیں	۸۳
آپ ﷺ کو تلاوت قرآن سے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا سوائے جنابت کے.	۸۳
آپ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، سوائے جنابت کے....	۸۴
آپ ﷺ نے جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا..........	۸۵
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کے ساتھ ایک عجیب قصہ........	۸۵

آپ ﷺ کی نصیحت: اے علی! حالت جنابت میں قرآن نہ پڑھنا..........	۸۷
قرآن کریم کو اس وقت تک نہیں پڑھتا جب تک کہ غسل نہ کرلوں..............	۸۸
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن نہ پڑھے.....................	۸۹
کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی نہ پڑھے........	۸۹
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ: میں جنبی تو نہیں کہ قرآن نہ پڑھوں..........	۹۰
حائضہ اور جنبی اور نفاس والی عورت قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں...........	۹۰
جنبی تسبیح اور تحمید کرسکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے، مگر قرآن نہ پڑھے......	۹۲
حضرت زہری، حضرت حسن بصری، حضرت قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ اور جنبی تلاوت نہ کریں...	۹۲

فہرست رسالہ ”تیمّم میں دوضربیں ہیں“

عرض مرتب	۹۵
تیمّم میں دوضربیں ہیں	۹۶
آپ ﷺ کا تیمّم کے بعد سلام کا جواب دینا	۹۷
آپ ﷺ کا تیمّم کے لئے دوضربیں لگانا	۹۸
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تیمّم میں دوضربیں لگانا	۱۰۰
حضرات تابعین رحمہم اللہ کا تیمّم میں دوضربیں لگانا	۱۰۲
حضرت طاؤس رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں	۱۰۳
حضرت زہری رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں	۱۰۳
حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا اثر	۱۰۳
دوضربوں پردلیل عقلی	۱۰۴

فہرست رسالہ ’’نماز کے چار اہم مسائل‘‘

عرض مرتب..	۱۰۶
(۱):......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا..................	۱۰۷
حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی احادیث......................	۱۰۸
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی احادیث.........................	۱۰۹
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی احادیث......................	۱۱۱
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث................................	۱۱۳
حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ کی حدیث......................	۱۱۴
ہمارے اصحاب نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے	۱۱۴
(۲):......ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا..............................	۱۱۵
(۳):......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا نہ ٹیکنا..................	۱۱۹
(۴):......تورک...	۱۲۳
آپ ﷺ نے تورک سے منع فرمایا..............................	۱۲۵
اقعاء کی تعریف اور اقعاء کی ممانعت و مسنون ہونے کی احادیث میں تطبیق.....	۱۲۵
تورک نہ کرنا نماز میں سنت ہے..................................	۱۲۷

فہرست رسالہ ’’نماز میں قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ‘‘

نماز میں کندھے سے کندھے ملانے کی احادیث...............................	۱۳۰
صفوں کو درست کرلو اور کندھوں کو برابر کرلو...........................	۱۳۲
بعض روایات میں قریب قریب کھڑے رہنے کا حکم ہے........................	۱۳۲
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ قدم بہت قریب کرتے نہ بہت دور......	۱۳۳
بعض روایات میں مطلق سیدھے رہنے کا حکم ہے............................	۱۳۳
نماز میں بدن کو اچھی طرح رکھنے کا حکم..................................	۱۳۴
الصاق اور الزاق کے مجازی معنی مراد ہیں یا حقیقی؟.........................	۱۳۴
جوتوں کو دائیں، بائیں نہ رکھے..	۱۳۵
احادیث میں بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے............................	۱۳۷
پاؤں چوڑے رکھنے پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتوی کہ یہ خلاف سنت کا ہے..	۱۳۸
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے....	۱۳۸
صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں پیروں کو ملا کر کھڑے نہیں ہوتے تھے........	۱۳۸
قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ اور بخاری شریف کی روایت..........................	۱۳۹
قدم سے قدم ملانے والے کے نزدیک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں..	۱۴۰

فہرست رسالہ ''امامت کے تین مسائل اوران کے دلائل''

عرض مرتب	۱۴۳
(۱)......نابالغ کی امامت جائز نہیں	۱۴۴
شریعت نے بچوں کو صف میں آگے نہیں رکھا' تو امام کیسے بنایا جائے؟..........	۱۴۵
بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ اس پر اللہ تعالی کے حدود جاری ہوں........	۱۴۷
بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے	۱۴۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نابالغ کی امامت سے منع فرمایا..	۱۴۷
نابالغ امامت نہ کرائے	۱۴۸
صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نابالغ کی امامت کو مکروہ سمجھتے تھے........	۱۴۹
نابالغ کی امامت پر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی ناراضگی..	۱۴۹
(۲)......نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے..	۱۵۱
(۳)......امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوگی..	۱۵۷
امام کے لئے آپ ﷺ کی ہدایت کی دعا..	۱۵۸

فہرست رسالہ ''دعاءِ ثنا''

عرض مرتب..................................	١٦٥
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث..........................	١٦٦
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی احادیث........................	١٦٧
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی احادیث............................	١٦٩
آپ ﷺ ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ'' سکھلاتے تھے..............	١٦٩
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث.......................	١٧٠
حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی حدیث........................	١٧٠
حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ کی حدیث......................	١٧١
خلفاءِ راشدین، ابن مسعود رضی اللہ عنہم ''سُبْحَانَکَ اللهم'' پڑھتے تھے......	١٧١
حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے: ''سُبْحَانَکَ الخ''۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے..................	١٧٢
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو ''سُبْحَانَکَ اللهم'' پڑھا.........	١٧٣
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی تعلیماً ''سُبْحَانَکَ'' اونچی آواز سے پڑھتے.......	١٧٤
اہل بصرہ کے سوال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ''سُبْحَانَکَ اللهم'' پڑھنا.....	١٧٤
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ'' پڑھتے....	١٧٥
کبھی آپ ﷺ ''سُبْحَانَکَ'' اور ''وجهت وجهی'' کو جمع فرماتے......	١٧٥
احناف نے فرائض اور نوافل میں فرق کیا ہے......قرآن کریم سے ثنا کا ثبوت	١٧٧
دعا کا ترجمہ....................................	١٧٨

فہرست رسالہ ’’ترک الجہر فی البسملة من سنن النبویة‘‘

عرض مرتب..	۱۸۱
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی احادیث..................................	۱۸۲
حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی احادیث..........................	۱۸۳
زور سے بسم اللہ پڑھنے پر صحابی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: اس گانے کو بند کر........	۱۸۵
آپ ﷺ قراءت الحمدللہ سے شروع فرماتے تھے..........................	۱۸۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ’’بسم اللہ‘‘ آہستہ کہے............	۱۸۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ستر (۷۰) نمازوں میں ’’بسم اللہ‘‘ زور سے نہیں کہی	۱۸۸
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ’’بسم اللہ‘‘ آہستہ کہتے تھے..............	۱۸۸
حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ’’بسم اللہ‘‘ آہستہ کہتے تھے......	۱۸۹
حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما ’’بسم اللہ‘‘ آہستہ کہتے تھے..............	۱۸۹
حضرت علی رضی اللہ عنہ ’’بسم اللہ‘‘ میں جہر نہیں فرماتے تھے........................	۱۹۰
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ’’بسم اللہ‘‘ آہستہ کہے	۱۹۰
’’بسم الله‘‘ اونچی آواز سے پڑھنا گنواروں کا فعل ہے..............................	۱۹۰
’’بسم الله‘‘ اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے..	۱۹۱
حضرت قاسم رحمہ اللہ ’’بسم الله‘‘ زور سے نہیں کہتے............................	۱۹۱
حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ ’’بسم الله‘‘ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے.......	۱۹۲
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ’’الحمد‘‘ سے نماز شروع فرماتے تھے.....	۱۹۲
خاتمہ..	۱۹۳

جہر کی روایتوں میں ضعف ہے..	۱۹۳
جہر کی روایتوں کے راوی روافض ہیں..	۱۹۳
خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی کمزوری..	۱۹۳
کیا آپ ﷺ کا زور سے ''بسم الله'' کہنا استحباباً تھا؟ اور دواماً تھا؟.........	۱۹۴
جہر بالتسمیہ کی روایتیں تعلیم پر محمول ہیں..	۱۹۴
جہر بالتسمیہ کی روایت منسوخ ہے..	۱۹۵

فہرست رسالہ ''مرغوب الختام فی ترک القراء ۃ خلف الامام''

مقدمہ..	۱۹۸
مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر بھی ہوتا ہے.....	۱۹۹
حدیث اور سنت میں فرق ہے....................................	۲۰۰
حدیث اور سنت میں فرق کی: ۱۷رمثالیں............................	۲۰۰
ترک القرأۃ خلف الامام کے موضوع پر چند رسائل کی فہرست..............	۲۰۳
ملفوظ: حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ......اذان' اقامت' سترہ' خطبۂ جمعہ سب کی طرف کافی ہے' اسی طرح امام کی قرأت بھی سب کی طرف سے کافی ہے..	۲۰۵
﴿اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا ﴾..........................	۲۰۶
ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے.	۲۰۸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے...	۲۰۹
جابر رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے........	۲۰۹
علی رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے.........	۲۱۰
عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے......	۲۱۰
انس رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے.......	۲۱۱
امام کی قراءت قوم کے لئے کافی ہے................................	۲۱۱
من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة..............................	۲۱۲
بلال رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کرے..	۲۱۲

جس نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قراءت ہے...........	۲۱۲
لا قراءة خلف الإمام..	۲۱۳
سری نماز میں بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں ہے،اس پر چند احادیث........	۲۱۳
کس نے میری قراءت میں خلجان پیدا کر دیا....................................	۲۱۳
کیا ہو گیا کہ مجھے قرآن کی قراءت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے؟...............	۲۱۵
امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کو آپ ﷺ کا حکم کہ: ایسا مت کرو.......	۲۱۶
جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لئے امام کی قراءت ہی کافی ہے........	۲۱۷
تو مجھے قراءت قرآن کے متعلق خلجان یا کش مکش میں ڈال رہا ہے.............	۲۱۸
سورۂ فاتحہ بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جائے گی..............................	۲۱۸
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت سے منع فرماتے تھے........	۲۲۰
عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے	۲۲۱
جو امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں.........	۲۲۱
علیؓ کا ارشاد: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت کو کھو دیا......	۲۲۲
جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں.....	۲۲۲
خلف الامام قراءت کے بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات.	۲۲۲
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے...	۲۲۳
جلتے کوئلوں کو منہ میں لینا، امام کے پیچھے قراءت سے زیادہ پسندیدہ ہے.......	۲۲۳
کاش کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے.........	۲۲۴
امام کے پیچھے قراءت نہ کیا کر، الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قراءت نہ کرتا ہو......	۲۲۴

ابن عمرؓ زید بن ثابت‘ جابر رضی اللہ عنہم کا ارشاد کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے	۲۲۵
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کہ: امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے...	۲۲۵
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد: ’’تمہیں امام کی قراءت کافی ہے‘‘.......	۲۲۷
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آثار..	۲۲۸
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آثار....................................	۲۲۹
جی چاہتا ہے کہ: امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو.....	۲۲۹
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آثار کہ: امام کے پیچھے قراءت نہیں.	۲۳۰
امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لوں........................	۲۳۰
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے آثار: امام کے پیچھے قراءت نہیں.................	۲۳۱
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا اثر کہ: امام کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہے..	۲۳۱
حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فیصلہ..	۲۳۲
جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی..	۲۳۳
ایک اشکال اور اس کا جواب..	۲۳۸

فہرست رسالہ ’’احادیث صاحب الثقلین فی ترک رفع الیدین‘‘

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ’’فلم یرفع یدیه الا مرة‘‘	۲۴۲
براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ’’رفع یدیه..... ثم لایعود‘‘	۲۴۳
آپ ﷺ پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے	۲۴۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ’’کان یرفع یدیه فی اول الصلوة ثم لایعود‘‘	۲۴۵
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ’’کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود‘‘	۲۴۵
ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ’’ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ‘‘	۲۴۶
سات جگہوں پر ہاتھ اٹھانا ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں...	۲۴۶
سجدہ سات اعضاء پر ہے اور رفع یدین کی سات جگہیں..........	۲۴۶
تین روایات جن میں آپ ﷺ وصحابی نے نماز سکھائی اور رفع یدین نہیں کیا	۲۴۷
حضرات خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ترک رفع یدین کرنا..	۲۵۰
حضرات شیخین رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے..............	۲۵۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے.................	۲۵۱
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے.........	۲۵۲
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے..............	۲۵۳
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے.........	۲۵۴
حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے....	۲۵۴
حضرت علی وحضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے.	۲۵۵
اکابر فقہاء وحضرات تابعین کا رفع یدین نہ کرنا۔ ترک رفع یدین پر فقہاء کا اجماع..	۲۵۶
حدیث ((مالی اراکم رافعی ایدیکم کانّها اذناب خیل شمس)) پر مفید کلام	۲۵۸

فہرست رسالہ ''اخفاء التأمين سنة رسول الامين''

آمین کے فضائل......آمین مجھے عطا کی گئی پہلے کسی کو نہیں ملی......آمین مہر ہے	۲۶۴
آمین کہو، اللہ تم سے محبت کریں گے۔فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں.......	۲۶۴
فرشتوں کی موافقت سے سارے گناہوں کی معافی کی بشارت..............	۲۶۵
فرشتوں کی آمین میں تین چیزیں ہیں..............................	۲۶۵
مسلمان کے لئے غائبانہ دعا کے وقت فرشتہ آمین کہتا ہے................	۲۶۶
یہود آمین پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں........................	۲۶۶
آمین کا معنی......آمین کس زبان کا لفظ ہے عربی یا سریانی؟............	۲۶۶
ایک ضروری وضاحت...	۲۶۷
آہستہ آمین کا ثبوت قرآن سے..................................	۲۶۹
﴿قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا﴾ امام کے پیچھے قراءت کے نہ ہونے پر استدلال....	۲۷۰
آپ ﷺ سے آہستہ آمین پڑھنا یاد رکھا......آپ ﷺ نے آمین آہستہ کہی	۲۷۱
آپ ﷺ نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست کر دیا....................	۲۷۲
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے..............	۲۷۲
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے............	۲۷۳
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما 'بسم اللہ' اور 'آمین' آہستہ کہتے تھے......	۲۷۳
حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے......	۲۷۴
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے.........	۲۷۴
مسلم شریف کی چند صحیح روایات سے استدلال.........................	۲۷۴
آمین' کون کہے، مقتدی یا امام یا دونوں؟...........................	۲۷۵

فہرست رسالہ ”احادیث المرغوبة علی ترک جلسة الاستراحة“

مقدمہ.....جلسۂ استراحت کی تعریف....................	۲۷۷
جلسۂ استراحت کے بارے میں ائمہ کے مذاہب....................	۲۷۷
جلسۂ استراحت کے ترک پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع....................	۲۷۷
جلسۂ استراحت کے ترک پر تین عقلی دلائل....................	۲۷۸
اختلاف محض افضلیت اور اولیت کا ہے، جواز اور عدم جواز کا نہیں..............	۲۷۸
جلسۂ استراحت کرتے ہوئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں دیکھا..........	۲۸۰
آپ ﷺ کا سجدہ سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہونے کا حکم..............	۲۸۰
آپ ﷺ نماز میں دونوں پیروں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے تھے..........	۲۸۲
ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا اپنی قوم کو نماز سکھانا اور جلسۂ استراحت نہ کرنا...	۲۸۲
خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے..............	۲۸۳
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے.........	۲۸۴
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے..........	۲۸۵
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے...........	۲۸۵
حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے....	۲۸۵
عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے..............	۲۸۷
عام مشائخ رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے....................	۲۸۷

فہرست رسالہ ''تشہد میں اشارہ کے احکام''

عرض مرتب..	۲۹۰
تشہد میں انگلی کو حرکت نہ دینا..	۲۹۱
انگلی کا اشارہ اور صحاح کی احادیث..	۲۹۲
''مسلم شریف'' کی احادیث..	۲۹۲
''ابوداؤد شریف'' کی احادیث..	۲۹۴
''ترمذی شریف'' کی احادیث..	۲۹۶
''نسائی شریف'' کی احادیث..	۲۹۶
''ابن ماجہ شریف'' کی احادیث..	۲۹۹
صحاح کی کتابوں کی کل:۲۹/حدیثیں اور صرف ایک میں حرکت کا ذکر........	۳۰۰
اشارہ کے طریقے..	۳۰۱
خاتمہ......کیا اشارہ بدعت ہے؟..	۳۰۲
اشارہ کے متعلق چند مفید باتیں..	۳۰۵
(۱)......اشارہ کے مسئلہ پر تقریباً تیس رسائل لکھے گئے ہیں................	۳۰۵
(۲)......انگشت شہادت کو سبابہ کہنے کی وجہ..	۳۰۶
(۳)......انگلی اٹھانے کی مقدار اور جہت قبلہ کا رخ........................	۳۰۶
(۴)......اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا باقی رکھا جائے؟............	۳۰۶

فہرست رسالہ ''الرّسالة المرغوبة فی الدّعاء بعد الصلوة المکتوبة''

عرض مرتب....................................	۳۰۹
فرض نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں اکابر کے رسائل کی ایک فہرست..........	۳۱۰
فرض نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں محدثین کا ابواب قائم کرنا................	۳۱۲
شیخ بن باز کا نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو بدعت کہنا..................	۳۱۴
فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت واہمیت........................	۳۱۵
اللہ تعالی کا آپ ﷺ کو نماز کے بعد دعا کرنے کا حکم فرمانا...............	۳۲۰
نماز کے بعد دعا نہ کرنے پر وعید............................	۳۲۲
آپ ﷺ کا فرض نماز کے بعد دعا فرمانا.........................	۳۲۳
آپ ﷺ نماز کے بعد کون کون سی دعائیں مانگتے تھے................	۳۲۳
آپ ﷺ کا دوسروں کو نماز کے بعد دعا کی ترغیب دینا...............	۳۳۶
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا نماز کے بعد دعا فرمانا................	۳۳۷
فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا..............................	۳۳۹
امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے............................	۳۴۰
نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا..............................	۳۴۳

فہرست رسالہ ”قنوت وتر: کہاں تک‘ کیسے‘ کب؟“

قنوت وتر پورے سال پڑھی جائے....................................	۳۴۷
قنوت وتر کے لئے رفع یدین....................................	۳۵۰
قنوت وتر رکوع سے پہلے....................................	۳۵۲
آپ ﷺ نے دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی..........................	۳۵۲
صحابہ رضی اللہ عنہم کے ارشادات کہ: دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے........	۳۵۴
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے.....	۳۵۵
حضرات تابعین رحمہ اللہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے............	۳۵۷

فہرست رسالہ ’’وتر کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ‘‘

وتر میں (سلام کے ذریعہ) کوئی فاصلہ نہیں	۳۶۱
آپ ﷺ وتر کی صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے	۳۶۱
آپ ﷺ وتر کی دوسری رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے	۳۶۲
آپ ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سلام کے ذریعہ فصل نہیں فرماتے	۳۶۳
آپ ﷺ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں اور سلام سے فصل نہیں فرمایا	۳۶۴
وتر کی تین رکعتیں، نماز مغرب کی طرح بلا سلام کے ہیں	۳۶۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے	۳۶۶
حضرت انس رضی اللہ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے	۳۶۷
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے	۳۶۸
صحابہ رضی اللہ عنہم نے تین وتر ایک سلام سے پڑھنے کی تعلیم دی	۳۶۹
حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ وتر کی دوسری رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے	۳۶۹
حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے وتر کی دوسری رکعت میں سلام سے منع فرمایا	۳۷۰
عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے مقرر کی تھیں ...	۳۷۰
مدینہ منورہ کے سات فقہاء رحمہم اللہ کے نزدیک وتر ایک سلام سے ہے	۳۷۰
حضرات تابعین رحمہم اللہ وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے	۳۷۱
وتر میں ایک سلام پر امت کا اجماع ہے	۳۷۲
حضرت مکحول رحمہ اللہ وتر کی دوسری رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے ...	۳۷۲

نواقض وضو کے تین (۳)

مسائل اور ان کے دلائل

اس مختصر رسالہ میں: وضو کے ٹوٹنے کے مسائل میں سے ان تین مسائل: (۱): خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے۔ (۲): قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۳): نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کو دلائل کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

مسلک احناف پر دلائل کے سلسلہ کے رسائل میں سے یہ ایک اور رسالہ ہے، اس میں وضوٹوٹنے والے تین مسائل پر احادیث وآثار جمع کئے گئے ہیں۔

(۱):......خون کا نکلنا وضوکوتوڑ دیتا ہے۔

(۲):......قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

سابق رسالوں کی طرح اس میں بھی حوالوں کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، رسائل میں حتی الامکان اختصار کوملحوظ رکھا گیا ہے، اس لئے احادیث وآثار کے علاوہ مزید بحث سے اکثر پرہیز کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس سلسلہ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱):......خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے

(۱):......خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے

(۱)......عن عائشه رضی الله عنها قالت : جاء ت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی الله علیه وسلم ' فقالت : یا رسول الله ! انی امرأة استحاض فلا اطهر ' أفأدع الصلاة ؟ قال : لا ، انّما ذلک عرق ولیس بحیض ، فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلاة ' واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلّی ، قال : وقال ابی : ثم توضّئی لکل صلاة حتی یجیء ذلک الوقت۔(بخاری، باب غسل الدم ، رقم الحدیث :۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں، اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو برابر حیض آتا ہے، میں پاک ہی نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ رگ کا خون ہے' حیض کا خون نہیں، لہذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب حیض کے دن پورے ہوجائیں تو خون کو دھوڈالو (یعنی غسل کرلو) پھر نماز شروع کردو۔ حضرت ہشام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میرے والد نے کہا کہ: پھر ہر نماز کے لئے وضو کرلو یہاں تک کہ وہ وقت (یعنی حیض کا زمانہ) آجائے۔

تشریح:......"ثم توضئی لکل صلاة " یہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے یا حضرت عروہ رحمہ اللہ کا؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ: یہ مدرج ہے۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ کا قول ہے، مگر صحیح بات یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، چنانچہ حضرت ہشام رحمہ اللہ کے متعدد تلامذہ مثلا: امام ابوحنیفہ' حضرت حماد بن سلمہ' حضرت ابوعوانہ' حضرت ابن سلیم' حضرت ابوحمزہ رحمہم اللہ اس کو حدیث مرفوع کے طور پر روایت کرتے ہیں، اور یہ سب ائمہ حدیث ہیں۔

(زبدۃ شرح معانی الآثار ص۸۳۔تحفۃ القاری ص۵۶۳ ج۱)

(۲)......عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم: الوضو ء من کل دم سائل ۔ (کامل ابن عدی ص۱۹۳ ج۱۔حدیث اور اہل حدیث ص ۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون (کے نکلنے سے) وضو (لازم ہو جاتا) ہے۔

(۳)......عن عمر بن عبد العزیز رحمه الله قال : قال تمیم الداری رضی الله عنه : قال : رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم : الوضو ء من کل دم سائل ۔

(دارقطنی ص۱۶۳ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۱)

ترجمہ:......حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون (کے نکلنے سے) وضو (لازم ہو جاتا) ہے۔

(۴)......عن ابی ھریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لیس فی القطرة والقطرتین من الدم وضوء ، الا ان یکون دما سائلا ۔

(دارقطنی ص۱۶۳ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خون کے ایک دو قطروں میں وضو نہیں، مگر یہ کہ بہنے والا خون ہو، (تب وضو ٹوٹتا ہے، ایک دو قطروں سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

(۵)......عن ابی ھریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یعاد الوضوء من سبع :...... و الدم السائل ۔

(نصب الرایة لأحادیث الھدایة ص۹۰ ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے وضو لوٹایا جائے گا: (اس میں ایک یہ ہے کہ:) بہنے والے خون سے۔

(۶)......عن ابن سیرین رحمه الله فی الرجل یبصق دما ؟ قال : اذا کان الغالب علیه الدم توضأ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۶ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث:۵۶۰)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے اس شخص کے متعلق جسے خون آلود تھوک آتا ہے فرمایا کہ: جب تھوک پر خون غالب ہو تو وضو کر لے۔

(۷)......عن ابراهیم قال : اذا سأل الدم نقض الوضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث : ۱۴۶۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب خون بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸)......عن منصور : انه سأل ابراهیم عن ذلک ؟ فقال : لایتوضأ حتی یخرج۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث : ۱۴۷۰)

ترجمہ:......حضرت منصور رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: جب تک خون نہ نکلے وضو نہیں ہے۔

(۹)......عن الحسن : انه لا یری الوضوء من الدم الا ما کان سائلا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث : ۱۴۶۸)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ اس وقت تک خون نکلنے سے وضو کو ضروری نہیں قرار دیتے تھے جب تک کہ وہ بہہ نہ پڑے۔

(۱۰)......عن معمر قال : اخبرنی من سمع الحسن یقول : مثل ذلک (أی یتوضأ من کل دم سال أو قطر) و کان لا یری القیح مثل الدم ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۵۰)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا انہوں نے مجھے خبر دی کہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہر بہنے والے خون سے وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ پیپ کو خون کی طرح نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱)......عن قتادة فی الرجل یخرج منه القیح والدم ؟ فقال : یتوضأ من کل دم سال أو قطر ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۴۹)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا' جسے خون اور پیپ نکلتا ہو، آپ نے جواب دیا کہ: ہر بہنے والے خون اور پیپ سے وضو کرنا ضروری ہے۔

(۱۲)......عن عطاء قال : اذا برز الدم من الانف فظهر ففیه الوضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث :۱۴۷۱)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب ناک سے خون نکلے اور ظاہر ہوجائے (یعنی بہہ پڑے) تو وضو ضروری ہے۔

(۱۳)......عن عطاء فی الشجّة یکون بالرجل ؟ قال : ان سأل الدم فلیتوضأ ، وان

ظهر ولم يسل فلا وضوء عليه ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۳ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے آدمی کے زخم کے بارے میں مروی ہے کہ: اگر خون بہہ جائے تو وضو کرے، اور اگر صرف خون ظاہر ہوا (اور نکلا) مگر بہا نہیں تو وضو لازم نہیں۔

(۱۴)......عن ابن جريج قال : قال لی عطاء : توضأ من كل دم خرج فسأل ....قال : وان نزعت سنّا فسال معها دم فتوضأ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۳ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۶)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عطاء رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: ہر اس خون سے جو نکل کر بہہ جائے تو وضو کرلو۔ اور فرمایا: اگر دانت نکالا جائے اور اس کے ساتھ خون بہہ پڑے تو بھی وضو کرلو۔

(۱۵)......عن ابن ابی نجيح قال : سألت عطاءً و مجاهدا عن الجرح يكون فی يدی الانسان ، فيكون فيه دم يظهر ولا يسيل ؟ قال مجاهد : يتوضأ ، وقال عطاء : حتی يسيل ۔(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہما اللہ سے سوال کیا کہ: کسی انسان کے ہاتھ میں زخم ہو جائے اور اس میں خون ظاہر ہو، مگر بہے نہیں (تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟) تو حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: وضو کرلے، (یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا) اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خون بہے تو وضو کرے۔ (یعنی خون نکلا مگر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا)۔

(۱۶)......عن ابن جريج قال : سألت عطاءً عما يخرج من الدم فی الفم ؟ قال : اذا

سال فی الفم ففیه الوضوء ، وان سالت اللثة فی الفم حتی یبرز فتوضأ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۶ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۶۱)

ترجمہ:......حضرت بن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا اس خون کے بارے میں جو منہ سے نکلتا ہے (کہ کیا وہ ناقض وضو ہے؟) تو فرمایا: جب منہ میں خون بہہ جائے تو وضو ضروری ہے، (اور اس صورت میں بھی) وضو ہے جب کہ دانتوں کے اردگرد بہہ پڑے۔

(۱۷)......عن عبد العزیز بن عبید الله قال : سمعت الشعبی یقول : الوضوء واجب من کل دم قاطر ، قال : و سمعت الحکم یقول : من کل دم سائل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطر أو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث : ۱۴۷۲)

ترجمہ:......حضرت عبدالعزیز بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ہر بہنے والے خون سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

(۲):.....قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۲):...... قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۱)......عن ابی الدرداء رضی الله عنه : ان رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم قاء فتوضأ ، فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فذکرت ذلک له ، فقال : صدق ، انا صببت له وضوئه۔(ترمذی ص۲۵، باب الوضوء من القیء والرعاف ، رقم الحدیث :۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو قے ہوئی تو آپ ﷺ نے وضوفرمایا۔راوی کہتے ہیں کہ: میں جامع مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا،انہوں نے فرمایا:ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا،اورمیں نے ہی آپ ﷺ پر وضوکا پانی ڈالا تھا۔

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم :من اصابه قیء أو رعاف أو قَلَس أو مذی، فَلْیَنْصرِفْ ، فلیتوضأ، ثم لیَبْنِ علی صلاته وهو فی ذلک لا یتکلم۔(ابن ماجہ ص۸۷، باب ما جاء فی البناء علی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۲۲۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے (نماز کے درمیان)الٹی ہوجائے یانکسیر بہہ پڑے یامنہ بھر قے ہوجائے یامذی نکل جائے تو اسے چاہئے کہ جاکر وضوکرےاورنماز کی بنا کرے بشرطیکہ اس دوران کوئی بات چیت نہ کی ہو۔

(۳)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعاد الوضوء من سبع :...... و القیء۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۹۰ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: سات چیزوں سے وضولوٹایا جائے گا: (اس میں ایک یہ ہے کہ:) قے سے۔

(۴)......عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من رعف فی صلا ته فلیرجع فلیتوضأ ولیبن علی صلا ته۔

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس کونماز میں نکسیر پھوٹے تو چاہئے کہ (نماز توڑ کر) لوٹ جائے اور وضو کرے اور نماز کی بنا کرے۔ (دارقطنی ص۱۶۴ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۴)

(۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رعف احدکم فی صلا ته فلینصرف فلیغسل عنه الدم ' ثم لیعد وضوء ہ ' ویستقبل صلا ته۔

(طبرانی کبیر، رقم الحدیث :۱۱۳۷۴۔ دمجمع الزوائد منبع الفوائد ص۳۴۰ج۱، باب فیمن سال منه الدم ، رقم الحدیث :۱۲۷۶۔ دارقطنی ص۱۵۹ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث : ۵۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں نکسیر پھوٹے تو (نماز توڑ کر) چلا جائے اور خون کو دھولے، پھر وضو کرے اور نماز کی طرف متوجہ ہو۔

(۶)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رعف فی صلا ته ' توضأ ' ثم بنی علی ما بقی من صلا ته۔

(دارقطنی ص۱۶۳ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۶۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب

کبھی نماز میں نکسیر پھوٹی تو آپ ﷺ (نماز توڑ کر تشریف لے جاتے اور) وضوفرماتے پھراپنی بقیہ نماز پر بنا فرماتے۔

(۷)......عن ابی هاشم الزمانی بهذا انه رعف ، فقال له النبی صلی الله علیه وسلم : احدث له وضوءاً۔

(دارقطنی ص۱۶۳ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۶۸)

ترجمہ:......حضرت ہاشم زمانی رضی اللہ عنہ کونکسیر پھوٹی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے لئے نیا وضوکرو۔

(۸)......عن علی رضی الله عنه قال : اذا وجد احدکم فی بطنه رزءاً أو قیئا أو رعافا ، فلینصرف فلیتوضأ ، ثم لیبن علی صلاته ما لم یتکلم۔

(دارقطنی ص۱۶۲ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۶۵)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم میں سے کسی کے پیٹ میں (پیشاب یا پاخانہ کے شدید تقاضے کی وجہ سے) تکلیف ہو یا قے ہو یا نکسیر پھوٹے تو (نماز توڑ کر) چلا جائے اور وضو کرے، پھر اپنی نماز پر بنا کرے، اگر کوئی بات نہ کی ہو (اور اگر کوئی بات چیت کرلی یا نماز کے منافی کوئی کام کرلیا تو بنا جائز نہیں)۔[۱]

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : کان اذا رعف ، رجع فتوضأ ثم رجع و بنی علی ما صلّی ولم یتکلم۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ کی جب کبھی نکسیر

[۱]......عن علی رضی الله عنه قال : اذا وجد احد رزًّا ، أو رعافا ، أو قیئا ، فلینصرف ، ولیضع یده علی انفه ، فلیتوضأ ، فان تکلم استقبل والا اعتدَّ بما مضی۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۸ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۰۶)

پھوٹ جاتی تو لوٹ کر وضو کرتے اور بات چیت نہ کرتے پھر واپس آ کر پڑھی ہوئی نماز پر بنا کر لیتے۔

(سنن کبری بیہقی ص۸۷، باب من قال یبنی من سبقه الحدث علی ما مضی من صلا ته بالناس، رقم الحدیث :۳۳۸۴)

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : اذا رعف الرجل فی الصلاۃ أو ذرعه القیء أو وجد مذیا ، فانه ینصرف و یتوضأ ثم یرجع فیتم ما بقی علی ما مضی ما لم یتکلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۹ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب کسی کی نماز میں نکسیر بہہ پڑے یا قے غالب آ جائے یا مذی پائے ،تو وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر باقی نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر (بنا کرتے ہوئے) پوری کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔[۱]

(۱۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : رعف وهو فی الصلاۃ ، فدخل بیته ، و أشار الی وضوءٍ ، فأُتی به فتوضأ ، ثم دخل فاتمّ علی ما مضی منها ، ولم یتکلم بین ذلک۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: انہیں نماز میں نکسیر پھوٹی تو آپ گھر میں تشریف لائے اور اپنے وضو کے (پانی) کی طرف اشارہ کیا (یعنی اسے مانگا،

---

[۱]......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما انه کان یفتی الرجل : اذا رعف فی الصلاۃ أو ذرعه قیء أو وجد مذیا ، ان ینصرف ، فیتوضأ ثم یتم ما بقی من صلا ته ، ما لم یتکلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۰)

اور زبان سے نہیں کہا، اس لئے کہ نماز کی بنا کرنی تھی) تو پانی آپ کے لئے لایا گیا، اور آپ نے وضو کیا، پھر مسجد جا کر اپنی جو رکعتیں باقی تھیں ان کو (بنا کر کے) پورا کیا، اور اس درمیان میں بات نہیں کی۔

(۱۲)......عن مغيرة قال : الضحک والبول والريح يعيد الوضوء و الصلاة ، والقئی والرعاف يبنی اذا لم يتكلم ' فان تكلم استقبل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۳)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہنسی (قہقہہ) اور پیشاب اور ریح سے وضو اور نماز دونوں کو لوٹائے گا، اور قے اور نکسیر سے نماز کی بنا جائز ہے جب تک کہ بات نہ کرے، اور اگر (قے اور نکسیر کے بعد وضو کے لئے گیا اور) درمیان میں بات کی (یا اور کوئی نماز کے منافی کام کرلیا) تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(۱۳)......عن مجالد بن سعيد انه سمع ابراهيم النخعی قال: ثلاث يعاد منه الوضوء والصلاة : الضحک والبول والريح ، وثلاث يعاد منه الصلاة ولا يعاد منه الوضوء : الكلام والاكل والشرب ، وثلاث يعاد منه الوضوء ولا يعاد منها الصلاة الا ان يتكلم القئی والرعاف ' وما يسيل من الجروح والقروح ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۴)

ترجمہ:......حضرت مجالد بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو اور نماز دونوں

لوٹائے جائیں گے: قہقہہ، پیشاب اور ریح۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز کو لوٹایا جائے گا وضو کو نہیں: بات کرنا، کھانا اور پینا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو لوٹایا جائے گا، نماز نہیں، (یعنی نماز کی بنا کافی ہے، نئے سرے سے نماز شروع کرنا نہیں) مگر یہ کہ بات کرلے: قے، نکسیر اور جو کچھ کہ بہہ پڑے زخموں اور پھوڑوں سے۔

(۱۴)......عن الزھری قال : القیء والرعاف سواء ، یتوضأ منھما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۱)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قے اور نکسیر برابر ہے، دونوں سے وضو کرے۔

(۱۵)......عن قتادۃ فیمن رعف فی الصلاۃ قال : ینفتل فیتوضأ منھما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث:۳۶۱۳)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نماز میں نکسیر کے بارے میں منقول ہے کہ: (حالت نماز میں جس کی نکسیر پھوٹے تو نماز توڑ کر) چلا جائے اور وضو کرے۔

(۱۶)......عن طاؤوس انه قال : ان رعف انسان فی الصلا ۃ ثم لم یتکلم حتی یتوضأ و یصلّی ، فلیصلّ ما بقی علی ما مضی اذا لم یتکلم ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۱ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۷)

ترجمہ:......حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے، اور اس نے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ وضو کیا اور نماز پڑھی تو وہ باقی نماز پر بنا کرلے، جب تک کہ بات نہ کرے۔

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۱)......عن ابی موسی رضی الله عنه قال : بینما النبی صلی الله علیه وسلم یصلی اذ دخل رجل فتردی فی حفرة کانت فی المسجد وکان فی بصره ضرر ' فضحک کثیر من القوم وهم فی الصلوة ، فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم : من ضحک ان یعید الوضوء و یعید الصلوة۔

(مجمع الزوائد ص۳۴۱ ج۱، باب الوضوء من الضحک ، رقم الحدیث:۱۲۷۸۔

ص۱۹۱ ج۲، باب الضّحک والتّبسّم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور مسجد کے ایک گڑھے میں گر گئے، ان صاحب کی آنکھ میں تکلیف تھی، بہت سے لوگ دوران نماز ہی ہنس پڑے، رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو وضواور نماز دونوں کے لوٹانے کا حکم دیا۔

(۲)......عن ابی العالیة رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی باصحابه یوما ، فجاء رجل ضریر البصر ' فوقع فی رکیة فیها ماء ' فضحک بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ، فلما انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من ضحک فلیعد وضوءه ' ثم لیعد صلاته[۱]

(مصنف عبدالرزاق ص۳۷۶ ج۱، باب الضحک والتبسم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۳۷۶۰)

---

[۱]......عن ابی العالیة (الریاحی) رضی الله عنه :کان رسول الله صلی علیه وسلم یصلی باصحابه فجاء رجل ضریر البصر ' فوقع فی بئر فی المسجد ' فضحک بعض اصحابه ' فلما انصرف امر من ضحک ان یعید الوضوء و الصلاة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۳، من کان یعید الوضوء والصلاة ، رقم الحدیث:۳۹۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک دن آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، (اتنے میں) ایک نابینا آدمی آئے اور ایک کنوئیں میں -جس میں پانی تھا- گر گئے، نبی ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہنسی آ گئی (اور انہوں نے قہقہہ لگایا) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہنسے (اور قہقہہ لگائے) وہ اپنا وضو لوٹائے اور پھر نماز کا اعادہ کرے۔

(۳)......عن الحسن البصری رحمه الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : بینما هو فی الصلوة ' اذ اقبل رجل اعمی من قِبَل القبلة یرید الصلوة ' والقوم فی صلوة الفجر ' فوقع فی زبیة ، فاستضحک بعض القوم حتی قهقه ' فلمّا فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : من کان قهقه منکم فلیعد الوضوء والصلوة۔

(کتاب الاثار (للامام ابی حنیفة ، بروایت الامام محمد) ص۳۵، باب القهقهة فی الصلوة وما یکره فیها ، المختار شرح کتاب الآثار ص۱۳۰، رقم الحدیث:۱۶۳)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی قبلہ کی جانب سے نماز کے ارادہ سے آئے، لوگ فجر کی نماز میں مشغول تھے، یہ نابینا ایک گڑھے میں گر گئے، کچھ لوگ ہنس پڑے حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگایا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جنہوں نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز دونوں کو لوٹائیں۔

(۴)......عن الحسن رحمه الله ' عن معبد رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم انه بینما هو فی الصلوة ' اذ اقبل اعمی یرید ا لصلوة فوقع فی زبیة فاستضحک بعض القوم حتی قهقه ' فلما انصرف النبی صلی الله علیه وسلم قال :

من كان منكم قهقه فليعد الوضوء و الصلوة۔

(کتاب الاثار (للامام ابی حنیفة ، بروایت الامام ابی یوسف) ص۲۸ ج۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری حضرت معبد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ ایک نابینا نماز کے ارادہ سے آئے اور ایک گڑھے میں گر گئے، کچھ لوگ ہنس پڑے حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگایا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جنہوں نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز دونوں کو لوٹائیں۔

(۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من ضحک فی الصلاة قهقهة فليعد الوضوء والصلاة۔

(کامل ابن عدی ص۱۶۷ ج۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث:۶۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۶)......عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال : اذا قهقه اعاد الوضوء واعاد الصلاة۔

(دارقطنی ص۱۷۲ ج۳ ج۱، باب احاديث القهقهة فی الصلوة وعللها ، رقم الحديث:۶۰۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۷)......عن عمران بن حصين رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : من ضحک فی الصلاة قرقرة فليعد الوضوء و الصلاة۔

(دارقطنی ص۱۷۲ ج۳ ج۱، باب احاديث القهقهة فی الصلوة و عللها ، رقم الحديث:۶۰۲)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جو نماز میں پیٹ کی آواز سے (یعنی قہقہہ لگا کر) ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۸)......عن الحسن بن ابی الحسن رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر : من ضحک فی الصلاة ان یعید الوضوء و الصلاة۔

(دار قطنی ص۱۷۳ ج۱، باب احادیث القهقهة فی الصلوة و عللها ، رقم الحدیث:٦٠٦)

ترجمہ:......حضرت حسن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے ایسا شخص وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۹)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یعاد الوضوء من سبع :.....وقهقة الرجل فی الصلاة ، الخ۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۹۰ ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے وضو لوٹایا جائے گا: (ان میں سے ایک یہ ہے کہ:) نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے۔

(۱۰)......عن عامر قال : هی فتنة ' یعید الوضوء والصلا ة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۱، من کان یعید الصلاة من الضحک ، رقم الحدیث:۳۹۳۹)

ترجمہ:......حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (نماز میں قہقہ لگانا) فتنہ (کا کام) ہے، (اس سے) وضو اور نماز (دونوں) لوٹائے۔

(۱۱)......عن ابراهیم قال: ضحک الرجل فی الصلاة ، اعاد الوضوء والصلاة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی آدمی نماز میں قہقہہ لگائے تو وضواور نماز (دونوں) کولوٹائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۲ ج۱، من کان یعید الصلاۃ من الضحک ، رقم الحدیث:۳۹۴۰)

(۱۲)......عن ابراھیم قال : اذا ضحک الرجل فی الصلاۃ ، استأنف الوضوء واستأنف الصلاۃ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۷۷ ج۱، باب الضحک والتبسم فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۳۷٦۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی آدمی نماز میں قہقہہ لگائے تو وضواور نماز (دونوں) نئے سرے سے پڑھے۔

(۱۳)......عن مجالد بن سعید انه سمع ابراھیم النخعی قال: ثلاث یعاد منه الوضوء والصلاۃ : الضحک والبول والریح ، وثلاث یعاد منه الصلاۃ ولا یعاد منه الوضوء : الکلام والاکل والشرب ، وثلاث یعاد منه الوضوء ولا یعاد منها الصلاۃ الا ان یتکلم القئی والرعاف ، وما یسیل من الجروح والقروح ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث: ۳٦۲۴)

ترجمہ:......حضرت مجالد بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضواور نماز دونوں لوٹائے جائیں گے: قہقہہ، پیشاب اور ریح۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز کولوٹایا جائے گا وضوکونہیں: بات کرنا، کھانا اور پینا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضولوٹایا جائے گا، نماز نہیں ، (یعنی نماز کی بنا کافی ہے، نئے سرے سے نماز شروع کرنا ضروری

نہیں) مگر یہ کہ بات کرلے: قے، نکسیر اور جو کچھ کہ بہہ پڑے زخموں اور پھوڑوں سے۔

(۱۴)......عن مغيرة قال : الضحک و البول والريح يعيد الوضوء و الصلاة ، والقئی والرعاف يبنی اذا لم يتكلم ، فان تكلم استقبل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۳)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہنسی (قہقہہ) اور پیشاب اور ریح سے وضو اور نماز دونوں لوٹائے جائیں گے، اور قے اور نکسیر سے نماز کی بنا جائز ہے جب تک کہ بات نہ کرے، اگر (قے اور نکسیر کے بعد وضو کے لئے گیا اور) درمیان میں بات کردی (یا اور کوئی نماز کے منافی کام کرلیا) تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔

شرمگاہ اورعورت کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا

اس مختصر رسالہ میں: دو مسئلے: شرمگاہ اورعورت کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا ہے' کو آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ارشادات اور حضرات تابعین کے اقوال سے مدلل بیان کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

(۱):......شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۱):......شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۱)......عن قیس بن طلق عن ابیه قال : قدمنا علی نبی الله صلی الله علیه وسلم ، فجاء رجل کانّه بدوِیٌّ ، فقال یا نبی الله ! ما تری فی مس الرجل ذکره بعد ما یتوضأ فقال صلی الله علیه وسلم : هل هو الامُضغة منه أو بضعة منه۔

(ابوداؤد، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۱۸۲)

ترجمہ:......حضرت قیس بن طلق کے والد طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اتنے میں ایک شخص آئے جو دیکھنے میں بدو لگتے تھے، انہوں نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ بھی تو تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[۱]

---

[۱]......حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن قیس بن طلق بن علی (هو) الحنفی' عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : وهل هو الا مضغة منه ؟ أو بضعة منه ؟(ترمذی، باب ما جاء فی ترک الوضوء من مس الذکر ، رقم الحدیث:۸۵)

(۲)......طلق بن علی قال : خرجنا وفدا حتی قدِمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلّینا معه ، فلمّا قضی الصلوة جاء رجل کانّه بدوی ' فقال : یا رسول الله ! ماتری فی رجل مسّ ذکره فی الصلوة ؟ قال : وهل هو الا مضغة منک ؟ أو بضعة منک ؟۔

(نسائی، باب ترک الوضوء من ذلک ، رقم الحدیث:۱۶۵)

(۳)......عن قیس بن طلق : ان اباه حدثه : ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رجل مس ذکره ' ایتوضأ ؟ قال : هل هو الا بضعة من جسدک۔

(موطاامام محمد ص۵۲، باب الوضوء من مس الذکر۔مترجم،ص۴۴، رقم الحدیث:۱۳)

(۲)......عن ابی امامة قال : سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مس الذکر ، فقال: انما هو جزء منک ۔(ابن ماجہ، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۴۸۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ: (کیا اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: (نہیں) وہ بھی تو تمہارے (جسم کا) ایک حصہ ہے۔ [۱]

(۳)......عن حکیم بن سلمة : عن رجل من بنی حنیفة یقال له جری ، ان رجلا اتی

(۴)......قیس بن طلق الحنفی ' عن ابیه قال : سمعت رسول الله ' سئل عن مس الذکر ، فقال : لیس فیه وضوء ،انما هو منک ۔(ابن ماجہ، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۴۸۳)

(۵)......عن طلق بن علی قال : قال : رجل مسستُ ذکری ، أو قال : الرجل یمس ذکره فی الصلوة ، أعلیه الوضوء ؟ فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لا ، انما هو بضعة منک۔

(مسند احمد ص۴۸۱ ج۳، رقم الحدیث:۱۲۱)

(۶)......طلق بن علی قال : خرجنا وفدا حتی قدِمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلّینا معه ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! ماتری فی رجل مسّ ذکره فی الصلوة ؟ فقال : وهل هو الا بضعة ' أو مضعة منک؟۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۵۶)

(۷)......عن قیس بن طلق عن ابیه : انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم أفی مسّ الذکر وضوء ؟ قال : لا ۔(طحاوی ص۷۹ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ ، رقم الحدیث :۴۳۶)

(۸)......عن قیس بن طلق عن ابیه : عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ساله رجل ، فقال : یا نبی الله ! ما تری فی مسّ الرجل ذکره بعد ما توضأ ؟ فقال النبی صلی الله علیه وسلم : هل هو بضعة منک ؟ أو مضغة منک ؟۔

(طحاوی ص۷۹ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۴۲)

[۱]......عن ابی امامة : ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن مس الذکر ؟ فقال : هل هو الا حِذْوة منک ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۴ ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۶۲)

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' فقال : یا رسول اللہ ! انی ربما اکون فی الصلوۃ فتقع یدی علی فرجی ، فقال : امض فی صلا تک ،اخرجہ ابن مندۃ : فی معرفۃ الصحابۃ وابو نعیم۔(اعلاء السنن ص۱۸۸ج۱، باب ان مس الذکر غیر ناقض ، رقم الحدیث:۱۳۳)

ترجمہ:.......حکیم بن سلمہ' بنو حنیف کے ایک شخص سے - جسے جری کہا جاتا ہے - روایت کرتے ہیں کہ: ایک صاحب آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! بسا اوقات میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز جاری رکھا کرو۔

(۴)......عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : فی مس الذکر ، قال : ما ابالی مسِستُہ أو طرف انفی۔(مؤطا امام محمد ص۵۴، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنی ناک اور شرمگاہ کے چھونے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔ [۱] (مؤطا امام محمد مترجم ص۴۵، رقم الحدیث:۱۸)

(۵)......ارقم بن شرحبیل سأل ابن مسعود فقال : انی اَحُتَکُّ فَاُفُضی بیدی الی فرجی ؟ فقال ابن مسعود : ان علمتَ أن منک بضعةً نجسة فاقطعھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۱ج۲، باب من کان لا یری فیہ وضوءً ا ، رقم الحدیث:۱۷۴۹)

ترجمہ:......حضرت ارقم بن شرحبیل رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: کھجلاتے ہوئے میرا ہاتھ میری شرمگاہ تک پہنچ گیا؟ (تو کیا وضو ٹوٹ گیا؟)،

---

[۱]......عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال : ما ابالی انفی مسسُتُ أو اذنی أو ذکری۔

(طحاوی ص۱۰۰ج۱، باب مس الفرج ھل یجب فیہ الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۵۵)

(۲)......عن قابوس عن ابیہ قال : سئل علی رضی اللہ عنہ عن الرجل یمس ذکرہ ؟ قال : لا بأس،

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ج۲، باب من کان لا یری فیہ وضوءً ا ، رقم الحدیث:۱۷۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم جانتے (اور سمجھتے) ہو کہ یہ تمہارے بدن کا ناپاک ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔

(۶)......قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه : ما ابالى ذكرى مسست فى الصلوة أو اذنى أو انفى۔

(طحاوی ص۱۰۱ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۵۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ہوں کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کان یا ناک کو۔

(۷)......عن قيس قال : سأل رجل سعدا عن مس الذكر ؟ فقال : ان عملت ان منك بضعة نجسة فاقطعها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۲ ج۲، باب من كان لا يرى فيه وضوءً ا ، رقم الحديث:۱۷۵۰)

ترجمہ:......حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ: اگر آپ جانتے ہو کہ یہ تمہارے بدن کا ناپاک ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔[۱]

(۸)...... سأل رجل عطاء بن ابى رباح قال : يا ابا محمد ! رجل مسّ فرجه بعد ما

---

[۱]......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں "طحاوی" میں بھی مروی ہیں، مثلاً:

(۱)...... عن قيس بن ابى حازم ، قال : قال رجل لسعد : انه مس ذكره ، وهو فى الصلوة ؟ فقال : اقطعه انما هو بضعة منك۔

(طحاوی ص۱۰۰ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟، رقم الحديث :۴۵۱)

(۲)......عن قيس بن ابى حازم ، قال : سأل سعد عن مس الذكر ؟ فقال : ان كان نجسا فاقطعه لا بأس به۔ (طحاوی ص۱۰۰ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟، رقم الحديث :۴۵۰)

توضأ ؟ قال : رجل من القوم ان ابن عباس رضی الله عنهما كان يقول : ان كنتَ تَسْتَنْجِسُه فاقطعه ، قال عطاء بن ابی رباح : هذا والله قول ابن عباس رضی الله عنهما ۔[۱] (مؤطاامام محمد ص۵۳، باب الوضوء من مس الذكر)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا، کہا: اے ابو محمد! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہو، تو اس اجتماع میں سے ایک آدمی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم اسے اتنا ناپاک سمجھتے ہو تو اسے کاٹ دو، اسی پر عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کہا: خدا کی قسم یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا قول ہے۔ (مؤطا محمد مترجم ص۴۴، رقم الحديث:۱۷)

(۹)......عن البراء بن قيس : قال سألت حذيفة بن اليمان عن الرجل مس ذكره ؟ فقال : انما هو كمسه رأسه۔ (مؤطاامام محمد ص۵۵، باب الوضوء من مس الذكر)

ترجمہ:......حضرت براء بن قیس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: شرمگاہ کو چھونا اپنے سر کے چھونے کی طرح ہے۔[۲]

(مؤطاامام محمد مترجم ص۴۶، رقم الحديث:۲۴)

(۱۰)......عن البراء بن قيس: قال سمعت حذيفة يقول : ما ابالی اياه مسست أو انفی۔ (طحاوی ص۱۰۱ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۶۲)

(۱۱)......عن عمير بن سعد النخعی قال : كنت فی مجلس فيه عمار بن ياسر ، فذكر

---

[۱]......عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضی الله عنهما : انه كان لا يرى فی مس الذكر وضوءاً، (طحاوی ص۱۰۰ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۵۴)

[۲]......عن البراء بن قيس: قال سمعت حذيفة يقول : ما ابالی اياه مسست أو انفی۔ (طحاوی ص۱۰۱ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۶۲)

مسُّ الذکر ، فقال : انما هو بِضعة منک ، وانّ لَکَفِّک لمَوضِعا غیرُه۔

(مؤطاامام محمدص ۵٦، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت عمیر بن سعد نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، پس وہاں شرمگاہ کے چھونے کا ذکر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: بےشک وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے اور یقیناً تیری ہتھیلی تیرے تمام جسم کو چھوتی ہے۔[۱] (مؤطاامام محمد مترجم ص ۴٦، رقم الحدیث:۲۳)

(۱۲)......عن ابی الدرداء : انه سئل عن مس الذکر ؟ فقال : انما هو بضعة منک۔

(مؤطاامام محمدص ۵۸، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ان سے شرمگاہ کے مس کرنے (چھونے) کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: بےشک وہ بھی تیرے بدن کا ایک حصہ ہے۔ (مؤطاامام محمد مترجم ص ۴۷، رقم الحدیث:۲۸)

(۱۳)......عن الحسن : عن خمسة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم منهم : علی بن ابی طالب ، وعبد الله ابن مسعود ، وحذیفة بن الیمان ، وعمران بن حصین ورجل آخر (رضی الله عنهم) کانوا لا یرون فی مس الذکر وضوءاً۔

(طحاوی ص ۱۰۱ ج ۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴٦۵)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، آپ ﷺ کے پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم جن میں حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین،

[۱]......عن عمیر بن سعید ، قال : کنت فی مجلس فیه عمار بن یاسر ، فذکر مسَّ الذکر ، فقال : انما هو بِضعة منک ، مثل انفی أو انفک ، وانّ لَکَفِّک مَوضِعا غیرُه۔

(طحاوی ص ۱۰۱ ج ۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴٦۰)

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوکوضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۴)......سعید بن المسیب یقول : لیس فی مسّ الذکر وضوء۔[۱]

(مؤطاامام محمدص۵۳، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: شرمگاہ کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔(مؤطاامام محمدمترجم ص۴۷، رقم الحدیث:۱۶)

(۱۵)......مُحِلُ الضَّبِیُّ عن ابراھیم النخعی فی مس الذکر فی الصلوۃ ، قال : انّما ھو بضعة منک۔(مؤطاامام محمدص۵۴، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......محل الضبی نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے شرمگاہ کے چھونے کے بارے میں بیان کیا کہ: بےشک وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔[۲]

(مؤطاامام محمدمترجم ص۴۷، رقم الحدیث:۲۰)

(۱۶)......عن الحسن انه کان لا یری فی مس الذکر وضوءاً۔[۳]

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج ھل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۷۲)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ شرمگاہ کے چھونے سے وضوضروری نہیں سمجھتے تھے۔

---

[۱]......عن سعید بن المسیب انه کان لا یری فی مس الذکر وضوءاً۔

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج ھل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۶۹)

[۲]......عن ابراھیم قال : لا بأس ان یمس الرجل ذکره فی الصلوۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۵۹)

[۳]......عن الحسن انه کان یکره مس الفرج ، فان فعله لم یر علیه وضوءاً۔

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج ھل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۷۱)

دلیل عقلی

ان احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوا ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ دلیل عقلی سے بھی بہت واضح طور پر مسئلہ مدلل ہوجائے گا کہ شرمگاہ کا چھونا ناقض وضو نہیں۔

صاحب التنقیح نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ:

''وحکی صاحب " التنقیح " قال : اجتمع سفیان ' وابن جریج ' فتذاکرا مس الذکر ' فقال ابن جریج : یتوضأ منه ' وقال سفیان : لا یتوضأ منه ' ارأیت لو أمسک بیده منیا ما کان علیه ؟ قال ابن جریج : یغسل یده ، قال فایهما اکبر ' المنی ' أو مس الذکر ؟ فقال ... الخ۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۱۱۴ (وفی نسخۃ: ص۷۰) ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

حضرت سفیان ثوری اور حضرت ابن جریج رحمہما اللہ کی مجلس میں مس ذکر پر مذاکرہ ہوا کہ کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضوٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ تو حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے وضو واجب ہوگا، اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: وضو واجب نہیں ہوگا، پھر حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: بتاؤ! کسی نے منی کو چھویا تو کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاتھ دھولے، اس پر حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: کس میں بڑی ناپاکی ہے؟ منی میں یا شرمگاہ کو چھونے میں؟ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے اس دلیل عقلی پر ایک جملہ کہا، (لیکن اس کا ذکر مناسب نہیں)۔

(۲)......:عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲):......عورت کوچھونے سے وضونہیں ٹوٹتا

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت : کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ، ورجلای فی قبلته ' فاذا سجد غمزنی ' فقبضت رِجْلَیَّ ' فاذا قام بسطتهما ، قالت : والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح ۔ [۱] (بخاری، باب الصلاة علی الفراش ، رقم الحدیث:۳۸۲)

---

[۱]......بخاری، باب التطوع خلف المرأة ، رقم الحدیث:۵۱۳۔مسلم، باب الاعتراض بین یدی المصلی، رقم الحدیث:۵۱۲۔نسائی، ترک الوضوء من مس الرجل امرأته من غیر شهوة ، رقم الحدیث:۱۶۸۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں' مثلا

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : بئسما عدلتمونا بالکلب والحمار ' لقد رأیتنی و رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وانا مضطجعة بینه و بین القبلة ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فقبضتهما ۔(بخاری، باب هل یغمز الرجل امرأته عند السجود لکی یسجد ؟ رقم الحدیث:۵۱۹)

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کنت امد رجلی فی قبلة النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی ' فاذا سجد غمزنی فرفعتها فاذا قام مددتها۔

(بخاری، باب مایجوز من العمل فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۲۰۹)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : بئسما عدلتمونا بالحمار والکلب ' لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی وانا معترضة بین یدیه ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضَمَمْتها الی ثم یسجد ۔(ابوداؤد، باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة ، رقم الحدیث:۷۱۲)

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها انها قالت : کنت اکون نائمة و رجلای بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی من اللیل ' فاذا اراد ان یسجد ضرب رجلی فقبضتهما فسجد۔

(ابوداؤد، باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة ، رقم الحدیث:۷۱۳)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لقد رأیتمونی معترضة بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ' ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضممتها الیّ ثم یسجد ۔(نسائی، ترک الوضوء من مس الرجل امراته من غیر شهوة ، رقم الحدیث:۱۶۷)

ترجمہ:...... نبی پاک کی زوجہ محترمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے سامنے سوتی تھی، اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ (سجدے) کی جانب ہوتے تھے، پس جب آپ ﷺ سجدہ (کا ارادہ) فرماتے تو مجھے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو میں اپنے پاؤں کو سکیڑ (کھینچ) لیتی، پھر جب آپ ﷺ (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوتے تو میں پاؤں (کو پھر) پھیلا لیتی۔-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:-ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

تشریح:......"ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے" کا مطلب یہ ہے کہ: اس وقت اندھیرا ہوتا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چلتا کہ آپ ﷺ کب سجدہ کے لئے تشریف لائیں گے، ورنہ میں خود ہی پاؤں نہ پھیلاتی۔

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : فقدت رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة من الفراش ، فالتمستُه ، فوقعت یدی علی بطن قدمه ، وهو فی المسجد وهما منصوبتان ، وهو یقول : اللّهم انی اعوذ برضاک من سخطک ، وبمعافاتک من عقوبتک ، واعوذ بک منک ، لا احصی ثناء علیک ، انت کما اثنیت علی نفسک ۔(مسلم، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ رقم الحدیث:۴۸۶)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہیں پایا، میں آپ کو تلاش کرنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے (پاؤں کے نچلے حصہ) پر پڑا، جبکہ آپ ﷺ مسجد (سجدہ) میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں مبارک کھڑے تھے، اور آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے: اے اللہ! آپ کے غصہ سے آپ کی رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں، اور آپ کی سزا سے آپ کی معافی کی پناہ میں

آتا ہوں، اور آپ کے ڈر ہی کی وجہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ کی تعریف کا کوئی احصاء نہیں کرسکتا جیسا کہ آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

(۳)......عن عروة عن عائشة رضی الله عنها ' انّ النبی صلی الله علیه وسلم : انه قبّل بعض نسائه ثم خرج الی الصلاۃ ولم یتوضأ ، قال عروة : فقلت لها : من هی الا انتِ ؟ فضحکت۔ [۱] (ابوداؤد، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور وضو نہیں فرماتے۔ (راوی

---

[۱]......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم قبّلها ولم یتوضأ۔

(ابوداؤد، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۸)

(۲)......عن عروة عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم قبّل بعض نسائه ' ثم خرج الی الصلاۃ ولم یتوضأ ، قال : قلت : من هی الا انتِ؟ [قال :] فضحکت۔

(ترمذی، باب [ما جاء فی] ترک الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۸۶۔ابن ماجہ، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۵۰۲)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم : کان یقبّل بعض ازواجه ' ثم یصلّی ولا یتوضأ۔ (نسائی، باب ترک الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۰)

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم : کان یتوضأ ثم یقبّل و یصلّی ولا یتوضا ، وربما فعله بی۔ (ابن ماجہ، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۵۰۳)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لا تعاد الصلاۃ من القبلة ، کان النبی الله علیه وسلم یقبّل بعض نسائه ویصلی ولا یتوضأ۔

(نصب الرایۃ ص۱۱۸ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:) میں نے کہا: آپ کے علاوہ وہ زوجہ محترمہ کون ہوں گی؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

(۴)......عن ام سلمة رضی الله عنها قالت :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم : يقبل ثم يخرج الى الصلاة ' ولم يحدث وضوءا ۔(مجمع الزوائد ص۳۴۱ ج۱، باب فيمن قبّل أو لامس ، رقم الحديث:۱۲۸۰۔طبرانی، رقم الحديث:۳۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور نیا وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۵)......عن عائشة رضى الله عنها انه بلغها قول ابن عمر : فى القبلة الوضوء ، فقالت :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم : يقبل وهو صائم ثم لا يتوضأ۔

(دارقطنی ص۱۴۳ ج۱،باب صفة ما ينقض الوضوء وما روى فى الملامسة والقبلة ، رقم الحديث:۴۸۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول پہنچا کہ:''بوسہ سے وضو ضروری ہے'' تو فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے ،اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۶)......عن حفصة زوج النبى صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم:انه كان يتوضأ للصلاة ثم يقبل ' ولا يحدث وضوءا۔

(دارقطنی ص۱۴۷ ج۱، باب صفة ما ينقض الوضوء وما روى فى الملامسة والقبلة ، رقم الحديث:۴۹۶)

ترجمہ:......نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے وضو فرماتے پھر بوسہ لیتے اور نیا وضو نہیں فرماتے۔

(۷)......عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال : قلت : یا رسول الله ! الرجل یتوضأ ‘ ثم یقبّل اهله و یلاعبها أینقض ذلک وضوء ہ ؟ قال : لا ، رواہ ابن عدی فی " الکامل فی الضعفاء" ص۱۶۰ج۳)۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی وضو کرے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے اور اس سے ملاعبت کرے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟ (تو آپ ﷺ نے) فرمایا: نہیں۔

(۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه ‘ قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل ‘ ثم یخرج الی الصلاة ولا یحدث وضوءا۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لاتے اور نیا وضو نہیں فرماتے۔

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنه ‘ قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل ‘ ولا یعید الوضوء۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، اور وضو کو نہیں لوٹاتے، (یعنی نیا وضو نہیں فرماتے)۔

(۱۱)......عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه : ان رجلا اقبل الی الصلاة ‘ فاستقبله امرأته ‘ فاکب الیها فتناولها ‘ فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک

له ' فلم ينهه ۔(مجمع الزوائدص۱۴۱ ۳ج۱، باب فيمن قبّل أو لامس ، رقم الحديث :۱۲۷۹۔طبرانی،
رقم الحديث:۷۲۲۵)

ترجمہ:......حضرت ابومسعودانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:ایک شخص نماز کی طرف متوجہ ہوئے (یعنی نماز پڑھنے لگے،اس حالت میں)ان کی بیوی سامنے آگئی،تو یہ صاحب اس کی طرف متوجہ ہوگئے، اوراس کو بوسہ دے دیا، پھرآپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراس بات کا تذکرہ کیا،تو آپ ﷺ نے ان کو(نماز سے)نہیں روکا۔(اوردو بارہ وضوکاحکم نہیں فرمایا)۔

(۱۲)......عن عائشة رضی الله عنها انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قبّلها وهو صائم ، وقال : ان القبلة لا تنقض الوضوء ولا تفطر الصائم ، وقال : يا حميراء ! ان فی ديننا لسعة ، رواه اسحاق بن راهويه فی " مسنده "۔

(نصب الرایۃص۱۱۸ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احاديث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے ،اورفرماتے : یقیناً بوسہ وضوکونہیں توڑتا اور نہ روزہ کوتوڑتا ہے،اورفرمایا: اےحمیراء! بیشک ہمارے دین میں وسعت ہے۔

(۱۳)......عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلى الله عليه وسلم قال : ليس فی القبلة وضوء۔(دارقطنی ص۱۴۳ج۱، باب صفة ما ينقض الوضوء وما روى فی الملامسة والقبلة
رقم الحديث:۴۸۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بوسہ سے وضوضروری نہیں ہے۔

(۱۴)......ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه خرج الی الصلاة ' فَقَبَّلَتْهُ امرأته ' فصلی ولم يتوضأ ۔(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۵ ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحديث:۵۰۸)

ترجمہ:......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لئے نکلے (یعنی گھر سے نکل رہے تھے) تو ان کی بیوی نے ان کا بوسہ لیا، آپ رضی اللہ عنہ نے (اسی حالت میں یعنی بغیر وضو کئے گھر سے نکل کر) نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

(۱۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : ما اُبالی قبَّلتها أو شممت ريحانا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۴ ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحديث:۵۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لوں، یا کسی پھول کو سونگھ لوں۔

(۱٦)......عن ابن عباس رضی الله عنهما : انه كان لا يرى فی القبلة وضوءاً۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۸، باب من قال : ليس فی قبلة وضوء ، رقم الحديث:۴۸۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ بوسہ سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷)......عن الحسن : انه كان لا يرى فی القبلة وضوءاً۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۸، باب من قال : ليس فی قبلة وضوء ، رقم الحديث:۴۹۰)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ بوسہ سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸)......عن الحسن قال : ليس فی القبلة وضوء۔

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضوضروری نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۶ ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحدیث:۵۱۳)

(۱۹)......عن عطاء قال : لیس فی القبلة وضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۹، باب من قال : لیس فی قبلة وضوء ، رقم الحدیث:۴۹۱)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضوضروری نہیں۔

(۲۰)......عن مسروق قال : ما ابالی قبّلتها أو قبلت یدی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۹، باب من قال : لیس فی قبلة وضوء ، رقم الحدیث:۴۹۱)

ترجمہ:......حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لوں، یا اپنے ہاتھ کا بوسہ لوں۔

(۲۱)......عن ابی جعفر قال : لیس فی القبلة وضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۰، باب من قال : لیس فی قبلة وضوء ، رقم الحدیث:۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضوضروری نہیں۔

لمس سے مراد جماع ہے

(۲۲)......عن علی رضی الله عنه :﴿ او لامستم النساء ﴾ قال : هو الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۶ ج۱، قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾، رقم الحدیث:۱۷۷۱)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے ارشاد: ﴿او لامستم النساء﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ: اس سے مراد جماع ہے۔

(۲۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : هو الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۵ ج۱،قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾، رقم الحدیث:۱۷۶۸/۱۷۷۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالی کے ارشاد: ﴿ او لامستم النساء ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ: اس سے مراد جماع ہے۔

(۲۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : اللمس والمس والمباشرة الی الجماع ، ولکن الله یکنی ما شاء لما شاء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۸ ج۱، قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾ ، رقم الحديث:۱۷۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللہ تعالی کے ارشاد: ﴿او لامستم النساء ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ: لمس، مس اور مباشرت جماع ہی ہیں، لیکن اللہ تعالی جو چاہے جس کے لئے چاہے کنایہ بیان فرماتے ہیں۔

(۲۵)......عن قتادة : ان عبید بن عمیر، و سعید ابن جبیر و عطاء بن ابی رباح رحمهم الله : اختلفوا فی الملامسة ، قال : سعید و عطاء : هو اللمس و الغمز، وقال عبید بن عمیر : هو النکاح ، فخرج علیهم ابن عباس رضی الله عنهما وهم کذلک فسألوه واخبروه بما قالوا ، فقال : اخطأ الموليان واصاب العربیی ، وهو الجماع، ولکنّ الله یَعِفُّ و یَکْنی ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۴ ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحديث:۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبید بن عمیر، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ میں لمس کے معنی میں اختلاف ہوا، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ نے فرمایا کہ: اس سے مراد چھونا اور پکڑنا ہے، حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد نکاح (یعنی جماع) ہے، یہ حضرات اسی بحث میں مشغول تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے،

توان حضرات نے (اپنا مسئلہ اور اختلاف) ان کے سامنے پیش کیا، اور فتوی پوچھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: دونوں موالی (آزاد کردہ غلام یعنی حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ) خطاء کر گئے اور عربی (یعنی حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ) نے صحیح جواب دیا کہ، اس سے مراد جماع ہی ہے، لیکن اللہ تعالی نے بطور عفت کنایہ سے تعبیر فرمایا۔

(٢٦)......عن الحسن رحمه الله قال : الملامسة الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب قول الله تعالی : او لامستم النساء ، رقم الحديث:١٧٧٧)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: لمس سے مراد جماع ہے۔

آیت سے مراد ''چھونا'' لینے والوں کے دلائل کے جوابات

جو حضرات عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹنے کے قائل ہیں، ان کی بڑی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰىٓ اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾۔

(سورۂ مائدہ، آیت نمبر:٦)

ترجمہ:......اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے جسمانی ملاپ کیا ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔ (آسان ترجمہ)

ہمارے نزدیک آیت سے مراد جماع ہے، روایات گذر چکی ہیں۔ آیت سے جماع مراد لینے کے چند قرائن ہیں:

(۱)......حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبید بن عمیر، حضرت حسن بصری (رضی اللہ عنہم اور رحمہما اللہ) سے جماع کی تفسیر منقول ہے۔

(۲)......بکثرت احادیث پر عمل ہوجائے گا، جو گذر چکی ہیں، اگر چھونا مراد لیا جائے تو ان تمام احادیث کا ترک لازم آئے گا۔

(۳)......آیت میں اصل مقصود تیمّم کا بیان ہے، اور یہ بتلانا مقصود ہے کہ تیمّم حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے ہوسکتا ہے۔﴿ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ ﴾ سے حدث اصغر کو بیان کیا گیا ہے، اور حدث اکبر کے لئے ﴿ اَوْ لٰمَسْتُمْ ﴾ کے کنائی الفاظ استعمال کئے گئے، اگر ''اَوْ لٰمَسْتُمْ'' کو بھی حدث اصغر پر محمول کرلیا گیا تو یہ آیت حدث اکبر کے بیان سے خالی رہ جائے گی۔

(۳)......نیز ''اَوْ لٰمَسْتُمْ'' باب مفاعلہ سے ہے جو مشارکت پر دلالت کرتا ہے، اور مشارکت جماع اور مباشرت فاحشہ ہی میں ہوسکتی ہے۔

(۴)......عرب لمس سے تو چھونا مراد لیتے ہیں، جیسے﴿ فلمسوه بايديهم ﴾ ارشاد فرمایا گیا، لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ: جب لمس کی اضافت عورت کی طرف کی جائے تو اس وقت معنی جماع کے ہوتے ہیں، چھونے کے نہیں ہوتے، جیسے یہاں ﴿ لٰمَسْتُم النساء ﴾ فرمایا گیا ہے۔

(۵)......یہ ایسا ہی ہے جیسے وطی کا لفظ، وطی کے معنی چلنے کے ہیں، مشی بالاقدام، یعنی پیروں سے چلنا، روندنا، لیکن اگر لفظ وطی کی نسبت عورت کی طرف کردی جائے تو پھر جماع کے معنی مراد ہوں گے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے: ﴿ وان طلقتموهنّ من قبل ان تمسوهن ﴾۔

بالاتفاق تمام مفسرین کی تحقیق کے مطابق'' وان طلقتموھنّ من قبل ان تمسوھن '' کے معنی ہیں:'' من قبل ان تجامعوھن ''یعنی اگر جماع سے پہلے تم نے اپنی بیوی کوطلاق دیدی تو' مس کنایہ ہے: جماع سے،تو پھر یہاں جماع کے معنی کیوں مرادنہیں ہوں گے؟۔
(۶)......قرأت دوطرح کی ہیں:ایک'' لٰمَسْتُم و لَمَسْتُم ''،'' لَمَسْتُم '' کا ظاہرتو یہ ہے کہ ہاتھ سے مس مراد ہو،اور'' لٰمَسْتُم '' یہ باب مفاعلہ کی وجہ سے مشارکت کو چاہتا ہے،اگر دونوں کے معنی الگ الگ مراد لئے جائیں تو دونوں قرأتیں متحداور صحیح ہوجائیں گی۔(درس ترمذی ص۳۱۱ ج۱۔درس مظفری ص۱۰۶ ج۲)

ازواج مطہرات نے اپنی نجی زندگی کے پہلو کیوں بیان کئے؟

بعض منکرین حدیث اور ملحدین حدیث'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے بوسہ دیا اور وضو نہیں فرمایا'' یہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اپنی زندگی کے متعلق ایسی باتیں لوگوں کے سامنے کیوں بیان فرمائیں، جو ایک عام عورت بھی بیان کرتے ہوئے شرماتی ہے؟۔لیکن مفسدین کا یہ اعتراض باطل محض اور مزاج دین سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، کیونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر شرعاً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ،اوران کا فرض منصبی یہ تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے وہ پہلو لوگوں کے سامنے تعلیماً بیان کریں جن کا علم ان کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہوسکتا' تاکہ گھریلو زندگی سے متعلق دین کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتیں ان کے سامنے آسکیں،ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اس تعلیم وتعلم میں نام ونہاد حیا اور شرم کو کبھی آڑے آنے نہیں دیا،اگر خدانخواستہ وہ ایسا کرتیں تو شریعت کے بہت سے احکام پردۂ خفا میں رہ جاتے۔حیا بیشک جزو ایمان ہے،

لیکن یہ اس وقت تک مستحسن ہے جب تک وہ کسی شرعی یا طبعی ضرورت میں رکاوٹ نہ بنے، لیکن تعلیم وتبلیغ اور ضرورت کے وقت حیا کا بہانہ قطعی غیر معقول ہے۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ نے جو سوال کیا وہ بظاہر سوءادب کا مستلزم ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ مسئلہ حضرات صحابہ اور تابعین کے یہاں مختلف فیہ رہا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تصریح فرمادی کہ: آپ ﷺ بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔ اس میں دو احتمال ہوسکتے ہیں (۱): خود صاحب واقعہ ہو، اور بوسہ کا مصداق آپ خود ہی ہوں، تو بات قطعی اور یقینی ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ (۲): دوسری صورت یہ ہے کہ: یہ واقعہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیش نہ آیا ہو، البتہ امہات المؤمنین میں سے کسی ایک سے سنا ہو، اور پھر واقعہ کو نقل فرمادیتی ہوں، تو یہ خبر واحد بن گیا جو ظنی ہے جس سے ایک یقینی اور قطعی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، تو حضرت عروہ رحمہ اللہ نے سوال کر کے مختلف فیہ مسئلہ کی اصل روح تک رسائی حاصل کر کے اس سوال سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ: اگر آپ ہی صاحب واقعہ ہیں تو بات قطعی ہے، اور اس میں کسی جانب مخالف کا احتمال نہیں ہے، لہذا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ: بوسہ وضو کو توڑ دیتا ہے، تو ان کے اس قول کا بوجہ بے دلیل ہونے کے کوئی اعتبار نہیں۔

(درس ترمذی ص ۳۱۱ ج ۱۔ توضیح السنن ص ۳۸۱ ج ۱)

دلیل عقلی:...... قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹنا چاہئے، کیونکہ عورت ناپاک نہیں ہے، کتے، خنزیر اور ان کے پیشاب وپاخانہ کا چھونا بھی ناقض وضو نہیں تو عورت کو چھونے سے کیوں وضوٹوٹ جائے گا؟۔

جنبی کا قرآن چھونا اور تلاوت کرنا

محدث اور بے وضو شخص کا قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں ہے۔اور جنبی وحائضہ کا تلاوت کرنا بھی جائز نہیں۔ اس مختصر رسالہ میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ، اور آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار قیمہ اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے اقوال ثمینہ سے ان دو مسئلوں کو مدلل کیا گیا ہے۔ موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

قرآن کریم کی نص اور آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے یہ بات ثابت ہے کہ جنبی اور بے وضو کا قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں ۔اور اس پر امت کا اجماع نقل کیا گیا ہے، چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن الشافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:''و لایجوز مس المصحف ولا حملہ لمحدث بالاجماع ''۔

(رحمۃ الامۃ ص ۱۵۔حدیث اور اہل حدیث ص ۲۳۱)

یعنی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ بے وضو شخص کے لئے قرآن کو چھونا اور اٹھانا جائز نہیں۔

مگر ایک جماعت کا مسلک ان احادیث اور آثار اور قرآن پاک کی نص کے خلاف یہ ہے کہ:''وقیل لا یشترط الطھارۃ لمس المصحف وجزم بہ الشوکانی وغیرہ من اصحابنا''۔(نزل الابرار ص ۹ ج ۱)

''اور کہا گیا ہے کہ قرآن کو چھونے کے لئے طہارت شرط نہیں ہے، اسی پر ہمارے اصحاب میں سے شوکانی وغیرہ نے جزم کیا ہے''۔

''اگر چہ محدث را مس مصحف جائز باشد''۔(عرف الجادی ص ۱۵)

یعنی اگر چہ بے وضو شخص کے لئے قرآن کو چھونا جائز ہے۔(حدیث اور اہل حدیث ص ۲۳۱)

اس مختصر رسالہ میں آیت پاک اور احادیث وآثار سے اس مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے کہ بلا وضو قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو قبول فرمائے۔ مرغوب احمد

﴿لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾۔(پارہ:۲۷،سورۂ واقعہ،آیت نمبر:۷۹)

ترجمہ:......اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔

آپ ﷺ کے مکتوب گرامی میں بلا طہارت قرآن کو نہ چھونے کا حکم فرمانا

(۱)......مالک عن عبد الله بن ابی بکر بن حزم رضی الله عنه : انّ فی الکتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم : ان لا یمسّ القرآن الا طاهر۔(مؤطا امام مالک ص۱۹۱، باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۷۸)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر بن حزم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ: کوئی بغیر پاکی کے قرآن کو نہ چھوئے۔

(اردو ترجمہ مع شرح مؤطا امام مالک ص۳۷۸ ج۱، باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن ، رقم الحدیث :۵۶۱۔مؤطا امام محمد مترجم ص۱۴۵، باب الرجل یمس القرآن ، رقم الحدیث :۲۹۵)

آپ ﷺ کی حاکم کو نصیحت کہ: بلا طہارت کے قرآن کو نہ چھوئے

(۲)......عن حکیم بن حزام رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم ' لما بعثه والیا الی الیمن قال : لا تمس القرآن الا وانت طاهر۔

(مستدرک حاکم ص۴۸۵ ج۳، دار الباز ' مکة المکرمة)

ترجمہ:......حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے جب

انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ: تم قرآن کریم کو بغیر طہارت کے نہ چھونا۔

تشریح......ایک روایت میں بجائے یمن کے نجران کا ذکر ہے:

’’عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی الله عنه قال : کان فی کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم حین بعثه الی نجران ، الخ‘‘۔

(دارقطنی ص ۱۲۸ ج ۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۰)

قرآن کریم کو پاک آدمی کے سوا اور کوئی نہ چھوئے

(۳)......عن سلیمان بن موسی قال : سمعت سالما یحدث عن ابیه قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یمسّ القرآن الا طاهرا۔

(دارقطنی ص ۱۲۸ ج ۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قرآن کریم کو پاک آدمی کے سوا اور کوئی نہ چھوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلا طہارت قرآن کے چھونے سے روک دیا جانا

(۴)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : خرج عمر متقلدا السیف ‘ فقیل له : ان ختنک واختک قد صبوا ‘ فأتاهما عمر وعندهما رجل من المهاجرین یقال له : خباب ، وکانوا یقرء ون طٰه ، فقال : اعطونی الکتاب عندکم اقرأه ‘ وکان عمر یقرأ الکتاب ، فقالت له اخته : انک رجس ‘ ولا یمسّه الا المطهرون ‘ فقُمْ فَاغْتَسِلْ أو توضّأ ، فقام عمر فتوضأ ‘ ثم اخذ الکتاب فقرأ طه۔

(دارقطنی ص ۱۲۹ ج ۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۵)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار

لٹکا کر نکلیں، آپ سے کہا گیا کہ: آپ کے تو بہنوئی اور بہن صابی ہو گئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے بہن' بہنوئی کے پاس پہنچے، ان کے پاس مہاجرین میں سے ایک صاحب جنہیں خباب (حضرت خباب رضی اللہ عنہ) کہا جاتا ہے موجود تھے، یہ سورۂ طہ پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ وہ کتاب مجھے دو جو تم پڑھ رہے تھے، میں بھی پڑھوں، (چنانچہ ان سے لے کر) کتاب پڑھنے لگے، آپ سے آپ کی بہن نے کہا: تم تو ناپاک ہو، اور کتاب اللہ کو پاک لوگ ہی چھوتے ہیں، اس لئے کھڑے ہو اور غسل یا وضو کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور وضو کیا پھر کتاب لے کر سورۂ طہ پڑھی۔

قرآن کریم کو پاک آدمی یعنی وضو والا ہی چھوئے

(۵)......عن ابن عمر : انه كان لا يمس المصحف الا وهو طاهر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۸ ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحدیث :۷۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم کو پاک آدمی (یعنی باوضو شخص) ہی چھوئے۔

بیشک قرآن کریم کو بلا وضو کے کوئی چھو نہیں سکتا

(۶)......عن عبد الرحمن بن يزيد قال : كنا مع سلمان فی حاجة ' فذهب فقضى حاجته ' ثم رجع فقلنا له : توضأ يا ابا عبد الله لعلّنا ان نسألك عن آيٍ من القرآن ' قال : قال : فاسألوا ' فانی لا امسّه ' انه لا يمسّه الا المطهرون قال : فسألناه ' فقرأ علينا قبل ان يتوضأ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۲، فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر طاهر ، رقم الحدیث :۱۱۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ وضو فرمالیں، شاید ہم آپ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق سوال کریں گے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو، کیونکہ میں قرآن کریم کو چھوؤں گا نہیں، بیشک قرآن کریم کو بلا وضو کے کوئی چھو نہیں سکتا، پھر ہم نے ان سے سوال کیا اورانہوں نے وضوکرنے سے پہلے بغیر ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔

حائضہ بغیر جزدان کے قرآن پاک کو نہیں چھوتی تھی

(۷)......کان ابو وائل رضی اللہ عنہ یُرسِل خادمَہُ وھی حائضٌ الی ابی رزین ' فتأتیہ بالمُصحف فتُمسِکُہ بعِلا قتہ۔

(بخاری ص۴۳، باب قراء ۃ الرجل فی حَجر امرأتہ وھی حائض ، قبل رقم الحدیث :۲۹۷)

ترجمہ:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ اپنی خادمہ کو حیض کی حالت میں حضرت ابورزین رحمہ اللہ کے پاس بھیجتے تھے، اور خادمہ قرآن ان کے یہاں سے جزدان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑکر لاتی تھی۔

تشریح:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ کے اس اثر کو ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سند صحیح کے ساتھ موصولا ذکرفرمایاہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''حدثنا جریر عن مغیرۃ : کان ابو وائل رحمہ اللہ یُرسِل خادمَہُ وھی حائضٌ الی ابی رزین ' فتأتیہ بالمُصحف من عندہ' فتُمسِکُ بعِلاقَتہ ''۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۷ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف؟ رقم الحدیث:۷۵۰۰)

شعبی، طاووس، قاسم رحمہم اللہ بلا وضو قرآن کے چھونے کو مکروہ کہتے تھے

(۸)......عن الشعبی و طاووس والقاسم بن محمد : کرهوا ان یمس المصحف وهو علی غیر وضوء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۲ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن ، رقم الحدیث: ۱۳۳۴)

ترجمہ:......حضرت امام شعبی، حضرت طاووس، حضرت قاسم بن محمد رحمہم اللہ بغیر وضو کے قرآن پاک کے چھونے کو مکروہ کہتے تھے۔

قرآن کی آیت لکھے ہوئے دراہم اور دنانیر بغیر وضو نہ چھوئے جائیں

(۹)......عن عطاء قال : اُحبّ ان لا تُمَسّ الدراهم والدنانیر الا علی وضوء، ولکن لا بد للناس من مسها، جبلوا علی ذلک ، قال ابن جریج : و کره عطاء ان تمس الحائض والجنب الدنانیر والدراهم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن ، رقم الحدیث: ۱۳۳۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند ہے کہ دراہم اور دنانیر (جن پر قرآن کریم کی آیت لکھی ہو) بغیر وضو نہ چھوئے جائیں، لیکن لوگوں کے لئے ان کا چھونا ضروری ہے، وہ اس پر مجبور ہیں، (یہ لوگوں کی قدیم عادت ہے، بغیر دراہم و دنانیر کے زندگی کیسے گذاری جائے)۔ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عطاء رحمہ اللہ حائضہ اور جنبی کے لئے ان دراہم و دنانیر کو پکڑنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۰)......عن الزهری قال : لا تُمَسّ الدراهم التی فیها القرآن الا علی وضوء۔

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جن دراہم میں قرآن کریم (کی آیات لکھی ہوں ان) درہموں کو بغیر وضو کے نہ چھویا جائے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن، رقم الحدیث: ۱۳۳۶)

(۱۱)......عن الزهری قال: لا تُمَسّ الدراهم التی فیها القرآن الا علی وضوء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن، رقم الحدیث: ۱۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جن دراہم میں قرآن کریم (کی آیات لکھی ہوں ان) درہموں کو بغیر وضو کے نہ چھویا جائے۔

بلا وضو کے کسی حائل سے قرآن کو اٹھانا جائز ہے

(۱۲)......عن الحسن قال: لا بأس ان یتناول الرجل المصحف اذا کان فی وعائه' او بعلا قته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۸ ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض: یمسان المصحف؟ رقم الحدیث: ۷۵۰۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (بے وضو آدمی) کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ قرآن کریم کو کسی برتن یا ڈول میں حاصل کرے۔ (یعنی اس کے ذریعہ سے پکڑے)

(۱۳)......عن القاسم- یعنی: الاعرج- قال: رأیت سعید بن جبیر قرأ فی المصحف ثم ناول غلاما له مجوسیا بعلاقته۔

ترجمہ:......حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ: انہوں نے (بغیر چھوئے ہوئے) قرآن کریم کو پڑھا، پھر ان کے مجوسی غلام نے ڈول میں اس کو حاصل کیا۔ (یعنی اس کے ذریعہ سے پکڑا)

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۸ ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحدیث :۷۵۰۲)

(۱۴)......عطاء یقول : لا بأس ان تأخذ الحائض بعلاقته المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۸ ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحدیث :۷۵۰۳)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ قرآن کریم کو ڈول (کے ذریعہ) پکڑے۔

(۱۵)......عن عطاء : فی الحائض تناول من المسجد الشیء ؟ قال : نعم ، الا المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۷ ج۵، فی الحائض تناول من المسجد الشیء ؟ رقم الحدیث : ۷۴۹۸)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حائضہ مسجد سے کوئی چیز حاصل کر سکتی ہے، (یعنی لے سکتی ہے اور پکڑ سکتی ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، سوائے قرآن کریم کے۔

جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کا تلاوت کرنا جائز نہیں

حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر وتسبیح وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے، البتہ تلاوت قرآن کے بارے میں کچھ اختلاف ہے، ائمہ ثلاثہ اور جمہور صحابہ وتابعین رحمہم اللہ کے نزدیک تلاوت جائز نہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں کہ: ''عن علی رضی الله عنه قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا''۔

''قال ابو عيسى حديث على [هذا] حديث حسن صحيح ، وبه قال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ، قالوا : يقرأ الرجل القرآن على غير وضوء، ولا يقرأ فى المصحف الا وهو طاهر''۔

(ترمذی، باب ما جاء فى الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا ، رقم الحديث :۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، جب تک کہ جنبی نہ ہوتے۔(یعنی اگر جنبی ہوتے تو قرآن نہیں پڑھاتے)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ کی یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔اور صحابہ اور تابعین میں سے بہت سے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ: بغیر وضو کے قرآن پڑھ سکتے ہیں، اور قرآن میں دیکھ کر باوضو ہی پڑھ سکتا ہے۔(یعنی بلا وضو قرآن شریف کو چھونا جائز نہیں، اور ہاتھ لگائے بغیر کوئی قرآن کو دیکھ کر پڑھنا چاہے تو جائز ہے)۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جنبی کے لئے آیات یسیرہ تعوذ کے لئے پڑھی جائیں تو

کوئی حرج نہیں، حائضہ میں ان کی دو روایتیں ہیں۔ امام بخاری، ابن المنذر اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ بھی جواز کے قائل ہیں۔

شیخ علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری لکھتے ہیں کہ:

قرآن کریم کی تلاوت کرنا، سجدۂ تلاوت کرنا، مصحف کو چھونا، اور اللہ تعالی کا ذکر کرنا، یہ سب امور وضو کے ساتھ بھی جائز ہیں اور بغیر وضو کے بھی، اور جنبی اور حائض کے لئے بھی۔

(المحلی بالآثار ص۹۶ ج۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت ملخصا۔ تبیان القرآن ص۲۹۳ ج۱۱)

اس مختصر رسالہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے اقوال وارشادات سے اس مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں۔

قرآن کریم کی کوئی آیت، تلاوت کی نیت سے نہ پڑھے، تلاوت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں ہے، خواہ ایک آیت ہو یا اس سے کم مقدار، یہ اس وقت ہے جبکہ مرکب آیت پڑھے، اور مفرد طور پر ایک لفظ کو قطع کر کے پڑھیں تو جائز ہے جیسے حائضہ یا جنبی بچوں کو مفرد طور پر پڑھائیں۔ اور ثنا یا افتتاح امر کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ آیت میں دعا یا ثنا کا معنی موجود ہو۔

''رد المحتار''میں ہے:

''قوله قراء ة القرآن أى كره دون آية من المركبات لا المفردات ، لانه جوز للحائض المعلمة تعليمة كلمة كلمة كما قدمناه''۔

''(قوله بقصده) فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التى فيها معنى الدعاء ، ولم ترد القراء ة لا بأس به''۔(رد المحتار، ص۲۹۳ ج۱)

قرأت کی نیت سے کتنا پڑھنا جائز ہے؟ تو بعض فقہاء کے نزدیک ایک آیت سے کم مقدار قرأت جائز ہے۔لیکن صحیح اور راجح قول کے مطابق ایک آیت سے کم مقدار بھی قرأت کی نیت سے جائز نہیں۔البتہ وہ چھوٹی آیت جو کلام الناس کے مشابہ ہو اور کلام کی نیت سے پڑھی جائے نہ کہ قرأت کی نیت سے تو جائز ہے، جیسے:﴿ ثم نظر ﴾اور﴿ ولم یولد ﴾۔

’’ وقد انکشفت بهذا ما فی الخلاصة من عدم حرمة ما یجری علی اللسان عند الکلام من آیة قصیرة من نحو﴿ ثم نظر﴾ او﴿ ولم یولد ﴾ ‘‘۔

(البحر الرائق ص۱۹۹ ج۱)

اسی طرح حائضہ معلّمہ یا جنبی معلم ہو تو ان کے لئے جائز ہے کہ وہ بچوں کو قرآن پڑھائیں ،لیکن شرط یہ ہے کہ کلمات کو الگ الگ کاٹ کر پڑھائیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک بیک وقت آدھی آیت بھی پڑھا سکتے ہیں۔

’’واذا حاضت المعلمة فینبغی لها ان تعلم الصبیان کلمة کمة ‘ و تقطع بین الکلمتین علی قول الکرخی ، وعلی قول الطحاوی تعلم نصف آیة ...... واختلف المتأخرون فی تعلیم الحائض والجنب والاصح انه لا بأس به ان کان یلقن کلمة کلمة ولم یکن من قصده ان یقرأ آیة تامة ‘‘۔

(البحر الرائق ص۱۹۹ ج۱۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۵۴۰ ج۱)

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے ،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

حائضہ اور جنبی قرآن کریم میں سے کچھ نہ پڑھیں

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا تقرأ الحائض و لا الجنب شئیا من القرآن۔ ۱

(ترمذی، باب ما جاء فی الجنب والحائض : انهما لا یقرآن القرآن ، رقم الحدیث :۱۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حائضہ اور جنبی بالکل قرآن کریم میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

آپ کو تلاوت قرآن سے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا سوائے جنابت کے

(۲)......عن عمرِو بنِ مُرّة ، عن عبد الله بن سلمَة قال : دخلتُ علی علِیٍّ رضی الله عنه انا و رجلان ، رجل منّا و رجل من بنی اسد احسب ، فبعثهما علِیٌّ وجهًا و قال : انّکما عِلُجان فعالِجا عن دینکما ، ثم قام فدخل المَخرج ، ثم خرج فدعا بماءٍ ، فأخذ منه حَفُنَةً فتمَسَّح بها ، ثم جعل یقرأ القرآن ، فَانْکَرُوا ذلک ، فقال : اِنّ رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج من الخلاء فیُقرِئُنا القرآن ، ویأکل معنا اللَّحمَ ، ولم یَکن یَحجُبُه– أو قال : یَحجِزُه– عن القرآن شیءٌ لیس الجنابة۔

(ابوداؤد، باب فی الجنب یقرأ القرآن ، رقم الحدیث :۲۲۹)

۱......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایتیں الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ''سنن ابن ماجہ'' میں مروی ہیں:

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا یقرأ القرآن الجنب ولا الحائض۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فی قراءة القرآن علی غیر طهارة ، رقم الحدیث :۵۹۵)

(۲)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا یقرأ الجنب ولا الحائض شیئا من القرآن۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فی قراءة القرآن علی غیر طهارة ، رقم الحدیث :۵۹٦)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور میرے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے، غالباان میں سے ایک بنی اسد سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا ہمارے قبیلہ (بنی مراد) سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں کو ایک طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ: تم دونوں طاقت ور ہو، پس اپنے دین کو تقویت پہنچاؤ، اس کے بعد قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، وہاں سے آ کر آپ نے پانی منگوایا، اور ایک چلو پانی سے منہ صاف کیا اور قرآن پڑھنے لگے، لوگوں کو آپ کا یہ عمل اچھا نہ لگا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لا کر ہم لوگوں کو قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے، اور آپ کو تلاوت قرآن سے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا سوائے جنابت کے۔[۱]

آپ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، سوائے جنابت کے

(۳)......عن علی رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا

[۱]......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ''سنن نسائی'' اور ''سنن ابن ماجہ'' میں مروی ہیں:

(۱)......عن عمرِو بنِ مُرّة ، عن عبد الله بن سلمَة قال : اتيتُ علِيا رضى الله عنه انا و رجلان ، فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرأ القرآن ، ويأكل معنا اللَّحمَ ، ولم يَكن يَحجُبُه عن القرآن شيءٌ ليس الجنابة۔

(نسائی، باب حجب الجنب من قراء ة القرآن ، رقم الحديث :٢٦٦)

(۲)......عن عمرِو بنِ مُرّة ، عن عبد الله بن سلمَة قال : دخلتُ على علِى بن ابى طالب رضى الله فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتى الخلاء ، فيقضى الحاجة ، ثم يخرج ، فيأكل معنا الخبز واللَّحمَ ، ويقرأ القرآن ، ولا يَحجُبُه ، وربما قال : ولا يحجزه عن القرآن شيءٌ الا الجنابة۔

(ابن ماجہ، باب ما جاء فى قراء ة القرآن على غير طهارة ، رقم الحديث :۵۹۴)

القرآن علی کل حال ما لم یکن جنبا ۔(ترمذی، باب ما جاء فی الرجل یقرأ القرآن علی کل حال ما لم یکن جنبا ' رقم الحدیث :۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، جب تک کہ جنبی نہ ہوتے۔(یعنی اگر جنبی ہوتے قرآن نہیں پڑھاتے)۔[۱]

آپ ﷺ نے جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا

(۴)......عن عبد اللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقرأ احدنا القرآن وھو جنب۔

(دارقطنی ص۱۲۶ ج۱، باب فی النھی للجنب والحائض عن قراء ۃ القرآن ، رقم الحدیث :۴۲۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ: ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں قرآن پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کے ساتھ عجیب قصہ

(۵)......عن عکرمۃ قال : کان ابن رواحۃ مضطجعا الی جنب امرأتہ ' فقام الی جاریۃ لہ فی ناحیۃ الحجرۃ فوقع علیھا ' وفَزِعَت امرأتہ ' فلم تجدہ فی مضجعہ ' فقامت وخرجت ' فرأتہ علی جاریتہ ' فرجعت الی البیت ' فاخذت الشفرۃ ' ثم خرجت ' وفرغ فقام ' فلقِیَھا تحمل الشفرۃ ' فقال : مھیم ؟ فقالت : لو ادرکتک حیث رأیتک لوجأت بین کتفیک بھذہ الشفرۃ ' قال : واین رأیتنی ؟ قالت :

[۱]......''سنن نسائی'' کے الفاظ ہیں:

عن علی رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ القرآن علی کل حال لیس الجنابۃ۔(نسائی، باب حجب الجنب من قراء ۃ القرآن ، رقم الحدیث :۲۶۷)

رأیتک علی الجاریة ، فقال : ما رأیتنی، وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرأ احدنا القرآن وھو جنب ، قالت : فاقرأ ، فقال :

اتانا رسولُ اللہِ یتلو کتابه　　کما لاحَ مشھورٌ من الفجر ساطعُ

أتی بالھدی بعد العمی فقلوبنا　　بہ موقنات انّ ما قالُ واقعُ

یبیتُ یُجافی عن فراشه　　اذا استقلت بالمشرکین المضاجع

فقالت : آمنت باللہ وکذبت البصر ، ثم غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ ' فضحک حتی رأیت نواجذہ ' صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(دارقطنی ص۱۲۷ ج۱، باب فی النھی للجنب والحائض عن قراءۃ القرآن ، رقم الحدیث :۴۲۶)

ترجمہ:......حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے' ان کی باندی گھر کے کونے میں (سورہی تھی)۔ یہ اٹھ کر اس کے پاس چلے گئے اور اس میں مشغول ہوگئے، ان کی بیوی گھبرا کر اٹھی اور ان کو بستر پر نہ پایا' تو وہ اٹھ کر باہر چلی گئی اور انہیں باندی میں مشغول دیکھا۔ وہ اندر واپس آئی اور چھری لے کر باہر نکلی اتنے میں یہ فارغ ہوکر کھڑے ہوچکے تھے، اور اپنی بیوی کو راستے میں ملے، بیوی نے چھری اٹھائی ہوئی تھی، انہوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ بیوی نے کہا: اگر میں تمہیں وہاں پالیتی جہاں میں نے تمہیں دیکھا تھا تو میں تمہارے کندھوں کے درمیان یہ چھری گھونپ دیتی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے کہاں دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے تمہیں باندی کے پاس دیکھا تھا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے وہاں نہیں دیکھا تھا (میں باندی کے پاس نہیں گیا۔ میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا، اگر میں نے اس کے ساتھ کچھ کیا ہوتا تو میں جنبی ہوتا) اور حضور ﷺ

نے حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے،(اور میں ابھی قرآن پڑھ کر تمہیں سنادیتا ہوں)ان کی بیوی نے کہا: اچھا قرآن پڑھو،انہوں نے یہ اشعار(اس طرح سے) پڑھے(کہ ان کی بیوی قرآن سمجھتی رہی،(محبت بڑھانے کے لئے میاں بیوی کا آپس میں جھوٹ بولنا جائز ہے)

ہمارے پاس اللہ کے رسول ﷺ آئے جو اللہ کی ایسی کتاب پڑھتے ہیں جو کہ روشن اور چمکدار صبح کی طرح چمکتی ہے۔

آپ لوگوں کے اندھے پن کے بعد ہدایت لے کر آئے،اور ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

جب مشرکین بستروں پر گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں،اس وقت آپ عبادت میں ساری رات گذار دیتے ہیں،اور آپ کا پہلو بستر سے دور رہتا ہے۔

یہ اشعار سن کر ان کی بیوی نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتی ہوں اور میں اپنی نگاہ کو غلط قرار دیتی ہوں۔ پھر صبح کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر یہ واقعہ سنایا تو حضور ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

(حیاۃ الصحابہ اردو ص۳۴ ج۳،اللہ اور رسول ﷺ کی بات کو سچا ماننا' اور اس کے مقابلہ میں انسانی تجربات اور اپنے مشاہدات کو غلط سمجھنا)

آپ ﷺ کی نصیحت: اے علی! حالت جنابت میں قرآن نہ پڑھنا

(٦)......عن ابی بردة وعن ابی موسی کلاهما قالا : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا علی انی ارضی لک ما ارضی لنفسی ' واکره لک ما اکره لنفسی ' لا تقرأ القرآن وانت جنب ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت ابو بردہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے علی! میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اور تیرے لئے وہ ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، (پھر نصیحت فرمائی کہ) حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت نہ کرنا۔

(دارقطنی ص۱۲۵ ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحديث :۴۲۰)

قرآن کریم کو اس وقت تک نہیں پڑھتا جب تک کہ غسل نہ کرلوں

(۷)......عن عبد الله الغافقی قال : اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما طعاما ثم قال : استر علی حتی اغتسل ، فقلت له : انت جنب ؟ قال : نعم ، فاخبرت بذلک عمر بن الخطاب ، فخرج الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال : ان هذا یزعم انک اکلت وانت جنب ' فقال : نعم ' اذا توضأتُ اکلتُ وشربتُ ' ولا اقرأ حتی اغتسل۔

(دارقطنی ص۱۲۶ ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحديث :۴۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کھانا تناول فرمایا' پھر ارشاد فرمایا کہ: میرے لئے (کچھ) پردہ (کا انتظام) کرو' تاکہ میں غسل کروں، حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے پوچھا: (اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ) جنابت کی حالت میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (راوی حدیث حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ نے) اس واقعہ کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: یہ (صاحب) گمان کرتے ہیں کہ آپ نے جنابت کی حالت میں کھانا تناول

فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب میں (جنابت کی حالت میں) وضو کر لیتا ہوں تو کھاتا ہوں اور پیتا ہوں، اور (میں قرآن کریم) کو اس وقت تک نہیں پڑھتا جب تک کہ غسل نہ کرلوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن نہ پڑھے

(۸)......عن عمر رضی الله عنه قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۶)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔

(۹)...... كان عمر بن الخطاب رضی الله عنه : يكره ان يقرأ القرآن وهو جنب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۷ ج۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۷)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنبی کے قرآن پڑھنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

(۱۰)......عن ابراهيم ، عن عمر رضی الله عنه قال : لا تقرأ الحائض القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی نہ پڑھے

(۱۱)......حدثنا ابو الغريف الهمدانی ، قال : كنا مع علی رضی الله عنه........ ثم قال : اقرؤوا القرآن مالم يصب احدكم جنابة ، فان اصابته جنابة فلا ولا حرفا واحدا۔

ترجمہ:......حضرت ابو الغریف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے......پھر آپ نے فرمایا کہ: قرآن کریم کو پڑھو جب تک تم میں سے کوئی جنبی نہ ہو، پس اگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

(دارقطنی ص۱۲۵ ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراء ة القرآن ، رقم الحدیث :۴۱۹)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ: میں جنبی تو نہیں کہ قرآن نہ پڑھوں

(۱۲)......عن ابراهيم : ان ابن مسعود رضى الله عنه كان يمشى نحو الفرات وهو يقرئ رجلا ‘ فبال ابن مسعود ‘ فكفّ الرجل عنه ‘ فقال ابن مسعود : ما لک ؟ قال : انک بُلتَ ‘ فقال ابن مسعود : انى لستُ بجُنُب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کی طرف چل رہے تھے اور ایک آدمی کو قرآن کریم پڑھا رہے تھے، (اتنے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیشاب کا تقاضا ہوا تو راستہ کی ایک طرف ہو کر) آپ نے پیشاب کیا، (پھر پیشاب سے فارغ ہو کر دوبارہ بغیر وضو کئے آپ نے قرآن پڑھانا چاہا تو، وہ) آدمی رک گیا (اور اس نے قرآن نہیں پڑھا تو) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہوا؟ تو وہ کہنے لگا کہ: آپ نے تو پیشاب کیا، (اور بغیر وضو کے قرآن پڑھا رہے ہیں؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جنبی تو نہیں۔ (یعنی میں نے صرف پیشاب کیا ہے، اور بلا وضو کے قرآن پڑھنا جائز ہے، ہاں میں جنبی ہوتا تو نہ پڑھتا، اس لئے کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا)۔

حائضہ اور جنبی اور نفاس والی عورت قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں

(۱۳)......عن جابر رضی الله عنه قال : لا يقرأ الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن۔

(دارقطنی ص۱۲۸ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحدیث :۴۲۸)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ اور جنبی اور نفاس والی عورت قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں۔

(۱۴)......عن ابراهيم ، عن الاسود قال : لا يقرأ الجنب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی (قرآن کریم) نہ پڑھے۔

(۱۵)......عن مجاهد قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۹)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۱۶)......عن عامر قال : الجنب والحائض لا يقرآن القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۰)

ترجمہ:......حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی اور حائضہ قرآن کریم نہ پڑھیں۔

(۱۷)......عن ابی وائل قال : لا يقرأ الجنب والحائض القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی اور حائضہ قرآن کریم نہ پڑھیں۔

(۱۸)......عن ابراهيم قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷ ج ۲، من کره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۳)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۱۹)......عن ابی العالية قال : الحائض لا تقرأ القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۲، من کره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۱)

ترجمہ:......حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۲۰)......عن محمد قال : الحائض لا تقرأ القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۲، من کره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۲)

ترجمہ:......حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

جنبی تسبیح اور تحمید کرسکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے، مگر قرآن نہ پڑھے

(۲۱)......عن هشام بن حسان قال : الجنب يسبح ويحمد الله ' ويدعوا ' ولا يقرأ آية واحدة۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۳۷ ج ۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۹)

ترجمہ:......حضرت ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی تسبیح اور تحمید کرسکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے، مگر قرآن کی ایک آیت بھی (تلاوت کی نیت سے) تلاوت نہ کرے۔

حضرت زہری، حضرت حسن بصری، حضرت قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ اور جنبی تلاوت نہ کریں

(۲۲)......عن معمر قال : سألت الزهری عن الحائض والجنب أيذكران الله ؟ قال: نعم ، قلت : أفيقرآن القرآن ؟ قال : لا ، قال معمر : وكان الحسن وقتادة يقولان : لا يقرآن شيئا من القرآن۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۶ ج۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۲)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: کیا حائضہ اور جنبی اللہ تعالی کا ذکر کر سکتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا یہ دونوں تلاوت کر سکتے ہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔

حضرت معمر رحمہ اللہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ: حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ فرماتے تھے کہ: حائضہ اور جنبی کچھ بھی تلاوت نہ کریں۔

تیمّم میں دوضربیں ہیں

تیمّم میں کتنی مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے دو یا تین؟ یا اس سے زیادہ؟ اور اس کی کیفیت کیا ہے؟ اور اس بارے میں علماء وفقہاء کا مسلک کیا ہے؟ اس مختصر رسالہ میں احادیث اور آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ تیمّم میں صرف دوضربیں ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

تیمّم امت محمدیہ کی خصوصیت ہے، پہلی امتوں میں طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لئے پانی کا استعمال ضروری اور لازمی تھا۔ ''بخاری شریف'' کی حدیث میں ہے:

مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور کو عطانہیں ہوئیں، ان میں ایک یہ ہے کہ: میرے لئے زمین کو سجدہ گاہ اور پاکی کا ذریعہ بنادیا گیا۔

''اُعُطِیْتُ خمسا لم یُعطھنَّ احد قبلی:..........و جُعلت لی الارض مسجدا و طھورا ، الخ''۔ (بخاری، کتاب التیمم ، رقم الحدیث:۳۳۵/۴۳۸)

تیمّم میں متعدد بحثیں ہیں، یہاں مقصود صرف یہ ہے کہ تیمّم میں ایک ضرب ہے یا دو؟ ائمہ ثلاثہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' حضرت امام مالک' حضرت امام شافعی رحمہم اللہ اور جمہور علماء امت کے نزدیک صرف دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لئے ۔غیر مقلد اور فرقۂ اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی ضرب ہے۔نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:''ودر احادیث صحیحہ جز یک ضربہ از برای وجہ وکفین دیگر ہیچ نیامدہ''۔

یعنی: صحیح احادیث میں چہرہ اور ہتھیلیوں کے لئے سوائے ایک ضرب کے اور کچھ نہیں آیا ہے۔(بدور الاھلہ ص ۳۵۔حدیث اور اہل حدیث ص ۲۲۵)

اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ تیمّم میں دوضربیں ثابت ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے ،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم ضربتان : ضربة لوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(مستدرک حاکم ص۲۸۸ ج۱، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۶۳۴۔دارقطنی ص۱۸۸ ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۷۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۲)......عن جابر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم : ضربة للوجه ، و ضربة للذراعین الی المرفقین۔

(مستدرک حاکم ص۲۸۸ ج۱، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۶۳۸۔دارقطنی ص۱۸۹ ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۸۰۔سنن کبری بیہقی ص۳۱۹ ج۱، باب کیف التیمم ، رقم الحدیث:۹۹۹)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں ایک ضرب: چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں بازؤوں کے لئے۔

(۳)......عن اسلع التمیمی رضی الله عنه قال : کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر ، فقال لی : یا اسلع قم فارحل لنا ، قلت : یا رسول الله اصابتنی بعدک جنابة ، فسکت عنی حتی اتاه جبرائیل بآیة التیمم ، فقال لی : یا اسلع ! قم فتیمم صعیدا طیبا ، ضربتین : ضربة لوجهک و ضربة لذراعیک ، الخ۔

(طحاوی ص۱۴۶ ج۱، باب صفة التیمم کیف هو ، رقم الحدیث:۶۵۳)

ترجمہ:......حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

سفر میں تھا، (واپسی کے لئے) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ :اے اسلع ! اٹھو اور ہمارے کجاوہ کو باندھو، میں نے کہا کہ: مجھے آپ کے بعد جنابت لاحق ہوگئی ہے،تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے، کچھ دیر بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت تیمّم لے کر آئے ،تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:اے اسلع !اٹھو پاک مٹی پر دوضربیں لگا کر تیمّم کرو،ایک ضرب اپنے چہرے کے لئے اور دوسری ضرب اندر باہر سے اپنے دونوں بازؤوں کے لئے۔

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها انه صلی الله علیه وسلم قال : فی التیمم ضربتان : ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار ص۱۵۹ج۱، قبیل : باب الغسل من الجنابة ، رقم الحدیث: ۳۱۳۔نصب الرایہ ص۲۰۶ ج۱، باب التیمم، کتاب الطهارة ، واما حدیث عائشة رضی الله عنها)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم میں دوضربیں ہیں : ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۵)......عن ابی امامة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(مجمع الزوائد ص ۲۶۵ ج۱، باب فی التیمم ، رقم الحدیث:۱۴۱۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم میں ایک ضرب چہرہ کے لئے ہے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

آپ ﷺ کا تیمّم کے بعد سلام کا جواب دینا

(۶)......حدثنا نافع قال : انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس ' فقضی ابن

عـمـر حـاجتـه ، وكان من حديثه يومئذ ان قال : مر رجل على رسول الله صلى الله عـليه وسلم فى سِكَّة من السِّكَک ' وقد خرج من غائط او بول ' فسلّم عليه فلم يرُدَّ عليه ، حتى اذا كاد الرجل ان يتوارى فى السِّكَّة ' فضرب بيديه على الحائط و مسح بهـمـا وجهـه ' ثـم ضـرب ضـربة اخرى فمسح ذراعيه ' ثم رد على الرجل السلام ، وقال : انه لم يمنعنى ان ارد عليک السلام الا انى لم اكن على طهر ۔

(ابوداؤد، باب التيمم ،كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۳۳۰)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ضرورت پوری کی ،تو اس دن ان کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا کہ: مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے کسی گلی میں ایک آدمی کا گذر آپ ﷺ کے پاس سے ہوا، جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے کہ انہوں نے سلام کیا،لیکن آپ ﷺ نے (اس حالت میں) جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ آدمی گلی سے غائب ہوجاتے ،تو آپ ﷺ نے (جلدی سے) دیوار پر (ایک مرتبہ) ہاتھ مارا اوراس سے اپنے چہرہ مبارک کا مسح فرمایا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اوراس سے اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا، پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا، اور(ساتھ ہی یہ بھی) فرمایا کہ: طہارت کی حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے (اس وقت فورا) آپ کو سلام کا جواب نہ دے سکا۔

(۷)......عن ابى جهم قال : اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بئر جمل ' اما مـن غـائـط وامـا من بول ' فسلّمتُ عليه فلم يرد علّى السّلام ، فضرب الحائط بيده

ضربة فمسح بها وجهه ‘ ثم ضرب اخری فمسح بها ذراعيه الی المرفقين ، ثم ردّ علّی السلام۔(دارقطنی ص۱۸۵ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۶۴)

ترجمہ:......حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ بیر جمل سے پیشاب یا پاخانہ سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کوسلام کیا، تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت نہیں فرمایا، اورآپ ﷺ نے دیوار پر اپنے ہاتھ مبارک سے ایک ضرب مارکر اپنے چہرہ مبارک پرمسح فرمایا، پھر دوسری ضرب سے اپنے ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کیا، پھر سلام کا جواب عنایت فرمایا۔

آپ ﷺ کا تیمّم کے لئے دوضربیں لگانا

(۸)......عن ابی هريرة رضی الله عنه ان ناسا من اهل البادية أتوا رسول الله صلی الله عليه وسلم ‘ فقالوا : انا نكون بالرمال الاشهر : الثلاثة والاربعة ‘ ويكون منّا الجنب والنفساء والحائض ‘ ولسنا نجد الماء ، فقال : عليكم بالارض ‘ ثم ضرب بيده علی الارض لوجهه ضربة واحدة ‘ ثم ضرب ضربة اخری ‘ فمسح علی يديه الی المرفقين۔(کنز العمال ص۳۳۲ج۲، فصل فی التیمم ، رقم الحدیث:۲۷۵۷)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: چند دیہات کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ: ہم تین تین‘ چار چار مہینے صحرا میں ہوتے ہیں، ہم میں جنبی بھی ہوتے ہیں اور حیض اور نفاس والی عورتیں بھی، جبکہ ہم کو پانی نہیں ملتا (تو ہم کیا کریں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: زمین (کی مٹی) کو (تیمّم کے لئے) استعمال کرو، پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب زمین پر لگائی اپنے چہرے پر مسح کرنے کے لئے ، پھر دوسری ضرب لگائی اور اس سے اپنے ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کیا۔

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : كان تيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضربتين : ضربة لوجه و ضربة لليدين الى المرفقين۔

(جامع المسانيد للخوارزمی ص۲۷۷ج۱، الباب الرابع فی الطهارة ' الفصل الاول : فی كيفية الوضوء والتيمم ، رقم الحديث:۳۳۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا تیمّم دو ضربیں تھا: ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۱۰)......عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما عن عمار رضی الله عنه قال : كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت آية التيمم ' فضربنا ضربة واحدة للوجه ثم ضربنا ضربة لليدين ، الخ۔

(طحاوی ص۱۴۳ج۱، باب صفة التيمم كيف هو ، رقم الحديث:۶۳۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت تیمّم کی آیت نازل ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم نے (جب تیمّم کیا تو) ایک ضرب لگائی چہرہ کے لئے، پھر دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے لگائی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تیمّم میں دوضربیں لگانا

(۱۱)......عن ابی البختری ان علیا قال : فی التيمم ضربة فی الوجه و ضربة فی اليدين ، الخ ۔(مصنف عبدالرزاق ص۲۱۳ج۱، باب كم التيمم من ضربة ، رقم الحديث:۸۲۴)

ترجمہ:......حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمّم میں ایک ضرب چہرہ کے لئے ہے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لئے ہے۔

(۱۲)......عن نافع : أن ابن عمر رضی الله عنهما انه تیمم فی مِرُبَد النَّعم ، فقال بیدیه علی الارض فمسح بهما وجهه ' ثم ضرب بها علی الارض ضربة اخری ' ثم مسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۵ ج ۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۶۸۵)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چوپایوں کے باڑہ میں تیمّم کیا، آپ نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اوران سے چہرہ پر مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱۳)......عن جابر رضی الله عنه : انه ضرب بیدیه الارض ضربة فمسح بهما وجهه ' ثم ضرب بهما الارض ضربة اخری فمسح بهما ذراعیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۹ ج ۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۷۰۰)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے چہرہ کا مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱۴)......عن جابر رضی الله عنه قال : اتاه رجل فقال : اصابتنی جنابة ' وانی تمعکت فی التّراب ، فقال : اصِرتَ حِمارا ' وضرب بیدیه الی الارض فمسح وجهه ثم ضرب بیدیه الی الارض فمسح بیدیه الی المرفقین ، و قال : هکذا التیمم۔

(طحاوی ص ۱۴۸ ج ۱، باب صفة التیمم کیف هو ، رقم الحدیث:۶۵۸)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ان کے پاس ایک آدمی نے حاضر

ہوکرعرض کیا کہ: میں جنبی ہوگیا،اوراپنے آپ کومٹی میں لت پت کرلیا،حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیاتم گدھے ہوگئے ہو؟اس کے بعدزمین پر ہاتھوں کو مارکر چہرہ کا مسح کیا' پھر ہاتھوں کوزمین پر مارکر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا،اورفرمایا: تیمّم اس طرح ہے۔

حضرات تابعین رحمہم اللہ کا تیمّم میں دوضربیں لگانا

(۱۵)......عن ایوب قال : سَألْتُ سالما عن التیمم ؟ قال : فضرب بیدیه علی الارض فمسح بهما وجهه ' ثم ضرب بیدیه علی الارض ضربة اخری فمسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۵ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱٦۸٦)

ترجمہ:......حضرت ایوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا،توانہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارےاوران سےاپنے چہرہ پرمسح کیا،پھردوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارےاوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱٦)......عن حبیب الشهید : انه سمع الحسن : سئل عن التیمم ؟ فضرب بیدیه الی الارض ضربة فمسح بهما وجهه ' ثم ضرب بیدیه علی الارض ضربة اخری فمسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۵ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱٦۸۷)

ترجمہ:......حضرت حبیب شہید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا کہ آپ سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا گیا،آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارےاوران سے چہرہ کا مسح کیا، پھردوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارےاور

ان سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱۷)......عن ابن طاوس ، عن ابیہ : انہ قال : التیمم ضربتان : ضربة للوجه ، و ضربة للذراعين الى المرفقين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۷/۱۹۰ ج ۲، فی التیمم کیف ھو ؟ رقم الحدیث:۱۶۹۳/۱۷۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابن طاؤس رحمہما اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

حضرت زہری رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱۸)......عن الزهری قال : التیمم ضربتان : ضربة للوجه و ضربة للذراعين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۸ ج ۲، فی التیمم کیف ھو ؟ رقم الحدیث:۱۶۹۶)

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا اثر

(۱۹)......عن ابراهيم فی التيمم ، قال : تضع راحتیک فی الصعيد ، فتمسح وجهک ، ثم تضعهما ثانية ، فتنفضهما فتمسح بيديک و ذراعيک الى المرفقين۔

(کتاب الآثار ص ۱۴ ج ۲، باب التیمم ، رقم الحدیث:۱۶۹۶۔جامع المسانید للخوارزمی ص ۲۷۸ ج ۱، الباب الرابع فی الطهارة ، الفصل الاول : فی کیفیة الوضوء و التیمم ، رقم الحدیث:۳۳۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے تیمّم کے بارے میں مروی ہے فرمایا: تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مارواور پھران سے اپنے چہرے پر مسح کرو، پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو مارو اورانہیں جھاڑ کر ہاتھوں اور کہنیوں تک بازو کا مسح کرلو۔

(المختارشرح کتاب الآثارص ۴۸، باب التیمم ، رقم الحدیث:۳۱)

دوضربوں پردلیل عقلی

ضربتین کے اثبات کے لئے فقہاء آیت تیمّم سے بھی استدلال کرتے ہیں:

﴿ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾۔

(پ:٦ ر سورۂ مائدہ، آیت نمبر:٦)

ترجمہ:...... پاک مٹی سے تیمّم کرو، اوراپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔

اس آیت میں چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بات معلوم ہے کہ تیمّم وضو کا خلیفہ ہے، اور وضو میں بھی ان دونوں اعضاء کے دھونے کا حکم ہے، اور وہاں ایک پانی سے چہرے اور ہاتھوں کو دھونا جائز نہیں، بلکہ دونوں کے لئے الگ الگ دومرتبہ پانی لینا ضروری ہے، اسی طرح اس کے نائب یعنی تیمّم میں بھی ایک ہی مرتبہ کی مٹی کو دواعضاء میں استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ ہر عضو (یعنی چہرے اور ہاتھوں) کے لئے الگ الگ دومرتبہ مٹی استعمال کرنی ہوگی، اس لئے کہ خلف اوراس کے اصل کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ہوگا جب دوضربیں لگائی جائیں۔

(امانی الاحبارص۱۲۳ج ۲۔ بذل المجہود ص ۴۸٦ ج ۲۔ السعایہ ص ۵۱۵ ج ۱۔ کشف الباری ص ۱۷۱، کتاب التیمم)

المسائل الاربعة المهمّة

مع الدّلائل المرغوبة باحاديث النبوية

نماز کے چار اہم مسائل

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا، ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا، سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا نہ ٹیکنا، اور تورک نہ کرنا، ان چار مسائل پر احادیث و آثار کو مع ترجمہ و مکمل حوالہ کے جمع کیا گیا ہے۔ یہ مختصر سا رسالہ احناف پر اس اعتراض کا بہترین جواب ہے کہ حنفی حضرات احادیث پر عمل نہیں کرتے اور اپنے امام کی اتباع کرتے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

الحمد لله وكفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

اللہ تعالی کی توفیق اور بعض حضرات اور کچھ اہل علم کے حکم سے ان چند مسائل میں جن کے بارے میں ایک غلط تأثر یہ دیا جا رہا ہے کہ احناف کا ان مسائل میں عمل احادیث مبارکہ کے خلاف ہے، اور احناف احادیث نبوی کو چھوڑ کر اپنے امام کے مسلک پر عمل کرتے ہیں' ہر مسئلہ پر مختصر طور پر صرف احادیث مع ترجمہ و مکمل حوالہ کے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں نماز کے چار مسائل پر احادیث اور آثار کو جمع کیا گیا ہے:

(۱)......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا۔

(۲)......ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا۔

(۳)......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں کا نہ ٹیکنا۔

(۴)......تورک۔

یہ سلسلہ ''مرغوب الادلة باحاديث النبوية على مسلک الحنفية'' کا ایک حصہ ہے، اس کے بعد اور حصے بھی انشاء اللہ آئیں گے۔

اللہ تعالی اس سلسلہ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱):...... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

(۱):......تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۱)......عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ۔

(مسلم شریف ص۱۶۸ج۱، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ، الخ ، رقم الحدیث :۳۹۱)

ترجمہ:......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔[۱]

---

[۱]......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ : اَنہ رأی نبی اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال : حتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا فروع اُذُنَیْہِ۔

(مسلم شریف ص۱۶۸ج۱، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ، الخ ، رقم الحدیث :۳۹۱)

(۲)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ قال : رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع حتی یبلغ بھما فروع اذنیہ۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ج۱، باب من ذکر أنہ یرفع یدیہ اذا قام من الثنتین ، رقم الحدیث :۷۴۳)

(۳)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ، وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی رفع یدیہ حین یکبر حیال اذنیہ ، الخ۔

(نسائی، رفع الیدین حیال الاذنین ، رقم الحدیث :۸۸۱)

(۴)......عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ ، وحین رکع ، وحین رفع رأسہ من الرکوع حتی حاذتا فروع اذنیہ

(نسائی، رفع الیدین حیال الاذنین ، رقم الحدیث :۸۸۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۴)......عَن عبد الجبار ابن وائل عن ابيه رضى الله عنه : انه رأى النّبى صلى الله عليه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِىْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

(نسائی شریف ص۱۰۲ ج۱، موضع الابهامين عند الرفع ، كتاب الافتتاح ، رقم الحديث :۸۸۳)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی لوتک پہنچ گئے۔[۱]

---

(۵)......عن مالک بن الحويرث رضى الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه حتى يجعلهما قريبا من اذنيه ، الخ۔

(ابن ماجہ، باب رفع اليدين اذا ركع ' واذا رفع رأسه من الركوع ، رقم الحديث :۸۵۹)

(۶)......عن مالک بن الحويرث رضى الله عنه قال : رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حين يكبر للصلوة يرفع يديه حتى يحاذى بهما فوق اذنيه۔

(طحاوی ص۲۵۳ ج۱، باب رفع اليدين فى افتتاح الصلوة الى اين يبلغ بهما ؟ رقم الحديث :۱۱۳۴)

(۷)......عن مالک بن الحويرث رضى الله عنه قال : رأيت النّبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى يحاذى بهما فروع اُذنيه۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۷ ج۲، الى أين يبلغ بيديه ؟ رقم الحديث :۲۴۲۷)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک یا کانوں کے قریب تک اٹھائے۔

[۱]......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال : ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حتى يحاذىَ بهما شحمة اذنيه۔

(مسند الامام اعظم (للحافظ ابى محمد الحارثى) ص۸۴۰ ج۲، رقم الحديث:۱۴۹۱۔مسند الامام اعظم مترجم ص۱۵۴)

(۲)......عن وائل رضی الله عنه : انه رأى النبی صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه فی الصلوة حتی یحاذی شحمة اذنیه۔(مسند الامام اعظم مترجم ص۱۵۴، باب افتتاح الصلوة)

(۳)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه رضی الله عنه : انه ابصر النبی صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلوة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه وحاذی بابهامَیْه اذنیه ثم کبر۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ج۱، باب رفع الیدین فی الصلوة ، رقم الحدیث :۷۲۳)

(۴)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قلت : لانظرن الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف یصلی ، قال : فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستقبل القبلة فکبر ‘ فرفع یدیه حتی حاذتا اذنیه ، الخ۔(ابوداؤد ص۱۰۵ج۱، باب رفع الیدین فی الصلوة ، رقم الحدیث :۷۲۴)

(۵)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه رضی الله عنه : قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع ابهامَیْه فی الصلوة الی شحمة اذنیه۔

(ابوداؤد ص۱۰۵ج۱، باب رفع الیدین فی الصلوة ، رقم الحدیث :۷۳۵)

(۶)......عن عبد الجبار بن وائل‘ عن ابیه رضی الله عنه قال : صلّیتُ خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فلمّا افتتح الصّلوة کبّر و رفع یدیه حتی حاذتا اُذنیه ، الخ۔

(نسائی ص۱۰۲ج۱، رفع الیدین حیال اذنین ، رقم الحدیث :۸۸۰)

(۷)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه رضی الله عنه : انه رأى النبی صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حتی تکاد ابهاماه تحاذی شحمة اذنیه۔

(نسائی ص۱۰۲ج۱، موضع الابهامین عند الرفع ، رقم الحدیث :۸۸۳)

(۸)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین یکبر للصلوة یرفع یدیه حیال اذنیه۔

(طحاوی ص۲۵۳ج۱، باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوة الی این یبلغ بهما ؟ رقم الحدیث :۱۱۳۲)

(۹)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : أتیت النبی صلی الله علیه وسلم ‘ فرأیته یرفع یدیه حذاء اذنیه اذا کبر ، الخ۔

(طحاوی ص۲۵۳ج۱، باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوة الی این یبلغ بهما ؟ رقم الحدیث :۱۱۳۶)

(۱۰)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۳)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قَالَ : كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا كَبَّر رفع يديه حتى نرى ابهاميه قريبا من اذنيه۔

(مسند احمد ص۶۳۱ ج۳۰، رقم الحديث:۱۸۷۰۲)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اٹھاتے کہ ہم آپ ﷺ کے دونوں

الصلوة يرفع يديه الى اذنيه ، الخ۔

(دارقطنی ص۲۹۳ ج۱، باب ذكر التكبير ورفع اليدين،الخ ، رقم الحديث :۱۱۰۹)

(۱۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : يا وائل بن حجر ! اذا صليت فاجعل يديک حذاء اذنيک والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها۔

(معجم طبرانی کبیر ص۱۸ ج۲۲، رقم الحديث:۱۴۴۹۷۔ مجمع الزوائد ص۲۷۲ ج۲، باب رفع اليدين فی ا لصلاة ، رقم الحديث:۲۵۹۴)

(۱۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه : انه ابصر النبی صلی الله علیه وسلم حين قام الى الصلوة رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه و حاذى ابهاميه اذنيه ثم كبر۔

(سنن کبری بیہقی ص۹۹ ج۲، باب من قال يرفع يديه حذو منكبيه ، رقم الحديث:۲۱۳۹)

(۱۳)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : قدمت المدينة فقلتُ : لانظرنَّ الى صلاة النّبی صلی الله علیه وسلم ' قال : فكبّر و رفع يديه ' حتى رأيت ابهاميه قريباً من اُذنيه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۶ ج۲، الى اين يبلغ يديه ؟ ، رقم الحديث:۲۴۲۵)

(۱۴)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه : انه رأى النبی صلی الله علیه وسلم رفع يديه حين دخل فی الصلوة كبر ، وصف همام : حيال اذنيه ، الخ۔

(مسلم ص۱۷۳ ج۱، باب وضع يده اليمنى على اليسرى الخ ، رقم الحديث :۴۰۱)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک یا کانوں کے قریب تک اٹھائے۔

انگوٹھے کانوں کے قریب دیکھتے۔[۱]

[۱]......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن البراء رضی الله عنه ' ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لا یعود۔

(ابوداؤد ص۳۰۰ ج۱، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ، رقم الحدیث:۷۴۸)

(۲)......عن البراء رضی الله عنه قال : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه۔(ابوداؤد ص۳۰۰ ج۱،باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ، رقم الحدیث:۷۴۹)

(۳)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کَبَّر لافتتاح الصلوة رفع یدیه ' حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ، ثم لا یعود۔

(طحاوی ص۲۹۹ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ رقم الحدیث:۱۳۱۳)

(۴)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کبر یرفع یدیه حتی نری ابهامیه قریبا من اذنیه۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح الخ ، رقم الحدیث:۱۱۱۳)

(۵)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلوة فکبر و رفع یدیه حتی ساوی بهما اذنیه ثم لم یعد۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح الخ ، رقم الحدیث:۱۱۱۹)

(۶)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیه ' حتّی کادتا تحاذیان اذنیه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۶ ج۲، الی این یبلغ یدیه ؟ ، رقم الحدیث:۲۴۲۶)

(۷)......کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کبّر رفع یدیه حتی یری ابهامه قریبا من اذنیه ، وفی روایة : وزاد قال : مرة واحدة ' ثم لا تعد لرفعها فی تلک الصلاة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۲، باب تکبیر الافتتاح و رفع الیدین، رقم الحدیث:۲۵۳۰/۲۵۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۷)......عن انس رضی الله عنه قال : كان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة كبَّر ' ثم رفع يديه يحاذی ابهاميه اذنيه ، الخ۔

(دارقطنی ص۳۰۰ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير ، رقم الحديث:۱۱۳۵)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اٹھاتے کہ دونوں انگوٹھے کانوں تک ہوتے۔

---

(۸)......قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلٰوة كبر و رفع يديه حتى كادتا تحاذيان اذنيه ثم لا يعود۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحديث:۱۶۹۱)

(۹)......قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين استقبل الصلٰوة حتى رأيت ابهاميه قريبا من اذنيه ثم لم يرفعهما ۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۹ ج۳، رقم الحديث:۱۶۹۲)

(۱۰)......ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلٰوة رفع يديه ثم لم يرفع حتى ينصرف، (مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحديث:۱۶۸۹)

(۱۱)......رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلٰوة رفع يديه حتى حاذى بهما اذنيه ثم لم يَعُد الى شيء من ذلك حتى فرغ من صلوته۔

(دارقطنی ص۲۹۵ ج۱، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح والركوع والرفع منه وقدر ذلك واختلاف الروايات ،كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۱۱۶)

(۱۲)......رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قام الى الصلٰوة فكبّر و رفع يديه حتى ساوى بهما اذنيه ثم لم يعد۔(حوالہ بالا ص۲۹۵، رقم الحديث:۱۱۱۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا' یا آپ ﷺ کا عمل نقل فرمایا کہ: آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے۔

حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۵)......عن حكم بن عمير رضى الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلّمنا اذا قمتم الى الصلوة فارفعوا ايديكم ' ولا تخالفوا آذانكم ثم قولوا : الله اكبر ، الخ۔

(طبرانی فی المعجم الکبیر ص۴۶ ج۲۲، رقم الحدیث:۳۱۹۰۔مجمع الزوائد ص۱۰۲ ج۲، باب رفع اليدين فى الصلوة ، رقم الحديث:۲۵۹۲)

ترجمہ:......حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ہمیں سکھلاتے تھے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، اور کانوں سے مخالفت نہ کرو، پھر کہو:'' الله اكبر، الخ۔

ہمارے اصحاب نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے

(٦)......عن ابى ميسرة قال : كان اصحابنا اذا افتتحوا الصلاة رفعوا ايديهم الى آذانهم ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۷ ج۲، الى أين يبلغ بيديه ؟ رقم الحديث :۲۴۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے اصحاب جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے۔

(۲):...... ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا

(۲):......ہاتھوں کوناف سے نیچے باندھنا

(۱)......عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۲۱ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے رکھا۔

(۲)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : السُّنَّة وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّة ۔ [۱] (ابوداؤد، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۷۵۲)

---

[۱]......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرة ۔(دارقطنی ص۲۸۶ ج۱، باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۰۸۹)

(۲)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُنَّة فی الصلوةِ وَضْعُ الیمین علی الشمالِ تَحْتَ السُّرَّة ۔(سنن کبری بیہقی ص۳۱ ج۲، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنة ، رقم الحدیث:۲۳۴۲)

(۳)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُنَّة فی الصلوةِ وَضْعُ الکف علی الکفّ تَحْتَ السُّرَّة ۔(سنن کبری بیہقی ص۳۱ ج۲، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنة ، رقم الحدیث:۲۳۴۱)

(۴)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُّنَّةِ فی الصلوة وَضْعُ الکف علی الکف تَحْتَ السُّرَّة ۔(مسند احمد ص۱۱۰ ج۱، رقم الحدیث:۸۷۵)

(۵)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : مِنْ سنَّة الصلوة وَضْعُ الایدی علی الایدی تَحْتَ السُّرر ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۴ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۶۶)

(۶)......عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ : ان مِنَ السُّنَّةِ فی الصلوة وَضْعُ الاکف علی الاکف تَحْتَ السُّرَّة ۔(کنز العمال ، وضع الیدین ، رقم الحدیث:۲۲۰۹۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(۳)......عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رحمه الله قَالَ : قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه : اَخْذُ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ [1]

(ابوداؤد، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلوة ، رقم الحديث:۷۵۶)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(۴)......عن علی رضی الله عنه قال : ثلا ثة من اخلاق الانبياء عليهم السلام : تعجيل الافطار ، وتاخير السحور ، ووضع الاكف تحت السرة فى الصلوة۔

(كنز العمال ، فصل : فى الموعظة المخصوصة بالترغيبات [الثلا ثى] ، رقم الحديث:۴۴۲۷۱)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اخلاق میں سے ہیں: (۱): افطار میں جلدی کرنا۔ (۲): سحری دیر سے کھانا۔ (۳): نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : ثلٰث من النبوة عليه السلام : تعجيل الافطار ، وتاخير السحور ، ووضع اليد اليمنى على اليسرى فى الصلوة۔

(محلی ابن حزم ص۳۲۰ ج۳، مسئلة لا يكبر الامام حتى يستوى من وراءه)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: (۱): افطار میں جلدی کرنا۔ (۲): سحری میں دیر کرنا۔ (۳): اور دوران نماز

[1]......محلی ابن حزم ص۳۰ ج۳۔ نیل الاوطار ص۲۰۳ ج۲۔

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(۵)......عن انس رضی الله عنه مثل هذا ایضا ، الا انه قال : من اخلاق النبوة ، و زاد تحت السرة۔(محلی ابن حزم ص۳۲۰ ج۳، مسئلة لا یکبر الامام حتی یستوی من وراء ه)

(۶)......عن ابراهیم قال : یضع یمینه علی شماله فی الصلاة تحت السرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۱ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نمازی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(۷)......عن حجاج بن حسان قال : سمعت ابا مجلز –أو سألته– قال : قلت : کیف اصنع ؟ قال : یضع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله ' ویجعلها أسفل من السرّة۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲۳ ج۳، وضع الیمین علی الشمال ، رقم الحدیث:۳۹۶۳)

ترجمہ:......حضرت حجاج بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت مجلز رحمہ اللہ سے سنا-یا فرمایا کہ: میں نے ان سے پوچھا- (میں قیام کی حالت میں ہاتھوں کو) کہاں رکھوں؟ آپ نے فرمایا کہ: دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے نچلے حصہ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر رکھ، اور ان کو ناف کے نیچے رکھو۔

(۸)......عن عقبة بن صهبان انه سمع علیا رضی الله عنه یقول فی قول الله عز و جل : ﴿فصلّ لربّک وانحر﴾ قال : وضع الیمنی علی الیسری تحت السرة۔

(التمهید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید ص۷۸ ج۲۰، تابع : لحرف العین)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن صہبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی کا ارشاد ﴿ فصلّ لربّک وانحر ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(۳):......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا نہ ٹیکنا

(۳):......سجدے سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا نہ ٹیکنا

(۱)......عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یعتمد الرجل علی یدیه اذا نهض فی الصلوۃ۔

(ابوداؤد ص۱۴۲ ج۱، باب کراهیة الاعتماد علی الید فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۹۹۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے نماز میں (دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت) دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔[۱]

(ابوداؤد ص۱۲۲ ج۱، باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه ؟ رقم الحدیث:۸۳۷)

---

[۱]......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد یضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(ترمذی، باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود ، رقم الحدیث :۲۶۸)

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(نسائی، باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجوده ، رقم الحدیث :۱۰۹۰)

(۳)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه ' واذا قام من السجود رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(ابن ماجہ، باب السجود ، رقم الحدیث :۸۸۲)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدے میں تشریف لے جاتے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ،اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔

(۳)......عن عبد الجبار بن وائل عن ابيه رضى الله عنه : ان النبى صلى الله عليه وسلم فذكر حديث الصلوة قال : فلمّا سجد وقعتا ركبتاه الى الارض قبل ان يقعا كفّاه ، قال همام : و نا شقيق حدثنى عاصم بن كليب عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل هذا ، وفى حديث احدِهما واكبر علمى انه فى حديث محمد بن جُحَادة : واذا نهض نهض على ركبتيه واعتمد على فخذه۔

(ابوداؤد ص۱۳۲ ج۱، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه ؟ رقم الحديث:۸۳۸)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:انہوں نے آپ ﷺ کی نماز کی حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ کے گھٹنے ہتھیلیوں سے پہلے زمین پر لگے۔

حضرت ہمام (رحمہ اللہ راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ: ہمیں حضرت شقیق رحمہ اللہ نے اور حضرت شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مجھے حضرت عاصم بن کلیب رحمہ اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے آپ ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے،اوران دونوں میں سے کسی ایک کی حدیث میں ہے،اور میرا زیادہ (رجحان اور) علم یہی ہے کہ وہ محمد بن جحادہ کی حدیث ہے کہ: جب آپ ﷺ اٹھتے تو گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں پر سہارا لیتے۔

(۴)......عن ابى جُحَيفة رحمه الله عن على رضى الله عنه قال : ان من السنة فى

الصلوة المکتوبة اذا نهض الرجل فی الرکعتین الاولیین ان لا یعتمد بیدیه علی الارض ' الا ان یکون شیخا کبیرا لا یستطیع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۳ ج۳، فی الرجل یعتمد علی یدیه فی الصلوة، رقم الحدیث:۴۰۲۰)

ترجمہ:...... حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ آدمی پہلی دو رکعتوں میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے، الا یہ کہ وہ بہت بوڑھا ہو، جسے اس کے بغیر اٹھنے کی ہمت ہی نہ ہو۔

(۴):.......تورک

قعدہ کی دو ہیئتیں ہیں: ایک: افتراش، دوسری: تورک۔

افتراش:.......یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا، اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا۔

تورک :...... کی دو صورتیں ہیں: پہلی صورت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں اس کے نیچے سے دائیں جانب نکال دے اور سرین پر بیٹھے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ: دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دے۔ (درس ترمذی ص۶۰ ج۲۔ تحفۃ الالمعی ص۸۶ ج۲)

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستفتح الصلوة بالتکبیر......وکان یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی۔ [۱]

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نماز اللہ اکبر کے ساتھ شروع فرماتے تھے......اور آپ ﷺ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں کھڑا رکھتے تھے۔

(مسلم ص۱۹۴ ج۱، باب ما یجمع صفة الصلوة وما یفتتح به ، الخ ، رقم الحدیث:۴۹۸)

(۲)......عن وائل بنِ حُجُر رضی الله عنه قَال : قدمتُ المدینة ، قلتُ : لانظُرَنَّ الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فلما جلس – یعنی للتشهد – افترش رِجْله الیسری و وضع یده الیسری – یعنی علی فخذه الیسری – ونصب رجله الیمنی۔

قال ابو عیسی : هذا حدیث حسن صحیح ، والعمل علیه عند اکثر اهل العلم۔

(ترمذی ص۶۵ ج۱، باب کیف الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۲۹۲)

---

[۱]......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایت ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں بھی آئی ہے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان النّبی صلی الله علیه وسلم ، اذا سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا ، وکان یفرش رِجله الیسری ، و ینصب رِجله الیمنی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۲ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی ، رقم الحدیث:۲۹۴۱)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ: میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے ضرور دیکھوں گا (میں نے دیکھا کہ) جب آپ ﷺ تشہد میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھا کر اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کی اکثریت کا اسی پر عمل ہے۔[۱]

(۳)......عن عبد الله بن قُسيط رضى الله عنه قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم ' يفترش اليسرى و ينصب اليمنى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۳ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی ، رقم الحدیث:۲۹۴۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ (تشہد میں بیٹھتے تو) اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں پر بیٹھتے۔

(۴)......عن رفاعة بن رافع رضى الله عنه (ان النبى صلى الله عليه وسلم قال

---

[۱]......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن وائل بُنِ حُجُر رضى الله عنه : ان النبى صلى الله عليه وسلم' جلس ' فثنى اليسرى و نصب اليمنى ،يعنى فى الصلاة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۲ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی، رقم الحدیث:۲۹۴۰)

(۲)......عن وائل بُنِ حُجُر رضى الله عنه قَال: صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم' فلما قعد و تشهد فرش قدمه اليسرى على الارض و جلس عليها۔

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنا بایاں پاؤں زمین پر بچھا لیا اور اس پر بیٹھ گئے۔ (سنن سعید بن منصور۔ادلة الحنفية من الاحاديث النبوية على المسائل الفقهية، ص۱۷۳)

للاعرابی)...............:اذا سجدت فمکن لسجودک ' فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری۔

(سنن کبری بیہقی ص۵۲۳ ج۲، باب تعیین القراء ة المطلقة فیما روینا بالفاتحة ، رقم الحدیث: ۳۹۴۹)

ترجمہ:......حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:(آپ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ)......: جب تم سجدہ کروتو اچھی طرح سجدہ کرو اور جب (تشہد سے) اٹھوتو اپنے بائیں ران (پاؤں) پر بیٹھو۔

(۵)......عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان ینصب الیمنی و یفترش الیسری۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۴ ج۲، یفترش الیسری و ینصب الیمنی ، رقم الحدیث:۲۹۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ (تشہد میں بیٹھتے تو) اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں پر بیٹھتے۔

آپ ﷺ نے تورک سے منع فرمایا

(۶)......عن انس رضی اللہ عنہ : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم : نھی عن الاقعاء والتورک فی الصلوة۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۷۳ ج۲، باب الاقعاء المکروہ فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۷۴۰)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں اقعاء اور تورک سے منع فرمایا ہے۔

اقعاء کی تعریف اور اقعاء کی ممانعت و مسنون ہونے کی احادیث میں تطبیق

تشریح:......''اقعاء'' نماز میں قعدہ کی حالت میں اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ دونوں کو لھے

زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے کردیئے جائیں۔ اس طرح بیٹھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس کو’’عقبة الشيطان ‘‘ سے تعبیر کیا گیا ہے:’’ وكان ينهى عن عقبة الشيطان ‘‘۔اورآپ ﷺ شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

(مسلم، باب ما يجمع صفة الصلاة .....وصفة الجلوس بين السجدتين ، رقم الحديث:۴۹۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: اقعاء شیطان کی ہیئت ہے۔

(۷)...... و عن علی قال : الاقعاء عقبة الشيطان‘‘۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحديث:۳۰۲۷)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ’’اقعاء‘‘ مسنون ہے۔[۱] اور بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے’’اقعاء‘‘ کرنا بھی نقل کیا گیا ہے۔[۲]

ان روایات میں تطبیق یہ ہے کہ: جن روایات میں سنیت کو بیان کیا گیا ہے وہاں’اقعاء‘ سے مراد یہ ہے کہ: دونوں کولھے ایڑیوں پر ہوں اور گھٹنے زمین پر،’’اقعاء‘‘ کا یہ طریقہ مکروہ

[۱]......عن عكرمة انّه سمع ابن عبّاس رضى الله عنهما يقول : الاقعاء فى الصلاة هو السّنة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحديث:۳۰۳۲)

[۲]......چندروایتیں یہ ہیں:

(۱)......عن جابر و ابى سعيد رضى الله عنهم : انهما يُقعيان بين السجدتين۔

(۲)......عن نافع ، عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : كان يقعى بين السجدتين۔

(۳)......عن عطية قال : رأيت العَبادلة رضى الله عنهم يُقعون بين السجدتين ، يعنى عبد الله بن الزبير ، وابن عمر ، وابن عباس رضى الله عنهم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۵ ج۲، من رخص فی الاقعاء ، رقم الحديث:۲۹۶۰/۲۹۵۹/۲۹۵۸)

نہیں، اقعاء کی ممانعت کی احادیث میں بعض میں: ''اقعاء کلب'' یعنی کتے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔[۱] (قاموس الفقہ ص۱۹۹ ج۲)

(۸)......عن سمرة رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم : نهی عن التورک والاقعاء ، الخ۔

(مجمع الزوائد ص۱۹۶ ج۲، باب الاقعاء والتورک فی الصلاة ، رقم الحدیث:۲۴۶۸)

ترجمہ:......حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں تورک اور اقعاء سے منع فرمایا ہے۔

(۹)......عن ابراهیم : انه کره الاقعاء والتورک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۶ ج۲، من کره الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۲۹۵۳۔

مصنف عبدالرزاق ص۱۹۱ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ اقعاء اور تورک کو مکروہ سمجھتے تھے۔

تورک نہ کرنا نماز میں سنت ہے

(۱۰)......عن عبد الله بن عبد الله رضی الله عنه انه اخبره : انه کان یری عبد الله بن عمر یتربع فی الصلوة اذا جلس ، ففعلتُه وانا یومئذ حدیث السنِّ ، فنهانی عبد

---

[۱]......دو روایتیں یہ ہیں:

(۱)......عن ابن لبیبة : ان ابا هریرة رضی الله عنه قال له : ایّاک والحبوة الکلب والاقعاء ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۰ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۶)

(۲)......عن قتادة قال : اذا صلّی احدکم فلا یُقعِیَنَّ اقعاء الکلب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۹۰ ج۲، باب الاقعاء فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۰۲۵)

الـلـه بن عمر، وقال : انما سنة الصلوة : ان تَنصبَ رِجُلک الیمنی وتَثْنِیَ الیسری ، فقلت انک تفعل ذلک ؟ فقال انّ رِجلیّ لا تَحمِلا نی۔

(بخاری ص۱۱۴ج۱، باب سنة الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۸۲۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ:وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تھے کہ جب آپ (قعدہ میں) بیٹھتے تو چوکڑی مار کر بیٹھتے (فرماتے ہیں کہ) میں ابھی بالکل نوعمر تھا ، میں بھی ایسا کرنے لگا،حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے روکا، اور فرمایا کہ: نماز میں سنت یہ ہے کہ (بیٹھنے میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں پھیلا دو، میں نے کہا کہ: آپ تو اس طرح کرتے ہیں (یعنی چوکڑی مارتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

(۱۱)......عـن عبـد الـله– وهو ابن عبد الله بن عمر رضی الله عنهم– عن ابیه قال : مـن سـنة الـصـلـوة ان تَنصب القدم الیُمنی واسُتِقبالُه باصابعِها القبلة و الجلوسُ علی الیسری۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: نماز کی سنت میں سے ہے کہ (تشہد میں) دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب کر لے، اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے۔[۱]

(نسائی ص۱۷۳ج۱، باب الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد ، رقم الحدیث:۱۱۵۹)

[۱]......عـن عبـد الـلـه بـن عبد الله بن عمر رضی الله عنهم عن ابیه انه قال : ان من سنة الصلوة ان تُضجِع رِجلک الیسری وتنصب الیُمنی۔

(نسائی ص۱۳۰ج۱، باب کیف الجلوس للتشهد الاول ، رقم الحدیث:۱۱۵۸)

نماز میں قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ

نماز میں کندھے سے کندھے ملانے کی احادیث۔ الصاق اور الزاق کے مجازی معنی مراد ہے یا حقیقی؟ احادیث میں بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ اور بخاری شریف کی روایت۔ قدم سے قدم ملانے والے کے نزدیک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں۔ اٹھارہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے پیروں کو دوسرے نمازی کے پیروں کو ملا کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، وغیرہ امور پر مشتمل مختصر و مفید اور قابل مطالعہ رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

نماز میں کندھے سے کندھے ملانے کی احادیث

بکثرت روایات میں صفوں کی ترتیب اور صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں کندھے سے کندھا ملانے کا ذکر ہے، جیسے:

(۱)......عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : صفوا كما تصف الملائكة عند ربهم ، قالو يا رسول الله ! كيف تصف الملائكة عند ربهم ؟ قال : يقيمون الصفوف و يجمعون بين مناكبهم۔

(معجم الاوسط ص۲۰۴ ج۹، رقم الحديث:۸۴۴۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم صفوں میں اس طرح کھڑے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ صفوں کو سیدھی رکھتے ہیں اور کندھوں کو کندھوں سے ملاتے ہیں۔

(۲)......عن انس بن مالك رضى الله عنه ‘ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : رُصُّوا صفوفكم ‘ وقاربوا بينها ‘ وحاذوا بالاعناق ، الخ۔

(ابوداؤد ص۱۱۳ ج۱، باب تصوية الصفوف ، رقم الحديث:٦٦٥)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو، اور ایک صف کو دوسری صف کے نزدیک رکھو

(یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو) اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔

تشریح:......''حاذوا بالاعناق''اور''حاذوا بین المناکب''یعنی نمازیوں کے مونڈھوں اور گردنوں کے درمیان محاذات ہونی چاہئے، آگے پیچھے نہ ہوں۔

اور''حاذوا بالاعناق''کا دوسرا مطلب یہ بھی لکھا ہے کہ: سب نمازی ہموار زمین میں کھڑے ہوں جگہ میں اونچ نیچ نہ ہونی چاہئے کہ بعض بلند جگہ پر کھڑے ہوں اور بعض پست (یعنی نیچی جگہ پر)۔(الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ص ۱۸۷ ج ۲)

(۳)......عن انس بن مالک رضی الله عنه ' عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : راصُّوا صفوفکم ' وقاربوا بینها ' وحاذوا بالاعناق ، فوالذی نفس محمد (صلی الله علیه وسلم) بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الحذف۔(نسائی، باب حث الامام علی رص الصفوف والمقاربة بینها ، رقم الحدیث:۸۱۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور قریب قریب کھڑے ہو، اور گردنیں ایک دوسرے کے برابر رخ پر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہے، گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے۔

(۴)......نعمان بن بشیر رضی الله عنه یقول : اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الناس بوجهه فقال :" اقیموا صفوفکم " ثلا ثا " والله لتقیمن صفوفکم ' أو لیخالفن الله بین قلوبکم " قال : فرأیت الرجل یلزق منکبیه بمنکب صاحبه ، ورکبته برکبة صاحبه وکعبه بکعبه۔

(ابوداؤد ص ۱۱۳ ج ۱، باب تصویة الصفوف ، رقم الحدیث:۶۶۰)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ

ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر کرلو۔ اللہ کی قسم یا تو اپنی صفوں کو برابر کرلو، ورنہ اللہ تعالی تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (اس کے بعد) میں نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے کندھے سے کندھا' گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہو جاتا تھا۔

(۵)......ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اقیموا الصفوف ' وحاذوا بین المناکب ، الخ۔ (ابوداؤد ص۱۱۳ ج۱، باب تصویة الصفوف ، رقم الحدیث:٦٦٤)

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی قائم کرو، اور کندھوں کو کندھوں کے مقابل رکھو۔

صفوں کو درست کرلو اور کندھوں کو برابر کرلو

(٦)......عن مالک ابن ابی عامر الانصاری : انّ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان یقول فی خطبتہ اذا قامت الصلوۃ : فاعدلوا الصفوف وحا ذوا بالمناکب ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت مالک ابن ابی عامر انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں جب نماز کھڑی ہوتی تو فرماتے تھے کہ: صفوں کو درست کرلو اور کندھوں کو برابر کرلو، الخ۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۷۳، باب التّسویة الصف ، رقم الحدیث:۹۸)

بعض روایات میں قریب قریب کھڑے رہنے کا حکم ہے

(۷)......عن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال : خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فقال : الا تصفون کما تصف الملا ئکة عند ربھم ، قالوا و کیف تصف الملا ئکة

عند ربهم ؟ قال : يتمون الصف الاول ثم يتراصون فی الصف۔

(نسائی، باب الحث علی رص الصفوف والمقارنة بينها ، رقم الحديث:۸۱۷)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا: تم صفوں میں اس طرح کھڑے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ پہلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے: ''یتمون الصفوف المقدمة و يتراصون''۔

(ابوداؤد ص۱۱۳ ج۱، باب تصوية الصفوف ، رقم الحديث:۶۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ قدم بہت قریب کرتے نہ بہت دور

(۸)......كان ابن عمر رضی الله عنهما : لا يفرج بين قدميه ولا يمس احداهما بالاخری ، ولكن بين ذلک لا يقارب ولا يباعد۔

(المغنی ص۱۱ ج۲، فصل ترک شئی من سنن الصلوة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کے درمیان نہ کشادگی کرتے تھے، نہ ایک قدم کو دوسرے قدم سے ملاتے تھے، بلکہ اس کے درمیان درمیان رکھتے تھے، نہ بہت قریب کرتے تھے نہ بہت دور۔

بعض روایات میں مطلق سیدھے رہنے کا حکم ہے

(۹)......عن ابی مسعود رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يمسح مناكبنا فی الصلوة ويقول : استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں کو پکڑتے اور فرماتے: سیدھے رہو اور مختلف نہ رہو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہوجائیں گے۔ (مسلم ص۱۸۱ ج۱، باب تصویة الصفوف واقامتها، رقم الحديث:۴۳۲)

نماز میں بدن کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

(۱۰)......عن ابی حمید ن الساعدی رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ، الخ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی وصف الصلوة ، رقم الحديث:۳۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اچھی طرح کھڑے ہوتے۔ (نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی سر کو اٹھا کر اور تان کر رکھتے، بلکہ عام حالات میں جو کیفیت ہوتی وہ ہوتی)۔

تشریح:......عام حالات میں کیا پاؤں کو چوڑا رکھا جاتا ہے؟ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں بھی عام حالات کی طرح قدم کو چوڑا نہیں رکھنا چاہئے۔

الصاق اور الزاق کے مجازی معنی مراد ہیں یا حقیقی؟

قدم سے قدم ملانے والے حضرات جو حدیث پیش کرتے ہیں اس میں دو لفظ آتے ہیں: (۱): الصاق، (۲): الزاق۔ ان دونوں لفظوں کے دو معنی ہیں:

(۱):......حقیقی: یعنی مکمل طور پر ملانا اور چپکانا۔

(۲):......مجازی ملانا کچھ فاصلہ کے ساتھ۔

اب دیکھنا ہے کہ یہاں حقیقی معنی مراد ہیں یا مجازی؟ متعدد دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مجازی معنی مراد ہے، یعنی قریب کھڑا ہونا اور درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو کہ اس میں

ایک آدمی کی گنجائش ہو،اور صفوں کو ٹھیک کرنا۔

جوتوں کو دائیں، بائیں نہ رکھے

(۱۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : اذا صلی احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ، ولا عن يساره فتكون عن يمين غيره ، الا ان لا يكون علی يساره احد ، و ليضعهما بين رجليه۔

(ابوداؤد، باب المصلی اذا خلع نعليه ، اين يضعهما ؟ رقم الحديث:۶۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتے اتار کر نہ داہنی طرف رکھے اور نہ بائیں طرف، کیونکہ دوسرے نمازی کے لئے وہ داہنی طرف ہے، ہاں اگر کوئی بائیں طرف نہ ہو (تو بائیں طرف رکھ لے) اور (بہتر یہ ہے کہ) اپنے جوتوں کو دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے۔

(۱۲)......عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: اذا صلی احدكم فخلع نعليه ، فلا يؤذ بهما احدا ، ليجعلُهما بين رجليه ، أو لِيُصل فيهما۔(ابوداؤد، باب المصلی اذا خلع نعليه ، اين يضعهما ؟ رقم الحديث:۶۵۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے اتار لے، اور کسی کو اپنے جوتوں کی وجہ سے تکلیف نہ دے، بلکہ ان کو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے، یا پھر جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجازی معنی مراد ہے حقیقی معنی مراد نہیں، اس لئے کہ:

(۱)......دو مصلیوں کے پاؤں کے درمیان کچھ فاصلہ ہونا چاہئے ،اس لئے کہ اگر الزاق کو اپنے حقیقی معنی پر محمول کریں تو جوتے رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، پھر تو آپ ﷺ یوں فرماتے کہ: دائیں بائیں جوتا مت رکھو، کیونکہ جگہ نہیں۔

(۲)......احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں کندھوں اور گھٹنوں کا سیدھا اور برابر رکھنا بھی ضروری ہے، اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ الزاق کو اپنے مجازی معنی پر محمول کریں، ورنہ کندھوں کو سیدھا رکھنا محال ہے جب کہ مختلف قد کے لوگ نماز میں کھڑے ہوں تو کندھوں اور گھٹنوں کو کیسے ملا سکتے ہیں؟

(۳)......الزاق الکعب بالکعب کا حکم صرف حالت قیام کے لئے ہے یا رکوع اور سجدہ کے لئے بھی ہے۔ اگر رکوع اور سجدہ کے لئے بھی ہے تو قدم سے قدم ملانے والے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر رکوع اور سجدہ کے لئے نہیں تو اس نفی کی کیا دلیل ہے؟ اس سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ الزاق سے حقیقی معنی مراد نہیں۔

(۴)......قدم سے قدم ملانے والے حضرات جب اکیلے نماز پڑھتے ہیں تب بھی وہ پاؤں کو کشادہ رکھتے ہیں، اس کی کیا دلیل ہے؟ الزاق کا حکم تو صف کے بارے میں ہے۔ اگر منفرد کے لئے بھی الزاق کا حکم ثابت ہو تو احادیث پیش کی جائیں۔

(۵)......قدم سے قدم ملانے کے قائل امام حضرات بھی کشادہ قدم رکھتے ہیں، یہاں الزاق کا کیا معنی؟ اور یہاں کس سے قدم ملاتے ہیں؟

تنبیہ:...... یہاں دو وضاحتیں ضروری ہیں: ایک تو یہ کہ: قدمین (پیروں) کی مذکورہ کیفیت میں تنہا نماز اور جماعت کی نماز کے درمیان فرق کہیں منقول نہیں ہے، لہذا جماعت کی صورت میں اور صف بندی کی صورت میں بھی یہی کیفیت رہے گی (جیسا کہ علامہ انور شاہ

صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے)

دوسری وضاحت یہ ہے کہ: پیروں کی کیفیت کی بابت روایات میں دو لفظ آئے ہیں: صف اور مراوحہ۔ یہاں صف کا مفہوم پیروں کا ایک دوسرے سے ملا ہوا ہونا، اور مراوحہ کا ایک دوسرے سے فاصلہ- ذکر و اختیار کیا گیا ہے- جبکہ واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم کچھ اور بھی آیا ہے جس کی وجہ سے اشکال بھی ہوا ہے اور اس کو حل بھی کیا گیا ہے۔

صورت یہ ہے کہ صف کا ایک مفہوم تو وہ ہے جس کا ذکر کیا گیا، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ پیروں کا اس طرح سیدھا رہنا اور رکھنا کہ کوئی حرکت اور ردو بدل نہ ہو، اس کا تذکرہ آثار میں ابن زبیر اور بعض دوسرے حضرات سے متعلق آیا ہے۔

اسی طرح مراوحہ کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ پیروں کو اس طرح رکھنا کہ کبھی ایک سیدھا اور تنا ہوا ہو اور دوسرا ڈھیلا، اور کبھی دوسرا زمین پر تنا ہو اور پہلا ڈھیلا ہو، جس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک کو زمین پر رکھ کر دوسرے کو دوسرے پیر پر یا اس کے کچھ حصے پر رکھ لیا جائے، اس کیفیت کا تذکرہ آثار میں بھی کچھ زیادہ ہے، اور فقہاء حنفیہ نے بھی اس کا تذکرہ کافی کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۶ تا ۵۰ ج ۲۔ فیض الباری ص ۲۳۷ ج ۲۔ معارف السنن ص ۲۹۸ تا ۳۰۰۔ بذل المجہود ص ۳۷۵ ج ۴۔ الفیض السمائی ص ۲۸۷ ج ۱۔ مسائل نماز احادیث اور آثار کی روشنی میں ص ۳۶۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۱۱۷ ج ۲)

احادیث میں بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے

احادیث میں جس طرح اقامت صفوف اور اعتدال صفوف کا ذکر ہے، اسی طرح بدن کو سیدھا رکھنے کا بھی حکم ہے، اور بدن کا سیدھا رکھنا صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ

الزاق کومجازی معنی پرمحمول کیا جائے۔

پاؤں چوڑے رکھنے پرابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خلاف سنت کا فتوی

(۱۳)......خرج عبد الله رضی الله عنه من داره الی المسجد ' فاذا رجل یصلی صافّا بین قدمیه ، فقال عبد الله : اما هذا فقد اخطأ السنة ' ولو راوح بین قدمیه کان احب الی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۶ ج۵، من کان یراوح بین قدمیه فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۵۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے مکان سے مسجد تشریف لائے ، ایک آدمی اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کے پاؤں چوڑے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سنت میں غلطی کی (یعنی سنت طریقے کے خلاف کھڑا ہوا ہے)مجھ یہ پسند ہے کہ وہ مراوحہ کرلیتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے

(۱۴)......عن نافع ان ابن عمر رضی الله عنهما کان لا یُفرِسخ بینهما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۶۴ ج۲، باب التحریک فی الصلوة ، رقم الحدیث:۳۳۰۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاؤں کو پھیلا کر نہیں کھڑے ہوتے تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں پیروں کو پھیلا کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

(۱۵)......عن عیینة بن عبد الرحمن قال : کنت مع ابی فی المسجد ' فرأی رجلا یصلی صافّا بین قدمیه ، فقال : الزق احداهما بالاخری ، لقد رأیت فی هذا

المسجد ثمانية عشر من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم، ما رأيت احدا منهم فعل هذا قط۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۷ ج ۵، من كان يراوح بين قدميه فی الصلوة ، رقم الحديث:۷۱۳۶)

ترجمہ:......حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد میں تھا، تو ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے قدم چوڑے کر رکھے ہیں (یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ ہے) تو میرے والد صاحب نے اس سے فرمایا کہ: ایک پاؤں کو دوسرے سے ملادو (یعنی قریب کردو) میں نے اس مسجد میں اٹھارہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے کسی نے اس طرح کا فعل کبھی نہیں کیا، (یعنی وہ حضرات پیروں کو چوڑا کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے)۔

نوٹ :......''مسائل نماز'' ص ۳۶ / (از: حضرت مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی مدظلہ) میں اس روایت میں کتابت کی غلطی سے چودہ صحابۂ کرام کا ذکر آ گیا ہے، جبکہ اصل کتاب میں اٹھارہ کا عدد ہے۔

قدم سے قدم ملانے کا مسئلہ اور بخاری شریف کی روایت

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''بخاری شریف'' میں باب قائم فرمایا ہے: ''باب الصاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف'' اور اس باب کے تحت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ''رأيت الرجل يلزق كعبه بكعب صاحبه''۔ اس تعلیق کی اصل ''ابوداؤد شریف'' میں ہے۔

اس تعلیق میں ایڑی ملانے کا حکم ہے، اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

(۱۶)......عن أنس رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اقمیوا صفوفکم ، فانی اراکم وراء ظهری ، وکان احدنا یلزق منکبیه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه۔

(بخاری، باب الصاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف ، رقم الحدیث:۷۲۵)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صفوں کو سیدھی کرو، اس لئے کہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھ لیتا ہوں، اور ہم میں سے کوئی اپنے کندھے کو ساتھی کے کندھے سے اور اپنے قدم کو ساتھی کے قدم سے ملانے لگے۔

اس حدیث میں ایک بات تو غور کرنے کی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صرف اتنا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم اپنے کندھے کو ساتھی کے کندھے سے اور اپنے قدم کو ساتھی کے قدم سے ملانے لگے۔

قدم سے قدم ملانے والے کے نزدیک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں

اس حدیث میں اور نہ تو کسی اور حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد موجود نہیں کہ قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملاؤ۔ یہ تو حضرات صحابہ کا عمل حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا ہے۔ اور قدم سے قدم ملانے والے حضرات کے نزدیک تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل حجت نہیں، اس لئے یہ حدیث ان کے کام کی نہیں اور نہ ان کی دلیل بن سکتی ہے۔

نواب صاحب بھوپالی لکھتے ہیں: ’’**وقول الصحابی لا تقوم حجة**‘‘۔

یعنی صحابی کے قول سے حجت نہیں قائم ہوتی ہے۔ (الروضۃ الندیۃ ص ۱۴۱ ج ۱)

عام صحابہ کے بارے میں تو کیا حضرات خلفاء راشدین کے عمل کو بھی حجت نہیں

مانتے۔مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری ''علیکم بسنتی'' کی کیسی عجیب تاویل کرتے ہیں:

''لیس المراد بسنة الخلفاء الراشدین الا طریقتھم الموافقة لطریقته صلی الله علیه و سلم''۔(تحفۃ الاحوذی ص۳۶۹ ج۱)

روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں: قدم ملانا' ٹخنا ملانا' کندھا ملانا' ۔ان سب پر عمل ممکن نہیں، اس لئے کہ ان تمام الفاظ کا مجازی معنی ہی مرادلیا جاسکتا ہے، کہ سب احادیث کا مقصد قرب ہے کہ قدم بھی قدم سے قریب ہو، ٹخنا بھی ٹخنا سے قریب ہو، اور کندھا بھی کندھے سے قریب ہو کہ درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ رکھا جائے۔

یہ ممکن نہیں کہ صف میں ٹخنا' قدم اور کندھا برابر ملا کر کوئی کھڑا ہو سکے، اسی لئے محدثین نے صراحت فرمائی ہے کہ مقصود صف کو سیدھا کرنے کا اہتمام کرنا ہے، اور ان الفاظ سے مبالغہ مقصود ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ: المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف و سد خلله۔(فتح الباری ص۲۱۱ ج۱)

امامت کے تین مسائل

اوران کے دلائل

اس مختصر رسالہ میں امامت کے متعلق درج ذیل تین مسائل' پراحادیث اورآ ثار جمع کئے گئے ہیں:

(۱)......نابالغ کی امامت جائزنہیں۔

(۲)......نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے۔

(۳)......امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوئی۔

اس مختصر رسالہ میں بکثرت احادیث وآ ثار سے مسائل کو مدلل وواضح کیا گیا ہے، مختصرو مفیدرسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

امامت ایک عظیم الشان منصب ہے، اس کی ذمہ داری بھی بڑی اہم ہے، امامت کے مسائل بھی بطور خاص ائمہ کو سیکھنے اور مطالعہ میں رکھنے چاہئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن وحدیث سے جن مسائل کا استنباط فرمایا ہے، وہ آپ کی خداداد مجتہدانہ بصیرت پر شاہد عدل ہیں۔ مگر یہ اعتراض کہ احناف کے پاس نقلی دلائل نہیں ہیں، یہ بھی ایک پروپیگنڈا ہے۔ راقم نے تقریباً پچاس مسائل پر مختصر رسالہ کی شکل میں نقلی دلائل کے جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، یہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، اس میں تین مسائل پر احادیث وآثار جمع کئے گئے ہیں:

(۱)......نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

(۲)......نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے۔

(۳)......امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوئی۔

اس رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ الحمد للہ احناف کا دامن دلائل نقلیہ سے پُر ہے، اور الحمد للہ اکثر مسائل پر احادیث نبویہ وآثار صحابہ ہی سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مسائل کو مدون فرمایا ہے۔

اللہ تعالی اس مختصر محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور امت مسلمہ کو قرآن وحدیث کا صحیح فہم نصیب فرما کر اہل سنت والجماعت کے زمرہ میں رہتے ہوئے زندگی گذارنے کی توفیق مرحمت فرمائے، اور غلط راہ اور گمراہ کن عقائد ونظریات سے حفاظت فرما کر دین اسلام پر بلکہ کامل ایمان اور کامل سنت پر موت عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱)......نابالغ کی امامت جائز نہیں

(۱)......نابالغ کی امامت جائز نہیں

شریعت نے بچوں کو صف میں آگے نہیں رکھا' تو ان کو امام کیسے بنایا جائے

(۱)......قال ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ : ألا اُحدِّثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال : فأقامَ الصلاۃ ' فصفّ الرّجال وصف الغِلمان خلفھم ثم صلی بھم الخ۔(ابوداؤد، بابُ مقام الصِّبیان من الصّف ، رقم الحدیث:۶۷۵)

ترجمہ:......حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کیا میں تمہارے سامنے نبی کریم ﷺ کی نماز بیان نہ کروں؟ فرماتے ہیں: انہوں نے نماز (کی تیاری کے لئے صف) کھڑی کی (یعنی صف بنائی ،تو پہلے) مردوں کی پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنائی، پھر ان کو نماز پڑھائی۔

تشریح:......آپ ﷺ نے صف کی ترتیب میں بچوں کو پیچھے رکھا، جب کہ شریعت مطہرہ نے بچوں کو صف میں آگے رکھنا پسند نہیں کیا تو ان کو امام بنانا کیسے گوارہ کرے گی؟

(۲)......عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یتقدم الصفَّ الاول اعرابیّ ' ولا اعجمیّ ولا غلام لم یحتلم۔

(دارقطنی ص۲۸۵ ج۱، بابُ من یصلح ان یقوم خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۰۷۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دیہاتی ' عجمی اور نابالغ لڑکا پہلی صف میں آگے نہ بڑھے۔

تشریح:...... دیہاتی اور عجمی جو تعلیم یافتہ نہ ہوں، اور ضرورت کے وقت امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے' وہ پہلی صف میں آگے نہ کھڑے ہوں، ظاہر ہے کہ ایسے کم تعلیم یافتہ امام کب بن سکتے ہیں، اور ضرورت کے وقت نماز کب پڑھا سکتے ہیں، گویا ان میں امامت

کی صلاحیت نہیں، اسی طرح بچہ بھی امام نہیں بن سکتا۔

(۳)......عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه : كان اذا رأى غلاما فى الصف اخرجه۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۰ ج۳، اخراج الصبيان من الصف ، رقم الحديث:۴۱۹۲)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی بچے کو (پہلی) صف میں دیکھتے تو اسے نکال (کر پیچھے صف میں بھیج) دیتے۔

(۴)......ان حذيفة رضى الله عنه : كان يفرق بين الصبيان فى الصف – أو قال –: فى الصلاة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۰ ج۳، اخراج الصبيان من الصف ، رقم الحديث:۴۱۹۳)

ترجمہ:......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صف میں سے بچوں کو علیحدہ کر دیتے تھے۔(راوی کو شک ہے کہ: صف کا لفظ استعمال فرمایا یا نماز کا)۔

(۵)......عن ابن صهيب قال : كان زِرّ ' و ابو وائل : اذا رأونا فى الصف و نحن صبيان اخرجونا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۹ ج۳، اخراج الصبيان من الصف ، رقم الحديث:۴۱۹۰)

ترجمہ:......حضرت ابن صہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت زر اور حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہما جب ہمیں (پہلی یا درمیانی) صف میں دیکھتے' جبکہ ہم بچے تھے تو ہمیں نکال (کر پیچھے صف میں بھیج) دیتے۔

(٦)......عن عبد الله بن عُكَيم انه كان اذا رأى صبيا فى الصف اخرجه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۹ ج۳، اخراج الصبيان من الصف ، رقم الحديث:۴۱۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ جب بچے کو (پہلی یا درمیانی) صف میں

دیکھتے تو نکال (کر پیچھے صف میں بھیج) دیتے۔

بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ اس پر اللہ تعالی کے حدود جاری ہوں

(۷)......عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال : لا یؤمّ الغلام حتی تجب علیہ الحدود۔(منتقی الاخبار مع شرحہ نیل الاوطار ص۱۷۶ج۳، رقم الحدیث:۱۰۹۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ اس پر اللہ تعالی کے حدود جاری ہوں۔(یعنی بالغ ہو جائے)

بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے

(۸)......عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : لا یؤمّ الغلام حتی یحتلم ، ولیؤذن لکم خیارکم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۸۷ج۱، باب فضل الاذان ، رقم الحدیث:۱۸۷۲۔کنز العمال ، فصل فی آداب الامام ، رقم الحدیث:۲۲۸۵۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: بچہ امامت نہ کرائے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے ،اور تمہارا مؤذن بہتر آدمی ہونا چاہئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نابالغ کی امامت سے منع فرمایا

(۹)......عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : نهانا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ : ان نؤمّ الناس فی المصحف و نهانا ان یؤمّنا الا المحتلم۔

(کنز العمال ص۲۶۳ج۸، فصل فی آداب الامام ، رقم الحدیث:۲۲۸۳۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: امیر المؤمنین حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ: ہم قرآن کریم میں دیکھ کر لوگوں کی امامت کریں،اوراس سے منع فرمایا کہ: ہماری امامت بالغ کے علاوہ کوئی اور کرے۔

نابالغ امامت نہ کرائے

(۱۰)......عن عمر بن عبد العزیز رحمه الله قال : لا یؤمّ من لم یحتلم ، وقاله عطاء بن ابی رباح ویحی بن سعید۔

(المدونۃ الکبری ص۸۵ ج۱، باب الصلوة بالامامة بالرجل الواحد والاثنین)

ترجمہ:......حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نابالغ امامت نہ کرائے۔

حضرت ابن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت یحی بن سعید رحمہما اللہ کا بھی یہی قول (ومسلک) ہے۔

(۱۱)......عن عطاء رحمه الله قال : لایؤمّ الغلام الذی لم یحتلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۹۸ ج۱، باب هل یؤمّ الغلام ولم یحتلم ؟ رقم الحدیث:۳۸۴۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نابالغ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہ کرائے۔

(۱۲)......عن عطاء و عمر ابن عبد العزیز رحمهما الله قالا : لایؤمّ الغلام قبل ان یحتلم فی الفریضة ولا غیرها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۶ ج۳، فی امامة الغلام قبل ان یحتلم ، رقم الحدیث:۳۵۲۴)

ترجمہ:......حضرت عطاء اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: نابالغ بچہ بالغ ہونے سے پہلے فرائض اور غیر فرائض (نوافل وغیرہ) کی امامت نہ کرائے۔

(۱۳)......عن الشعبی رحمه الله قال : لایؤمّ الغلام حتی یحتلم۔

ترجمہ:......حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نابالغ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہ کرائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۶ ج۳، فی امامة الغلام قبل ان یحتلم ، رقم الحدیث:۳۵۲۵)

(۱۴)......عن مجاهد رحمه الله قال : لایؤمّ غلام حتی یحتلم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۶ ج۳، فی امامة الغلام قبل ان یحتلم ، رقم الحدیث:۳۵۲۶)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نابالغ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہ کرائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نابالغ کی امامت کو مکروہ سمجھتے تھے

(۱۵)......عن ابراهيم رحمه الله قال : كانوا يكرهون ان يؤمّ الغلام حتى يحتلم۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرات (صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ) اس کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نابالغ بچہ بالغ ہونے سے پہلے امامت کرائے۔ (المدونۃ الکبری ص۸۵ ج۱، باب الصلوة بالامامة بالرجل الواحد والاثنين)

(۱۶)......عن ابراهيم رحمه الله انه كره ان يؤمّ الغلام حتى يحتلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۹۸ ج۱، باب هل يؤمّ الغلام ولم يحتلم ؟ رقم الحديث:۳۸۴۶)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نابالغ بچہ بالغ ہونے سے پہلے امامت کرائے۔

نابالغ کی امامت پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ناراضگی

(۱۷)......عن ابن جريج قال : اخبرني ابراهيم ان عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز اخبره : ان محمد بن ابی سويد اقامه للناس ' وهو غلام بالطائف في شهر رمضان

یـؤمُّهم ‘ فکتب بذالک الی عمر یبشِّره ‘ فغضب عمر ‘ وکتب الیه : ما کان نَوُلُک ان تقدِّم للناس غلاما لم تجب علیه الحدود۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۹۸ ج۱، باب هل یؤمّ الغلام ولم یحتلم ؟ رقم الحدیث:۳۸۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے خبر دی کہ: انہیں حضرت عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رحمہما اللہ نے بتلایا کہ: انہوں نے طائف میں رمضان کے مہینہ میں محمد بن ابی سوید کو‘ جو ابھی نابالغ لڑکے تھے، لوگوں کی امامت لئے کھڑا کیا، پھر یہ قصہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خوشخبری سنانے کے لئے لکھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ناراض ہوئے اور انہیں لکھا کہ: تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ تم لوگوں کی امامت کے لئے ایسے لڑکے کو آگے کرو جس پر ابھی حدود اجب نہیں ہوئیں۔

(۲)......نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے

(۲)......نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے

(ا)......عن رفاعة بن رافع رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم– فقص هذ الحدیث– قال فیه : فتوضأ کما امرک الله ' ثم تشهَّدُ ' فَأَقِم ثم کبِّر ' فاِنْ کان معک قرآن فاقْرأ به ' والا فاحمَدِ الله عز وجل وکبِّره وهلِّلْهُ ، وقال فیه : و ان انتقصت منه شیئا انتقصت من صلا تک۔

(ابوداؤدص۱۲۵اج، بابُ صلوة من لا یُقیمُ صُلبَهُ فی الرّکوع والسّجود ، رقم الحدیث:۸۶۰۔

ترمذی ص۱۲۵اج، بابُ ما جاء فی وصف الصلوة ، رقم الحدیث:۳۰۲۔

نسائی ص۱۲۵اج، باب الرخصة فی ترک الذکر فی السجود ، رقم الحدیث:۱۱۳۷)

ترجمہ:......حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے یہ حدیث (اعرابی کی نماز والی) بیان کی ،اس حدیث میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے ویسے وضوکرو' پھر اذان کہو' پھر نماز کے لئے کھڑے ہوجاؤ' پھر تکبیر تحریمہ کہو' پھر جوقرآن یاد ہووہ پڑھو،(اور اگر یاد نہ ہوتو)اللہ تعالی کی حمد بیان کرو'اوراس کی تکبیروتہلیل کرو،(یعنی:الحمد الله ' الله اکبر ' لا الله الا الله' کہو)۔

تشریح :......اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ حکم نہیں دیا کہ قرآن یاد نہ ہوتو کوئی بات نہیں دیکھ کر پڑھ لیا کرو، بلکہ اورتسبیحات کے پڑھنے کا حکم ارشادفرمایا۔

(۲)......عن عبد الله بن ابی اوفی رضی الله عنه قال : جاء رجل الی النّبی صلی الله علیه وسلم فقال : انّی لا استطیع ان آخُذَ من القرآن شیئا ' فعلِّمْنِی ما یُجزِئُنِی منه ، فقال : قل : سبحان الله ' والحمد لله ' ولا اله الا الله ' والله اکبر ' ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ، قال : یا رسول الله ! هذا لله ' فما لی؟ قال : قل :

اللهم ارحمنی وارزقنی وعافنی واهدنی ، فلما قام قال : هکذا بیده ، فقال : رسول الله صلی الله علیه وسلم : امّا هذا فقد ملأ یده من الخیر۔

(ابوداؤد ص۱۲۱ ج۱، بابُ ما یُجزئ الامیَّ والاعجمیَّ من القراءة ، رقم الحدیث:۸۳۱۔

نسائی ص۱۰۷ ج۱، باب ما یجزیء من القرآن لمن لا یُحسن القرآن ، رقم الحدیث:۹۲۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگے کہ: میں قرآن کریم سے کچھ حاصل کرنے کی (یعنی حفظ یاد کرنے کی) طاقت نہیں رکھتا، لہذا آپ مجھے کچھ سکھائیں جو میرے لئے کافی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو: سبحان الله ، والحمد لله ، ولا اله الا الله ، والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ، (اس پر انہوں نے) کہا کہ: اے اللہ کے رسول یہ کلمات تو اللہ (کی تعریف) کے لئے ہیں، میرے (فائدہ کے) لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھا کرو: ''اللهم ارحمنی و ارزقنی وعافنی واهدنی'' جب وہ صاحب جانے لگے تو انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ (میں نے اتنی دولت کمالی۔ یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے خیر سے اپنا ہاتھ بھرلیا۔

تشریح:......اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے یہ حکم نہیں دیا کہ قرآن یاد نہ ہو تو کوئی بات نہیں دیکھ کر پڑھ لیا کرو، بلکہ اور تسبیحات کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : نهانا امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه : ان نؤمّ الناس فی المصحف و نهانا ان یؤمّنا الا المحتلم۔

(کنز العمال ص۲۶۳ ج۸، فصل فی آداب الامام ، رقم الحدیث:۲۲۸۳۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: امیر المؤمنین حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ: ہم قرآن کریم میں دیکھ کر لوگوں کی امامت کریں، اوراس سے منع فرمایا کہ: ہماری امامت بالغ کے علاوہ کوئی اور کرے۔

(۴)......عن جابر رضی اللہ عنہ : عن عامر رضی اللہ عنہ قال : لا یؤمّ فی المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۹ج۵، من کرھه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۹)

ترجمہ:......حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قرآن کریم میں دیکھ کر امامت نہ کرائی جائے۔

(۵)......عن ابراھیم قال : کانوا یکرھون ان یؤمّھم وھو یقرأ فی المصحف ، فیتشبھون باھل الکتاب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۴۱۹ج۲، باب الامام یقرأ فی المصحف ، رقم الحدیث:۳۹۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: (حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام قرآن میں دیکھ کر پڑھے، (اور وہ حضرات اسے) اہل کتاب سے مشابہت تصور کرتے تھے۔

(۶)......عن ابراھیم : انه کرہ ان یؤمّ الرجل فی المصحف ، کراھة ان یتشبھوا باھل الکتاب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۸ج۵، من کرھه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۳)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ قرآن میں دیکھ کر امامت کو مکروہ سمجھتے تھے، اہل کتاب سے مشابہت کی وجہ سے۔

(۷)......عن ابراھیم قال : کانوا یکرھون ان یؤمّھم الرجل وھو یقرأ فی

المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٨٨ ج٥، من کرھه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:٧٣٠٤)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: (حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم)اس بات کومکروہ سمجھتے تھے کہ امام قرآن میں دیکھ کر پڑھے۔

(٨)......عن مجاھد انه کرھه ۔

(مصنف عبدالرزاق ص٤١٩ ج٢، باب الامام یقرأ فی المصحف ، رقم الحدیث:٣٩٢٨)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ بھی (نماز میں قرآن کودیکھ کر پڑھنے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

(٩)......عن مجاھد : انه کان یکره ان یؤمّ الرجل فی المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٨٨ ج٥، من کرھه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:٧٣٠٥)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن میں دیکھ کر امامت کومکروہ سمجھتے تھے۔

(١٠)......عن سلیمان بن حنظلة البکری : انه مرّ علی رجل یؤمّ قوما فی المصحف ' فضربه برجله۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٨٨ ج٥، من کرھه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:٧٣٠١)

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن حنظلہ بکری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ ایک آدمی کے پاس سے گذرے، جوقرآن کریم میں دیکھ کر ایک قوم کی امامت کررہا تھا، تو آپ نے اسے پیر سے مارا۔

(١١)......عن ابی عبد الرحمن : انه کره ان یؤمّ فی المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٨٨ ج٥، من کرھه [ای :یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:٧٣٠٢)

ترجمہ:......حضرت عبد الرحمٰن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ قرآن کریم میں دیکھ کر

امامت کومکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲)......عن ابی عبد الرحمن : انه کره ان یؤمّ فی المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۸ ج۵، من کرهه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ قرآن کریم میں دیکھ کر امامت کومکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۳)......عن الحسن : انه کرهه ‘ وقال : هکذا یفعل النّصاری۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۸ ج۵، من کرهه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۷)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ (قرآن کریم میں دیکھ کرامامت کو) مکروہ فرماتے تھے،اورفرماتے تھے کہ: نصاری ایسا ہی کرتے ہیں۔

(۱۴)......عن حماد و قتادة : فی رجل یؤمّ القوم فی رمضان فی المصحف ‘ فکرهاه

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۸ ج۵، من کرهه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۸)

ترجمہ:......حضرت حماداورحضرت قتادہ رحمہما اللہ اس کومکروہ سمجھتے تھے کہ رمضان میں قوم کی امامت قرآن کریم کو دیکھ کرکریں۔

(۱۵)......عن سعید بن المسیب قال : اذا کان معه من یقرأ ردّدوه ‘ ولم یؤمّ فی المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۸ ج۵، من کرهه [أی : یقرأ فی المصحف] ، رقم الحدیث:۷۳۰۶)

ترجمہ:......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب تمہارے ساتھ کوئی ایسا (آدمی ہو جو زبانی قرآن پڑھ سکتا ہو تو وہی نماز پڑھائے ،اور جتنا یاد ہو) اس کولوٹا تا رہے، اورقرآن میں دیکھ کرامامت نہ کرے۔

(۳)......امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوگی

(۳)......امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوگی

(۱)......حدثنی ابو غالب : انه سمع ابا امامة رضی الله عنه یقول : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن۔

(ابوداؤد ص۷۷، باب ما یجب علی المؤذن ، من تعاهد الوقت ، رقم الحدیث۵۱۵۔

ترمذی ص۱۲۵ ج، بابُ ما جاء فی وصف الصلوة ، رقم الحدیث:۳۰۲۔

نسائی ص۱۲۵ ج، باب الرخصة فی ترک الذکر فی السجود ، رقم الحدیث:۱۱۳۷)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

امام کے لئے آپ ﷺ کی ہدایت کی دعا

(۲)...... عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الامام ضامن والمؤذن مؤتمن ، اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین۔

(ابوداؤد ص۷۷، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت ، رقم الحدیث :۵۱۵)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

(۳)...... عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : المؤذنون امناء والائمة ضمناء ' اللهم اغفر للمؤذنین وسدّد الائمّة ، ثلاث مرات۔

(الترغیب والترهیب ص۱۱۰ ج۱، الترغیب فی الاذان وما جاء فی فضله ، کتاب الصلاة)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: مؤذنین امین ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! مؤذنوں کی مغفرت فرما، اور اماموں کی رہنمائی فرما، (یہ دعا آپ ﷺ نے) تین مرتبہ فرمائی۔

تشریح:......امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے' اس لئے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی طرح نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں ان کے لئے دعا فرمائی ہے۔ مؤذن پر بھروسہ کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نماز اور روزے کے اوقات کے بارے میں اس پر اعتماد کیا ہے، لہذا مؤذن کو چاہئے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے، چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا کی ہے۔

(بذل المجهود ص۱۳۷ ج۳، طبع: دارالبشائرالاسلامیہ)

(۴)...... عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال : صلّی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ' فانصرف ثم جاء ورأسه یقطر ماء فصلی بنا ' ثم قال : انی صلّیتُ بکم آنفا وانا جنب ' فمن اصابه مثل الذی اصابنی أو وجد رزًا فی بطنه فلیصنع مثل ما صنعت۔ (مسند احمد ص۹۹ ج۱، رقم الحدیث ۶۶۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی (دوران نماز) آپ ﷺ چلے گئے، پھر واپس آئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ ﷺ نے ہمیں پھر نماز پڑھائی، پھر فرمایا: میں نے تمہیں حالت جنابت میں نماز پڑھادی تھی، جس شخص کو وہی صورت پیش آئے جو مجھے پیش آئی یا وہ اپنے پیٹ میں کوئی گڑبڑ پائے تو وہ ایسا ہی کرے جیسے میں نے کیا۔

(۵)...... عن ابن المسیب قال : صلی النبی صلی الله علیه وسلم باصحابه مرة وهو جنب ' فاعاد بهم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۵۰ ج۲، باب الرجل یؤمّ وهو جنب أو علی غیر وضوء ، رقم الحدیث: ۳۶۶۰)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ (بھول سے) جنابت کی حالت میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، تو ان کے ساتھ اعادہ فرمایا۔

تشریح:......آپ ﷺ نے اس نماز کا صرف اپنے لئے اعادہ کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ صحابہ کے ساتھ اس نماز کو لوٹایا، اس سے معلوم ہوا کہ سب کی نماز فاسد ہوگئی اور سب کو لوٹانا ضروری ہے۔

(۶)...... عن همام بن الحارث : ان عمر رضی الله عنه نسی القراء ة فی صلوة المغرب ' فاعاد بهم الصلوة۔

(طحاوی ص۵۲۹ ج۱، باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعا ، رقم الحدیث:۲۳۲۳)

ترجمہ:......حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھاتے ہوئے قرائت بھول گئے، تو آپ نے لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائی،

(۷)...... عن ابی جعفر : ان علیا رضی الله عنه صلّی بالنّاس وهو جنب –أو علی غیر وضوء– فأعاد وا' وامرهم این یعیدوا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۵۱ ج۲، باب الرجل یؤمّ وهو جنب أو علی غیر وضوء ، رقم الحدیث: ۳۶۶۳)

ترجمہ:......حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں یا بغیر وضو کے نماز پڑھادی، آپ نے وہ نماز خود بھی لوٹائی اور لوگوں کو بھی لوٹانے کا حکم دیا۔

(۸)...... عن عمرو بن دینار : ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا : قال : یعید و یعیدون۔ (کتاب الآثار ص۳۱، باب ما یقطع الصلوۃ)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادے' فرمایا کہ: امام اور مقتدی سب دوبارہ نماز لوٹائیں۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۱۴، باب ما یقطع الصلوۃ، رقم الحدیث:۱۳۴)

(۹)...... عن ابراهیم قال : اذا فسدت صلوة الامام فسدت صلوة من خلفه۔

(کتاب الآثار، ص۳۱، باب ما یقطع الصلوۃ)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم (نخعی) رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۱۴، باب ما یقطع الصلوۃ، رقم الحدیث:۱۳۳)

(۱۰)...... عن عطاء بن ابی رباح فی رجل یصلی باصحابه علی غیر وضوء قال : یعید و یعیدون۔ (کتاب الآثار ص۳۱، باب ما یقطع الصلوۃ)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں جو اپنے ساتھیوں کو بغیر وضو کے نماز پڑھادے' یہ مروی ہے کہ: امام اور مقتدی سب نماز لوٹائیں گے۔ (المختار شرح کتاب الآثار، ص۱۱۴، باب ما یقطع الصلوۃ، رقم الحدیث: ۱۳۵)

(۱۱)...... عن الثوری قال : سمعت حمّادا یقول : اذا فسدت صلوة الامام فسدت صلوة القوم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۵۰ ج۲، باب الرجل یؤمّ وھو جنب أو علی غیر وضوء ، رقم الحدیث: ۳۶۵۹)

ترجمہ:......حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب امام کی نماز فاسد ہوگی تو قوم (یعنی مقتدیوں) کی (نماز) بھی فاسد ہو جائے گی۔

(۱۲)...... عن یونس عن ابن سیرین قال : سألته فقال : اعد الصلوة ، و اخبر اصحابک انک صلّیتَ بھم وانت علی غیرُ طاھر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۷۲ ج۳، باب الرجل یصلی بالقوم وھو علی غیر وضوء ، رقم الحدیث: ۴۶۰۷)

ترجمہ:......حضرت یونس رحمہ اللہ حضرت امام سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ: میں نے ان سے (بغیر طہارت کے) نماز پڑھانے والے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: تم بھی نماز لوٹاؤ اور اپنے ساتھیوں کو بتلا دو کہ تم نے انہیں بغیر طہارت کے نماز پرھائی تھی۔ (اس لئے وہ بھی لوٹائیں)، (اس لئے کہ) جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو ان کے پیچھے والوں (مقتدیوں کی بھی) نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱۳)...... عن الشعبی قال : یعید و یعیدون۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۵۰ ج۲، باب الرجل یؤمّ وھو جنب أو علی غیر وضوء ، رقم الحدیث: ۳۶۵۷)

ترجمہ:......حضرت امام شعبی رحمہ اللہ (ایسے شخص کے بارے میں جو بغیر طہارت کے نماز پڑھائے) فرماتے ہیں کہ: وہ خود بھی نماز لوٹائے اور مقتدی بھی نماز لوٹائیں۔

(۱۴)...... عن طاوس و مجاهد فی امام صلی بقوم وهو علی غیر وضوء ' قال : یعیدون الصلوة جمیعا۔

(طحاوی ص۵۲۹ ج۱، باب الرجل یصلّی الفریضة خلف من یصلّی تطوّعا ، رقم الحدیث:۲۳۲۵)

ترجمہ:......حضرت طاوس اور حضرت مجاہد رحمہما اللہ سے اس امام کے بارے میں جو بغیر وضو کے نماز پڑھادے' مروی ہے کہ: امام اور مقتدی سب نماز کو لوٹائیں۔

(۱۵)......اذا فسدت صلوة الامام ، فسدت صلوة من خلفه۔

(کنز العمال ص۵۲۹ ج۱، الترهیب عن الامامة و بیان ضمان الامام واحواله وآدابه فی الدعاء و غیره ، رقم الحدیث:۲۰۴۱۰)

ترجمہ:...... جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

دعاءثنا

نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھنا بکثرت احادیث سے ثابت ہے، آپ ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ثنا پڑھتے تھے اور دوسروں کو سکھلاتے تھے۔آپ ﷺ نے ایک حدیث میں اس کے پڑھنے کا حکم بھی ارشادفرمایا۔ اس مختصر رسالہ میں اسی موضوع پر چند احادیث مع حوالہ جمع کی گئی ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

نماز کے شروع میں ثنا پڑھنا قرآن کی آیت کریمہ اور بکثرت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احادیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں،اوران تمام دعاؤں کا پڑھنا درست ہے،مگر جماعت کی نماز میں اختصار مطلوب ہے، اس لئے ساری دعائیں بیک وقت پڑھنا مشکل ہے۔

احناف میں سے حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے ''سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ''کو پسند فرمایا اور اسے سنت قرار دیا ، اس لئے کہ آپ ﷺ بنفس نفیس اس دعا کو پڑھتے تھے،دوسروں کو سکھلاتے تھے،اوراس کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔پھر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ وہ حضرات بھی اس دعا کو پڑھتے تھے،دوسروں کو سکھلاتے تھے،اور کبھی کبھی سکھلانے ہی کی نیت سے زور سے بھی پڑھتے تھے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی کو پڑھتے تھے۔

بعض روایات میں اس دعا کے ساتھ'' وجهت وجهي، الخ ''کو جمع کرنا بھی آیا ہے۔ اس لئے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ان دونوں دعاؤں کو جمع کرنا بہتر ہے''واما عند ابی یوسف فیجمع معه''۔(بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص١١٧ ج٤)

اس مختصر رسالہ میں اسی موضوع پر چند احادیث جمع کی گئی ہیں،اللہ تعالی اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے،آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث

(١)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(ابوداؤد ص١٢٨ ج١، باب من رأى الاستحباب بسبحانک ، رقم الحديث :٧٧٤)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ'' [١]

[١]......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(١)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(ترمذی، باب ما يقول عند افتتاح الصلوة ، رقم الحديث :٢٤٣)

(٢)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(ابن ماجہ، باب افتتاح الصلوة ، رقم الحديث :٨٠٦)

(٣)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة يرفع يديه حذو منكبيه ، ثم يكبّر ، ثم يقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(طحاوی، باب ما يقال فی الصلوة بعد تكبيرة الافتتاح ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث :١١٣٩)

(٤)......عن عطاء قال : دخلت انا و عبيد بن عمير علی عائشة رضی الله عنها ، فسألتها عن افتتاح النبی صلی الله عليه وسلم ، فقالت : كان اذا كبّر قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۲)......عن ابی سعید رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔۱

(نسائی ص۱٦۸ ج۱، نوع آخر من الذکر بین افتتاح الصلوة و بین القراءة ، رقم الحدیث :۹۰۰)

وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(دارقطنی ، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث :۱۱۳۹)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(دارقطنی ، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث :۱۱۲۸)

(٦)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(سنن کبری بیہقی ص۳۴ ج۲، باب الاستفتاح بسبحانک اللهم وبحمدک)

(۷)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلوة رفع یدیه حذو منکبیه ثم یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔(سنن کبری بیہقی ص۳۴ ج۲، باب الاستفتاح بسبحانک اللهم وبحمدک)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نماز کو شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ’’سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ‘‘۔

۱......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن ابی سعید رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے: ’’سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ‘‘۔

قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

(نسائی ص۱۶۸ج۱، نوع آخر من الذکر بین افتتاح الصلوۃ و بین القراءۃ ، رقم الحدیث :۹۰۱)

(۲)......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ باللیل کبر ثم یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، الخ۔(ترمذی، باب ما یقول عند افتتاح الصلوۃ ، رقم الحدیث :۲۴۲)

(۳)......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح صلوتہ یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، الخ۔(ابن ماجہ، باب افتتاح الصلوۃ ، رقم الحدیث :۸۰۴)

(۱)......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبّر ثم یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، الخ۔(طحاوی، باب ما یقال فی الصلوۃ بعد تکبیرۃ الافتتاح ، رقم الحدیث :۱۱۳۷)

(۴)......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل استفتح صلوتہ فکبّر ' قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، الخ۔(دارقطنی، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث :۱۱۲۷)

(۵)......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل فاستفتح الصلو ۃ قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، الخ۔(سنن کبری بیہقی ص۳۴ج۲، باب الاستفتاح بسبحانک اللھم و بحمدک)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ’’سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ‘‘۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۳)......عن انس رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم : انه کان اذا کبر رفع یدیه حتی یحاذی اذنیه ' یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔ ؎۱

(دارقطنی ص۲۹۹ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث:۱۱۳۵)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور یہ پڑھتے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''۔

آپ ﷺ ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ'' سکھلاتے تھے

(۴)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه

؎۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(کتاب الدعاء للطبرانی ص۱۷۳، رقم الحدیث: ۵۰۶/۵۰۵۔الدرایه ص۷۰)

(۲)......عن انس بن مالک رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا استفتح الصلوة یکبّر' ثم یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔ (کتاب الدعاء للطبرانی ص۱۷۳، رقم الحدیث : ۵۰۶/۵۰۵۔زیلعی ص۳۲۱ج۱)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

وسلم یعلّمنا اذا استفتحنا الصلوة ان نقول : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، وکان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یعلّمنا و یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ۔

(مجمع الزوائد ص۱۰۶ ج۲، باب ما یستفتح بہ الصلوۃ ، رقم الحدیث :۲۶۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : آپ ﷺ ہمیں سکھلاتے تھے کہ جب ہم نماز شروع کریں تو کہیں:''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ''۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہمیں یہی کلمات سکھلاتے تھے،اورفرماتے کہ:رسول اللہ ﷺ یہی کہتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۵)......عن عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

(طبرانی فی المعجم ، رقم الحدیث :۱۰۱۱۷۔زیلعی ص۳۲۲ ج۱)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ''۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۶)......عن واثلۃ رضی اللہ عنہ : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ ، قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا

اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(طبرانی فی المعجم الکبیرص۴۶ ج۲۲، رقم الحدیث :۱۵۵۔وفی معجم الاوسط ص۱۸۵ج۸، رقم الحدیث :۸۳۴۹۔ورواہ الحاکم فی المستدرک ص۳۶۰ ج۱، رقم الحدیث :۸۵۹۔زیلعی ص۳۲۳ ج۱)

ترجمہ:......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''۔

حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۷)......عن حکم بن عمیر رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلّمنا اذا قمتم الی الصلوة فارفعوا ایدیکم ، ولا تخالفوا آذانکم ثم قولوا: الله اکبر ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔

(طبرانی فی المعجم الکبیرص۴۶ ج۲۲، رقم الحدیث:۳۱۹۰۔مجمع الزوائدص۱۰۲ج۲، باب رفع الیدین فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۹۲)

ترجمہ:......حضرت حکم بن عمیر الثمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ہمیں سکھلاتے تھے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، اور کانوں سے مخالفت نہ کرو، پھر یہ دعا پڑھو:'' الله اکبر ، سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''۔

خلفاء راشدین، ابن مسعود رضی اللہ عنہم'' سُبْحَانَکَ اللهم ''پڑھتے تھے

(۸)......عن ابن جریج قال : حدثنی من اصدق عن ابی بکر و عن عمر وعن عثمان

وعن ابن مسعود رضی الله عنهم انهم کانوا اذا استفتحوا قالوا : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ، قبل القراءۃ ۔

(کنز العمال، الثنا ، رقم الحدیث :۲۲۰۷۲)

ترجمہ:......ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مجھے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ'حضرت ابو بکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہ: یہ اصحاب جب نماز شروع فرماتے تو قراءت شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے:''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے:''سُبْحَانَکَ الخ''۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے

(۹)......ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه کان لا یکبّر حتی یلتفت الی الصفوف و تعتدل ' فاذا عدلت کبّر ' ثم قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ، رافعا بها صوته ، وان ابا بکر الصدیق یفعل ذلک ۔(کنز العمال ص۳۰۱ ج۱، الثنا ، رقم الحدیث:۲۲۰۷۷)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک کہ صفوں کی طرف دیکھ کر انہیں سیدھی نہ کر لیتے، چنانچہ جب سیدھی کر لی جاتیں تو تکبیر کہتے اور پھر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے:''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ''۔اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو ''سُبْحَانَکَ اللھم'' پڑھا

(۱۰)......عن عمرو بن ميمون قال : صلى بنا عمر رضى الله عنه بذى الحليفة ' فقال : الله اكبر ' سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ۔

(طحاوی، باب ما يقال فى الصلوة بعد تكبيرة الافتتاح ، رقم الحديث :۱۱۴۱)

ترجمہ:......عمرو بن میمون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقام ذو الحلیفہ میں نماز پڑھائی تو آپ نے فرمایا:'' الله اکبر' سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ ''۔ ۱؎

۱؎......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن ابن عمر : عن عمر رضى الله عنه انه كان اذا كبّر للصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(دارقطنی ص۲۹۹ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير ، رقم الحديث:۱۱۳۰)

(۲)......عن الاسود : عن عمر رضى الله عنه انه كان اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(دارقطنی ص۲۹۹ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير ، رقم الحديث:۱۱۳۱)

(۳)......عن علقمة انه انطلق الى عمر بن الخطاب رضى الله عنه ' قال : فرأيته حين افتتح الصلوة : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(دارقطنی ص۲۹۹ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير ، رقم الحديث:۱۱۳۲)

(۴)......عن الاسود قال : كان عمر رضى الله عنه اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ ، يسمعنا ذلک و يعلمنا۔

(دارقطنی ص۳۰۱ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير ، رقم الحديث:۱۱۴۰)

(۵)......ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه كان لا يكبر حتى يلتفت الى الصفوف و تعتدل فاذا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی تعلیماً ’’سُبْحَانَکَ‘‘ اونچی آواز سے پڑھتے

(۱۱)......عن عبدة ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه : كان يجهر بهؤلاء الكلمات يقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ ، قبل القراءة۔

(مسلم ص۱۷۲ج۱، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ، رقم الحديث :۳۹۹)

ترجمہ:......حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کلمات اونچی آواز سے پڑھتے تھے: ’’سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ‘‘۔

اہل بصرہ کے سوال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ’’سُبْحَانَکَ اللهم‘‘ پڑھنا

(۱۲)......عن ابراهيم : ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب رضی الله عنه ولم يأتوه الا ليسألوه عن افتتاح الصلوة ، قال : فقام عمر بن الخطاب رضی الله عنه فافتتح الصلوة وهم خلفه ، ثم جهر فقال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۴۷، باب افتتاح الصلوة و رفع الايدی والسجود على العمامة ، رقم الحديث :۷۲)

عدلت كبّر ثم قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ ، رافعا بها صوته ، وان ابا بكر الصديق يفعل ذلک۔

(کنز العمال ص۱۳۰ج۱، الثناء، رقم الحديث:۲۲۰۷۷)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ’’سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ‘‘۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: اہل بصرہ کے چند آدمی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس نماز شروع کرنے کی کیفیت پوچھنے آئے، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے نماز شروع کی، وہ لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ'' پڑھا۔

قال محمد : وانما جهر بذلک عمر رضی الله عنه لیعلمهم ما سألوه عنه۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لئے زور سے پڑھا تاکہ انہیں اس کی تعلیم دیں جس کے بارے میں انہوں نے سوال کیا تھا۔ (حوالۂ بالا)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ'' پڑھتے

(۱۳)......عن ابی وائل قال :کان عثمان رضی الله عنه اذا افتتح الصلوة یقول : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ' قبل القراءة ۔ (دارقطنی ص۳۰۱ ج۱، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر ، رقم الحدیث :۱۱۴۱)

ترجمہ:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب نماز شروع فرماتے تو قراءت شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''۔

کبھی آپ ﷺ ''سُبْحَانَکَ'' اور ''وجهت وجهی'' کو جمع فرماتے

(۱۴)......عن جابر رضی الله عنه : انه علیه الصلوة والسلام کان اذا استفتح الصلوة قال : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ، وجّهت وجهی للّذی فطر السماوات والارض حنیفا ' وما انا من

المشرکین ، انّ صلوتی و نسکی و محیای ومما تی للہ رب العالمین۔

(سنن کبری بیہقی ص۳۵ ج۲، باب من روی الجمع بینهما)

ترجمہ:......حضرت جابررضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، وجہت وجھی للذی فطر السماوات والارض حنیفا ، وما انا من المشرکین ، انّ صلوتی و نسکی و محیای ومما تی للہ رب العالمین''۔

(۱۵)......عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال : وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا مسلما ، وما انا من المشرکین ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، انّ صلوتی و نسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین ، لا شریک لہ و بذالک امرت وانا من المسلمین۔

(طبرانی فی المعجم ص۳۵ ج۲، باب من روی الجمع بینهما ، رقم الحدیث :۱۳۳۲۴۔مجمع الزوائد ص ۱۰۷ ج۲، رقم الحدیث :۲۶۲۰۔زیلعی ص۳۱۹ ج۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:'' وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ، انّ صلوتی و نسکی و محیای ومما تی للہ رب العالمین ، لا شریک لہ و بذالک امرت وانا من المسلمین''۔

(۱۶)......عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ کان یجمع فی اول صلوتہ بین :

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ ، وبین وجّھت وجھی ، الی آخرھا۔ (زیلعی ص۳۱۹ ج۱)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ نماز کے شروع میں (ان دونوں دعاؤں) ''سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ'' اور ''وجّھت وجھی'' کو جمع فرماتے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ ان احادیث کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ: ان دونوں دعاؤں کو جمع کرنا بہتر ہے، ''واما عند ابی یوسف فیجمع معه''۔

(بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص۱۱۷ ج۴، باب ما یستفتح به الصلوة من الدعاء)

احناف نے فرائض اور نوافل میں فرق کیا ہے

احناف نے فرائض اور نوافل میں فرق کیا ہے، فرائض میں صرف ثنا پر اکتفا کو مستحسن قرار دیا ہے، اور نوافل میں بڑی وسعت ہے، جس قدر چاہے ماثور دعائیں پڑھے، اور پڑھنی چاہئے کہ آپ ﷺ سے بکثرت دعائیں ثابت ہیں۔

اعلم ان عندنا فرقاً بین الفرائض والتطوعات فی دعاء الاستفتاح ، فالفرائض یقتصر فیها علی " سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰـهَ غَیۡرُکَ" واما فی التطوعات فان الامر فیها واسع ، فیقول ما شاء من الدعوات الواردة فیه ، وهذا عند ابی حنیفة و محمد (رحمهما الله تعالی)۔

(بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص۱۱۷ ج۴، باب ما یستفتح به الصلوة من الدعاء)

قرآن کریم سے بھی ثنا کا ثبوت ملتا ہے

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ﴾۔

(سورۂ طور، آیت نمبر: ۴۸)

ترجمہ:......اور جب تم اٹھتے ہو اس وقت اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس آیت سے مراد نماز کے شروع میں نمازی کا
''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ''
کہنا ہی ہے۔(احکام القرآن للجصاص ص۲۹۶ ج۵،سورۂ طور۔تجلیات صفدر ص۱۴۱ ج۳)

ذکر الجصاص عن عمر رضی الله عنه : ان هذه الآية يعنی ﴿ فسبح بحمد ربک حين تقوم ﴾ انه قول المصلی عند افتتاح الصلوة '' سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ'' ذکره الضحاک عن عمر۔

حضرت ضحاک' حضرت ربیع بن انس اور حضرت عبدالرحمٰن بن زید وغیرہ (رحمہم اللہ)
فرماتے ہیں کہ: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو:
''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''
پڑھو۔

قال الضحاک : أی الی الصلوة : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ، وقد روی مثله عن ربيع بن انس ' وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم وغيرهما۔

(تفسیر ابن کثیر۔تفسیر مظہری ص۱۳۹ ج۱۱ (اردو) سورۂ طور، آیت نمبر:۴۸)

دعا کا ترجمہ

''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ''
ترجمہ:......اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ ہی کی تعریف ہے، آپ کا نام با برکت ہے،
آپ کی بزرگی بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

''وجّهتُ وجهِی للّذی فطر السمٰوات والارض حنيفا ' وما انا من المشرکين' انّ

صلوتی و نُسُکِیُ و مَحُیَای ومَمَا تِی للّٰہ ربِّ العٰلمین ''۔

ترجمہ:...... میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کیا جو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، میری نماز' میرا حج' میری زندگی' میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہیں۔

ترک الجهر فی البسملة من سنن النبویة

نماز میں بسم اللہ آہستہ کہنے کے دلائل اس مختصر رسالہ میں جمع کئے گئے ہیں۔احادیث رسول ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور حضرات تابعین واکابر کے معمولات اوران کے اقوال سے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ بسم اللہ زور سے کہنا تعلیم کے لئے تھا، اور بعد میں منسوخ ہوگیا۔موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

بسم اللہ زور سے پڑھی جائے یا آہستہ یہ مسئلہ علماء میں زمانہ قدیم سے مختلف رہا ہے، اس موضوع پر ابن خزیمہ، ابن حبان، امام دارقطنی، امام بیہقی حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابن طاہر مقدسی، ابوعبداللہ حاکم اور ابوبکر خطیب محمد بن نصر مروزی رحمہم اللہ نے مستقل تصانیف لکھیں، شراح حدیث نے بھی اپنے اپنے مسالک کی تائید میں تفصیلی بحث کی ہے، اور ہر ایک شارح نے اپنے مسلک کے اثبات میں دلائل تحریر فرمائے۔ شافعیہ میں علامہ نووی شارح مہذب رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں بڑی عمدہ بحث فرمائی۔ حنابلہ میں ابن الحاج رحمہ اللہ نے بھی اس مسئلہ میں بہت لمبی بحث کی ہے۔

بہرحال اس تفصیل سے سمجھ میں آتا ہے کہ یہ مسئلہ مہتم بالشان ضرور رہا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک بسم اللہ میں اخفاء ہے، خواہ فرض نماز ہو یا نفل، رات کی نماز ہو یا دن کی۔ اس مختصر رسالہ میں احادیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے کہ اخفاء کا ثبوت بکثرت احادیث سے ہے۔

آخر میں ایک خاتمہ میں چند مفید باتیں ذکر کی گئی ہیں جو بطور خاص قابل مطالعہ ہیں۔

ہر حدیث اور اثر کو نقل کر کے مکمل حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے، تاکہ کوئی بات بلا دلیل اور بلا حوالہ نہ ہو۔ اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ذریعۂ نجات و ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔ مرغوب احمد لاجپوری

۵/ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق: ۱۲/ اپریل ۲۰۱۶ء، بروز منگل

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۱)......عن أنس رضی الله عنه قال : صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبی بكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم ' فلم أسمع أحدا منهم يقرأ بسم اللّٰه الرحمن الرحيم۔(مسلم، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ، رقم الحديث:۳۹۹)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ اورحضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اورحضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، لیکن ان میں سے کسی کو بھی ''بسم اللّٰه الرحمن الرحیم'' پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔[۱]

[۱]......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن أنس رضی الله عنه قال : كان النبی صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر رضی الله عنهما لا يجهرون ببسم اللّٰه الرحمن الرحيم۔

(مسند امام اعظم (مترجم) ص۱۷۳، باب لا يجهر ببسم الله فی الصلوة)

(۲)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه انه حدثه قال : صليت خلف النبی صلى الله عليه وسلم وابی بكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين ' لا يذكرون بسم اللّٰه الرحمن الرحيم فی اول قراء ة ولا فی آخرها۔

(مسلم ص۱۷۲ج۱، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة ، رقم الحديث:۳۹۹)

(۳)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه : ان النبی صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر رضی الله عنهما كانوا يفتتحون الصلوة بالحمد لله رب العلمين۔

(بخاری ص۱۰۳ج۱، باب ما يقول بعد التكبير ، رقم الحديث:۷۴۳)

(۴)......عن أنس رضی الله عنه : ان النبی صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر و عثمان رضی الله عنهم كانوا يفتتحون القراء ة بالحمد لله رب العلمين۔

(ابوداؤد، باب من لم ير الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۷۸۰)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی احادیث

(۲)......وعن ابن عبداللّٰہ بن مغفل رضی الله عنه قال : سمعنی أبي وأنا فی الصلوة أقول : بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، فقال لی : ای بنی ! محدث ، ایاک والحدث ،

---

(۵)......عن أنس رضی الله عنه قال : صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فلم أسمع أحدا منهم یجهر ببسم اللّٰه الرحمن الرحیم۔

(نسائی ص۱۰۵ج۱،باب ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۸)

(۶)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یسمعنا قراء ة بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، وصلی بنا أبو بکر وعمررضی الله عنهما فلم نسمعها منهما۔(نسائی ص۱۰۵ج۱، باب ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۷)

(۷)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم وأبا بکر وعمر و عثمان رضی الله عنهم، کانوا یستفتحون القراء ة بِ اَلحمد الله رب العالمین۔

(طحاوی ص۲۶۱ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۶۲)

(۸)......عن أنس بن مالک رضی الله عنه یقول : صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وأبی بکر وعمر و عثمان رضی الله عنهما فلم اسمع منهم بسم الله الرحمن الرحیم۔

(طحاوی ص۲۶۱ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۶۳)

نوٹ:......ان دو کے علاوہ بھی ’’طحاوی شریف‘‘ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی روایتیں ہیں۔

(۹)......عن أنس رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسر بسم اللّٰه الرحمن الرحیم وأبا بکر وعمر رضی الله عنهما۔(معجم طبرانی کبیر ص۲۷۱ج۱، رقم الحدیث:۷۳۹)

(۱۰)......عن أنس رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسر بسم اللّٰه الرحمن الرحیم وأبا بکر وعمر رضی الله عنهما۔(مجمع الزوائد ص۱۰۸ج۲، رقم الحدیث:۲۶۳۱)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی اور ان میں سے کسی نے بھی زور سے ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘‘ نہیں پڑھی۔

قال : ولم أر احدا من أصحاب رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم كان أبغض إليه الحدث فی الاسلام يعنی منه ، وقال : وقد صليت مع النبی صلی الله علیه وسلم ومع ابی بكر و عمر ومع عثمان رضی الله عنهم فلم أسمع أحدا منهم يقولها ‘ فلا تقلها، إذا أنت صليت فقل : الحمد للّٰہ رب العٰلمين۔

قال أبوعيسی : حديث عبداللّٰہ بن مغفل رضی الله عنه حديث حسن ، والعمل عليه عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم : منهم أبوبكر وعمر وعثمان وعلی وغيرهم ومن بعدهم من التابعين ، وبه يقول سفيان الثوری وابن المبارک وأحمد واسحٰق ، لا يرون أن يجهر ببسم اللّٰہ الرحمن الرحيم ، قالوا ويقولها فی نفسه۔

(ترمذی، باب ما جاء فی ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۲۴۴)

ترجمہ:......یعنی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ: میرے والد صاحب نے نماز میں مجھے ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم ‘‘ پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا کہ: اے بیٹے ! بدعت ہے اور بدعت سے بچو۔فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے نزدیک اسلام میں بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ کوئی چیز مبغوض ہو،اور فرمایا کہ: میں نے آپ ﷺ اورحضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اورحضرت عثمان رضی اللہ عنہم (سب) کے ساتھ نماز پڑھی ہے،لیکن ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ کہتے ہوئے نہیں سنا ،لہذا تم بھی نہ کہو۔جب تم نماز پڑھو تو کہو: ’’الحمد لله رب العالمين ‘‘۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے،اورآپ ﷺ کے اکثر اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پر ہے، جن میں

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرہم اور دیگر صحابہ اور ان کے بعد تابعین بھی ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، یہ حضرات اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھنے کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، البتہ ان کا کہنا ہے کہ: نمازی بسم اللہ اپنے دل میں کہہ لے۔

زور سے بسم اللہ پڑھنے پر صحابی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: اس گانے کو بند کر

(۳)......وعن عبداللّٰہ بن مغفل رضی الله عنه انه صلی خلف امام ' فجهر ببسم اللّٰه الرحمن الرحیم ، فلما انصرف قال : یا عبد اللّٰه ! احبس عنا نغمتک هذه ، فانی صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وخلف ابی بکر و عمر و عثمان رضی الله عنهم فلم أسمعهم یجهرون بها ، وهذا صحابی،

قال الجامع : روت جماعة هذا الحدیث عن ابی حنیفة عن ابی سفیان عن یزید عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ، قیل وهو الصواب ، لان هذا الخبر مشهور عن عبد الله بن مغفل۔ (مسند امام اعظم (مترجم) ص۱۷۴، باب لا یجهر ببسم الله فی الصلوة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام صاحب نے بسم اللہ آواز سے پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے اس گانے کو بند کر (یعنی زور سے بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے) کیونکہ میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ حضرات بسم اللہ زور سے نہیں پڑھتے تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

جامع کہتا ہے کہ: اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے

روایت کیا ہے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوسفیان رحمہ اللہ سے وہ حضرت زید رحمہ اللہ سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) سے، وہ آپ ﷺ سے (گویا یہ حدیث مرفوع ہے) اور یہی صحیح ہے، کیونکہ یہ حدیث (حضرت) عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) سے ہی مشہور ہے (تو ان کے صاحبزادے (حضرت) یزید (رحمہ اللہ) پر اس کو ختم نہ ہونا چاہئے۔[۱]

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......وعن ابن عبداللّٰہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال :کان عبد اللہ بن مغفل اذا سمع احدنا یقرأ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یقول : صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلف ابی بکر وخلف عمر رضی اللہ عنہما فما سمعت أحدا منہم قرأ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

(نسائی ص۱۷۲ج۱، باب ترک الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث:۹۰۹)

(۲)......وعن ابن عبداللّٰہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال: وقلما رجلا اشد فی الاسلام حدثا منہ ، فسمعنی وأنا أقرأ: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، فقال :ای بنی ! ایاک والحدث، فانی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر و عمر ومع عثمان رضی اللہ عنہم فلم أسمع أحدا منہم یقولہ، فاذا قرأت فقل: الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

(ابن ماجہ ص۱۷۲ج۱، باب افتتاح القراء ۃ ، ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا ، رقم الحدیث:۸۱۵)

(۳)......عن ابن عبداللّٰہ بن مغفل عن ابیہ رضی اللہ عنہ ' وقلما رأیت رجلا اشد علیہ حدثا فی الاسلام منہ ، فسمعنی وأنا أقرأ : بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ، فقال : أی بنی ! ایاک والحدث فی الاسلام ، فانی قد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ' فلم أسمعہا من احد منہم ' ولکن اذا قرأت فقل : الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

(طحاوی ص۱۶۱ج۱، باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۱۶۱)

(۴)......وعن ابن عبداللّٰہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال : ولم ار من اصحاب النبی کان اشد علیہ حدثا فی الاسلام منہ ، قال: سمعنی وأنا أقرأ : بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ، قال : یا بنی ! ایاک

آپ ﷺ قراءت الحمد للہ سے شروع فرماتے تھے

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلوة بالتكبير ' ويفتتح القراء ة بالحمد لله ويختمها بالتسليم۔

(طحاوی ص۲۶۲ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۴۷ ج۱، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث: ۴۱۵۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نماز کو تکبیر سے شروع فرماتے ،اورقراءت کی ابتدا الحمد للہ سے فرماتے اور نماز کو سلام سے ختم فرماتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:امام ''بسم اللہ'' آہستہ کہے

(۵)......عن ابراهيم قال : قال عمر رضی الله عنه : اربع يخفين عن الامام : التعوذ وبسم الله الرحمن الرحيم ' و آمين ' و اللهم ربنا لک الحمد ۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

والحدث ، فانی صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابی بكر و عمر و عثمان رضی الله عنهم ' فلم أسمع أحدا منهم يقول ذلک ' اذا قرأت فقل : الحمد لله رب العلمين۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۱ج۳، من كان لا يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۴۱۵۱)

(۵)......وعن ابن عبدالله بن مغفل رضی الله عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابی بكر و عمر رضی الله عنهما ' فما سمعت احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم۔

(سنن کبری بیہقی ص۵۲ج۲، باب من قال لا يجهر بها)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی اور ان میں کسی نے بھی زور سے ''بسم الله الرحمن الرحيم'' نہیں پڑھی۔

امام چار چیزوں کو آہستہ کہے:(۱):اعوذ بالله من الشیطان الرجیم،(۲): بسم الله ، (۳):آمین،(۷):اللھم ربنا لک الحمد۔

(کنز العمال ص۲۷۴ج۸، آداب المأموم وما یتعلق بھا ، رقم الحدیث:۲۲۸۹۳)

تشریح :......آمین امام کے لئے آہستہ کہنا ہے جبکہ امام نے فجر' مغرب' عشا' جمعہ' عیدین وغیرہ نمازوں میں قرأت جہر کی ہے،تو مقتدی کوتو بدرجۂ اولی آہستہ کہنا ہوگا۔

نوٹ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد"کنز العمال" کے علاوہ:البنایہ فی شرح الہدایہ ص۶۲۰ ج۱۔محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲۔المحلی بالآثار اندلسی ص۲۸۰ ج۲/وغیرہ کتب میں بھی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (۷۰) نمازوں میں "بسم اللہ" زور سے نہیں کہی

(۶)......عن الاسود قال : صلیت خلف عمر رضی الله عنه سبعین صلوة ' فلم یجھر فیھا ببسم الله الرحمن الرحیم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ج۳، من کان لایجھر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۱)

ترجمہ:......حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ستر (۷۰) نمازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھیں،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہی۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ" آہستہ کہتے تھے

(۷)......عن ابی وائل قال : کان عمر و علی رضی الله عنھما لا یجھران ببسم الله الرحمن الرحیم ' ولا بالتعوذ ' ولا بالتامین۔

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

(طحاوی ص۲۶۳ ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۳)

(۸)......عن ابی وائل قال : لم يكن عمر و علی رضی الله عنهما يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم، ولا بآمين۔(الجوہر النقی ص۴۸ ج۱)

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ''بسم اللہ'' آہستہ کہتے تھے

(۹)......عن ابی وائل قال : كان علی و ابن مسعود رضی الله عنهما لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامين۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۶۳ ج۹، رقم الحديث:۹۳۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آوز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما ''بسم اللہ'' آہستہ کہتے تھے

(۱۰)......عن ابی وائل قال : ان عليا و عمارا رضی الله عنهما كانا لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث: ۴۱۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ''بسم اللہ'' میں جہر نہیں فرماتے تھے

(۱۱)......ان علیا رضی اللہ عنہ کان لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۵ ج۳، من کان لایجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم، رقم الحدیث: ۴۱۶۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''بسم اللہ'' آہستہ کہے

(۱۲)......عن علقمة والاسود کلیھما عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: یخفی الامام ثلاثا: التعوذ، وبسم اللہ الرحمن الرحیم، و آمین۔(محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲)

ترجمہ:......حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: امام تین چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے: (۱): اعوذ باللہ، (۲): بسم اللہ، (۳): آمین۔

بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنا گنواروں کا فعل ہے

(۱۳)......قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ فی الرجل یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم انھا اعرابیة، وکان لا یجھر بھا ھو ولا احد من اصحابہ۔

(کتاب الآثار للامام ابی حنیفة ص۲۲۔المختار شرح کتاب الآثار ص۸۰، رقم الحدیث:۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو بسم اللہ

اونچی آواز سے پڑھتا تھا، فرمایا کہ: یہ گنوار پن (اور دیہاتی طریقہ) ہے۔اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود اور ان کے اصحاب میں سے کوئی بھی بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتا تھا۔

(۱۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما فی الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم : قال : ذلک فعل الاعراب۔

(طحاوی ص۲۶۳ ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث: ۴۱۶۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ: یہ تو گنواروں کا فعل ہے۔

''بسم الله'' اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے

(۱۵)......عن ابراهيم قال : جهر الامام بسم الله الرحمن الرحيم بدعة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''بسم الله الرحمن الرحيم'' اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۳، من كان لايجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ، رقم الحديث:۴۱۶۱)

(۱۶)......حضرت امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''بسم الله الرحمن الرحيم'' اونچی آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔(تذکرۃ الحفاظ ص۳۰۹ ج۱)

حضرت قاسم رحمہ اللہ بسم اللہ زور سے نہیں کہتے

(۱۷)......عن عبد الرحمن بن القاسم ' قال : ما سمعت القاسم يقرأ بسم الله

الرحمن الرحیم۔

(طحاوی ص۲۶۳ج۱، باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلاة ، رقم الحدیث:۱۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو بسم اللہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے

(۱۸)......عن جابر ' عن ابی جعفر رضی الله عنه قال : لا یجهر ببسم الله الرحمن الرحیم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۵ج۳، من کان لایجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۰)

ترجمہ:......حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ''الحمد '' سے نماز شروع فرماتے تھے

(۱۹)......عن مالک بن زیاد قال : صلّی بنا عمر عبد بن العزیز رحمه الله ' فافتتح الصلوة ب:الحمد لله رب العالمین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۶ج۳، من کان لایجهر ببسم الله الرحمن الرحیم ، رقم الحدیث: ۴۱۷۳)

ترجمہ:......حضرت مالک بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ''الحمد لله رب العالمین '' سے نماز شروع فرماتے تھے۔(یعنی زور سے بسم اللہ نہیں کہتے تھے)۔

خاتمہ

خاتمہ میں چند باتیں قابل ذکر ہیں:

جہر کی روایتوں میں ضعف ہے

(۱)......جہر کے ثبوت میں علماء نے تقریباً چودہ (۱۴) روایتیں پیش کی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تسمیہ میں جہر ہے، لیکن ان چودہ روایتوں کی اگر تحقیق و تفتیش کی جائے تو سند کے اعتبار سے اکثر روایتیں ضعیف ہیں، متن اور سند دونوں اعتبار سے ان میں کمزوری ہے۔

حضرت امام زیلعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اگر ان تمام روایتوں کو تلاش کرو تو ان میں کوئی روایت ایسی نہیں جس کی سند یا متن میں کلام نہ ہو۔

جہر کی روایتوں کے راوی روافض ہیں

(۲)......ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ ان روایتوں میں اکثر راوی روافض ہیں، اور روافض کا مذہب زور سے بسم اللہ کہنے کا ہے۔ اس لئے کوئی روایت سند کے اعتبار سے ایسی نہیں ہے جس کو صحیح یا حسن قرار دیا جا سکے۔

(۳)......جہر بالتسمیہ کی سب سے بڑی حمایت و نصرت کرنے والے خطیب بغدادی رحمہ اللہ ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ اگر اس کا تجزیہ اور تحقیق کرو تو وہ بات بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ حضرت امام زیلعی رحمہ اللہ نے ''نصب الرایۃ'' میں ان کی تحقیق کو رد کیا ہے۔

(نصب الرایۃ ص۲۶۰ ج۱)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی کمزوری

(۴)......حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے جہر بالتسمیہ کا اثبات کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ: حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی جہر کے قائل تھے، حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ کا مقام اونچا ہے یا امام ترمذی رحمہ اللہ کا؟ حضرت خطیب بغدادی رحمہ اللہ کہاں تک پہنچ گئے؟ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ خلیفۂ امام بخاری رحمہ اللہ ہیں، ان کا مقام علم حدیث میں بہت بلند ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے خلفاء کا نام لے کر فرمایا ہے کہ: یہ سب ترک جہر کے قائل تھے۔

(۵)......محدثانہ نقطۂ نظر سے بھی ترک جہر کی روایتوں کا نظر انداز کرنا صحیح نہیں۔ ترک جہر کی ایک ہی روایت ساری روایتوں پر فائق ہے، سند کے اعتبار سے بھی اور متن کے اعتبار سے بھی۔

کیا آپ ﷺ کا زور سے بسم اللہ کہنا استحباباً تھا؟ اور دواماً تھا؟

(۶)...... جہر کی روایتیں اگر چہ تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں، لیکن تحقیق کے بعد ان کا وزن باقی نہیں رہتا۔ جہر کے قائلین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضعیف سے ضعیف روایت سے بھی یہ ثابت کریں کہ آپ ﷺ نے جہر استحباباً اور ندباً کیا تھا۔ نیز یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ جہر کیا تھا۔

جہر بالتسمیہ کی روایتیں تعلیم پر محمول ہیں

(۷)......جہر بالتسمیہ کی روایتیں تعلیم پر محمول ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ''سبحانک اللھم و بحمدک'' کبھی زور سے پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی، باب ما یقول عند افتتاح الصلوۃ)

حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اس میں زور سے پڑھنا شروع فرمایا۔

آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازوں میں ایک، دو آیتیں زور سے پڑھیں۔

(بخاری ص۱۰۷ ج۱، باب یقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب ، وفی : باب اذا أسمع الامام الآیة ، رقم الحدیث:۷۷۸/۷۷۶۔ مسلم شریف ص۱۸۵ ج۱، باب القراءۃ فی الظهر والعصر ، رقم الحدیث:۴۵۱)

نیز امام سیوطی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ تعلیم کی غرض سے زور سے کبھی ایک دو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔ ما روی السیوطی : انه صلی الله علیه وسلم جهر بالقراءة فی صلاته الظهر وقال بعد الفراغ انما جهرت لتعلموا۔

(معارف السنن ص۳۶۸ ج۲)

ان روایتوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جہر بالتسمیہ کی روایت تعلیم پر محمول ہے۔

(ہدایہ اولین ص۱۰۳ ج۱)

جہر بالتسمیہ کی روایت منسوخ ہے

(۸)...... جہر بالتسمیہ کی روایت منسوخ ہے ''مراسیل ابی داؤد'' میں ایک روایت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی نقل کی گئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہر بالتسمیہ والی روایت منسوخ ہے۔

عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجهر ببسم الله بمکة ، قال : وکان اهل مکة یدعون '' مسیلمة '' الرحمن ، فقالوا : ان محمدا یدعو الی اله الیمامة ، فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخفاها فما جهر بها حتی مات۔ (مراسیل ابی داؤد ص۶ ج۱، باب فی الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم)

(دروس مظفری بر سنن ترمذی ص۷۲ تا ۷۵، ملخص)

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں (جب نماز پڑھتے تھے تو) بسم اللہ زور سے کہتے تھے، اور مکہ والے (یمامہ کے) مسیلمہ (کذاب) کو رحمٰن کہہ کر پکارتے تھے، تو لوگ کہنے لگے کہ: بیشک (حضرت) محمد (ﷺ) یمامہ کے الہ کو پکار رہے ہیں، (جب آپ ﷺ نے یہ بات سنی تو) حکم دیا کہ: بسم اللہ کو آہستہ سے کہا جائے، پھر وفات تک بسم اللہ زور سے نہیں پڑھی۔

مرغوب الختام فی ترک القراءة خلف الامام

امام کے پیچھے قراءت کا مسئلہ معرکۃ الآراء اختلافی مسئلہ ہے، اس رسالہ میں احادیث اور آثار صحابہ جمع کئے گئے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کی جائے گی، چاہے نماز جہری ہو چاہے سری۔ شروع میں سنت اور حدیث میں فرق کو بھی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے، مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

نماز کے مختلف مسائل میں ایک اہم اختلافی مسئلہ امام کے پیچھے قراءت کا ہے، ائمۂ اہل حق کے درمیان بھی یہ مسئلہ بڑا معرکۃ الآراء سمجھا گیا، اور دونوں طرف سے دلائل کے انبار جمع کئے گئے، تاہم کسی امام اور ان کے متبعین نے دوسرے امام اور ان کے متبعین پر لعن و طعن نہیں کیا، اپنے اپنے دلائل دیئے، اس موضوع پر رسائل اور کتابیں لکھیں۔ مگر اتباع حدیث کے مدعی ایک فرقہ نے احناف کی نماز کے عدم جواز اور باطل ہونے کا فتوی دے کر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ چند حوالے درج ذیل ہیں:

(۱)......''فتاوی نذیریہ''(ص۳۹۸ج۱) میں ہے:

فاتحہ خلف الامام پڑھنا فرض ہے، بغیر فاتحہ پڑھے ہوئے نماز نہیں ہوتی۔

(۲)......''عرف الجادی''(۲۶) میں ہے:

بعدہ سورۂ فاتحہ بخواند اگر چہ در پس امام باشد، زیرا کہ بے فاتحہ نہ نماز صحیح ست و نہ ادراک رکعت معتد بہ۔

اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے، اگر چہ امام کے پیچھے ہو، کیونکہ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح اور نہ رکعت کا پانا معتبر ہے۔

(۳)......''نزل الابرار''(ص۷۵ج۱) میں ہے:

ومن فرائضها قراءة الفاتحة لقادر عليها فی کل رکعة من الثنائية والرباعية فی الفرائض والنوافل للامام والماموم والمنفرد والمسبوق۔

نماز کے فرائض میں سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہے، اس شخص کے لئے جو اس کے پڑھنے پر قادر ہو، دو رکعت والی چار رکعت والی نمازوں کی ہر رکعت میں خواہ فرض نماز ہو یا نفل، امام، مقتدی، منفرد اور مسبوق ہر ایک کے لئے۔

(۴)......''فتاوی ثنائیہ'' (ص۵۵۵ج۱) میں ہے:

میں سورۂ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری جانتا ہوں، از روئے قرآن وحدیث میری تحقیق ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۵)......فصل الخطاب (ص۱،بحوالۂ: احسن الکلام ص۵۷ج۱) میں ہے:

جو شخص امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، اس کی نماز ناقص ہے، کالعدم ہے، بیکار ہے، باطل ہے۔

اس مختصر رسالہ میں چند احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کو جمع کیا گیا ہے، جن میں صراحت ہے کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں کوئی قراءت نہیں۔

مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر بھی ہوتا ہے

مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک اور معمول کیا تھا، اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آئے گا، اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے ''عمدۃ القاری'' میں لکھا ہے کہ: امام کے پیچھے قراءت کے چھوڑنے کا مسلک تقریبا اسّی (۸۰) صحابہ کرام سے ثابت ہے، جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متشدد تھے، یعنی خلفاء اربعہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (درس ترمذی ص۱۰۳ج۲)

حدیث اور سنت میں فرق ہے

یہاں مختصراً اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ سنت اور حدیث کا فرق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حدیث اور سنت کے فرق کو سمجھ لیا جائے تو بہت سے مسائل میں اختلاف دور ہوسکتا ہے۔ ایک ہے حدیث اور ایک ہے سنت۔ ہر حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا، اور نہ یہ ممکن ہے، اور ہر سنت پر عمل کیا جائے گا، اسی لئے ذخیرۂ احادیث میں کہیں بھی حدیث پر عمل کرنے کا حکم اور ترغیب نہیں دی گئی، بلکہ سنت کے اتباع اور سنت پر عمل کرنے کا حکم اور ترغیب دی گئی ہے، اسی طرح سنت کے ترک پر وعید آئی ہے۔ چند مثالوں سے اس بات کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

حدیث اور سنت میں فرق کی: ۱۸ر مثالیں

(۱)......آپ ﷺ کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب البول قائما و قاعدا ، کتاب الوضوء)

(۲)......وضو کے بعد بیوی کا بوسہ لینا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ترک الوضوء من القبلة ، کتاب الطهارة)

(۳)......جوتا پہن کر نماز پڑھنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب الصلوة فی النعال ، ابواب ثیاب المصلی ، کتاب الصلوة)

(۴)......آپ ﷺ نے منبر پر نماز پڑھی یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(تحفۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۳)

(۵)......آپ ﷺ نے بچی کو اٹھا کر نماز پڑھی، یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه فی الصلوة ، ابواب سترة المصلی)

(۶)......ایک کپڑے میں نماز پڑھنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب الصلوة فی الثوب الواحد ، ابواب ثیاب المصلی)

(۷)......بچوں کو مسجد میں لانا حدیث ہے، سنت نہیں۔ (تحفۃ القاری ص۳۷۳ ج۲)

(۸)......روزہ کی حالت میں بیوی کو ساتھ لٹانا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ماجاء فی مباشرة الصائم ، کتاب الصوم)

(۹)......روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ما جاء فی القبلة للصائم ،کتاب الصوم)

(۱۰)......آپ ﷺ نے عیدگاہ میں قربانی فرمائی، یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب النحر والذبح یوم النحر بالمصلی ، کتاب العیدین)

اسی طرح جو احادیث منسوخ ہیں مثلاً:

(۱۱)...... مامست النار سے وضو کرنا۔

(ترمذی شریف، باب الوضوء مما غیرت النار...... باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار)

(۱۲)......ابتدائے اسلام میں نماز میں بات کرنے کی احادیث۔

(بخاری شریف، باب ما ینهی من الکلام فی الصلوة ، کتاب الصلوة)

(۱۳)......امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔

(بخاری شریف، باب انما جعل الامام لیؤتم به)

وغیرہ یہ حدیثیں ہیں، مگر ان کو سنت نہیں کہا جائے گا۔

اسی طرح آپ ﷺ کی خصوصیات کی حدیثیں مثلاً:

(۱۴......۱۵)......آپ ﷺ کا مسلسل روزے رکھنا۔ آپ ﷺ پر ہر حالت میں

چاہے مال ہو چاہے نہ ہو قربانی کا واجب ہونا۔

(ترمذی شریف، باب جاء فی کراهيّة الوصال فی الصّیام، کتاب الصوم)

(۱۶)......حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو نو ماہ کے بکرے کی قربانی کی اجازت مرحمت فرمانا۔(بخاری شریف، باب الاکل یوم النحر، کتاب العیدین)

(۱۷)......آپ ﷺ کا چار سے زائد نکاح فرمانا۔

(بخاری شریف، باب کثرة النساء، کتاب النکاح۔تفہیم البخاری ص۴۲ ج۳)

وغیرہ حدیثیں ہیں، مگر ان کو سنت نہیں کہا جائے گا۔

(۱۸)......''بخاری شریف''میں ہے: آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ:''صلوا قبل المغرب''مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا:''لمن شاء''جو چاہے، یہ آپ ﷺ نے''لمن شاء''کیوں ارشاد فرمایا؟ راوی خود فرماتے ہیں کہ:''کراهية ان يتخذها الناس سنة''لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔

(بخاری، باب الصلاة قبل المغرب، رقم الحدیث:۱۱۸۳)

یہ روایت بھی صاف بتا رہی ہے کہ حدیث اور سنت میں فرق ہے۔

یہاں یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اگر حدیث اور سنت کا یہ فرق سمجھ لیا جاتا تو چار مسالک بھی نہ ہوتے، اس لئے کہ ان مسالک میں کوئی تفرقہ نہیں، ہاں ان میں اختلاف ہے اور وہ رحمت ہے، اور یہاں تفرقہ اور خلاف ہے۔

اس بات کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے راقم کے دو رسالے''حدیث اور سنت کا فرق''اور''بحث ونظر بر نقد ونظر''۔انشاء اللہ ان دونوں رسالوں کے مطالعہ سے صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ حدیث اور سنت میں فرق ہے۔

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ احناف کے پاس کس طرح کے دلائل ہیں، اوران کا عمل بھی حدیث کے موافق اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اوران جیسے مسائل پر لڑائی اور اختلافات سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

ترک القرائۃ خلف الامام کے موضوع پر چند رسائل کی فہرست

اس موضوع پر چند کتابیں اور رسائل کی فہرست درج ہے:

(۱)......''امام الكلام فی القراء ة خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ۔

(۲)......''غيث الغمام فی القراء ة خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ۔

(۳)......''الدليل المحكم فی ترک القراء ة للمؤتم ''۔از: حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ۔

(۴)......''توثيق الكلام فی ترک القراء ة خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ۔

(۵)......'''' هداية المعتدی فی قراء ة المقتدی ''۔از: حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔

(۶)......'' الدليل القوی علی ترک القراء ة للمقتدی ''۔از: حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ۔

(۷)......''توثيق الكلام فی ترک القراء ة خلف الامام ''از: حضرت مولانا محمد ہاشم

صاحب سندھی رحمہ اللہ۔

(۸)......’’ فصل الخطاب فی مسئلة ام الکتاب ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۹)......’’ خاتمة الخطاب فی مسئلة فاتحة الکتاب ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۱۰)......’’ فاتحة الکلام فی القراء ة خلف الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۱۱)......’’احسن الکلام فی ترک القراء ة خلف الامام‘‘۔از:حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ۔

(۱۲)......’’’غنية المهتدی فی قراء ة المقتدی ‘‘۔از:حضرت مولانا قاضی رحمت اللہ صاحب لاجپوری ثم راندیری رحمہ اللہ۔

(۱۳)......’’ نیل المرام بالتزام السکوت عند قراء ة الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ۔

(۱۴)......’’فاتحة الکلام فی القراء ة خلف الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ۔

(۱۵)......’’رفع یدین اور قراءت فاتحہ خلف الامام‘‘۔از : حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔

(۱۶)......’’تحقیق مسئلہ قراءت خلف الامام‘‘۔از : حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ۔

نوٹ:......اس فہرست کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی رسالہ یا کتاب نہیں، جو رسائل وقت پر یاد آ گئے یا نظر سے گذرے، ان کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

....

ملفوظ: حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ......اذان' اقامت' سترہ' خطبۂ جمعہ سب کی طرف کافی ہے' اسی طرح امام کی قرأت بھی سب کی طرف سے کافی ہے

''من کان له امام فان قرائته له قراء ة'' پر جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(۱)......ایک اذان سب کی طرف سے کافی ہے، سارے محلے والے اذان نہیں کہتے۔

(۲)......ایک اقامت سب کی طرف سے کافی، سارے مصلی اقامت نہیں کہتے۔

(۳)......امام کا سترہ مقتدی کی طرف سے کافی ہے، سب سترے کا اہتمام نہیں کرتے۔

(۴)...... جمعہ کا خطبہ سب کی طرف سے کافی ہے سب خطبہ نہیں پڑھتے۔

اسی طرح امام کی قراءت سب کی طرف سے کافی ہے، سب کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں۔کیا جو حضرات ایک اذان' ایک اقامت' ایک سترہ' ایک خطبہ کو کافی سمجھتے ہیں، کیا کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں جس میں صراحت ہو کہ ایک اذان' ایک اقامت' ایک سترہ' ایک خطبہ سب کی طرف سے کافی ہے۔(تجلیات صفدر ص۵۷ ج۴ ملخص)

﴿اذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا﴾

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا ﴾۔

(سورۂ اعراف، آیت نمبر:۲۰۴)

ترجمہ:......اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو۔

صحابۂ کرام اور مفسرین کے نزدیک اس آیت کا شان نزول نماز کے متعلق ہے۔

(۱)......عن يسير بن جابر قال : صلى ابن مسعود رضى الله عنه فسمع ناسا يقرء ون مع الامام ، فلما انصرف قال : اَمَا آن لكم ان تفهموا؟ اما آن لكم ان تعقلوا ؟ واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا كما امركم الله۔

ترجمہ:......حضرت یسیر بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو امام کے ساتھ قراءت کرتے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو، جب قرآن کریم کی قراءت ہو رہی ہو تو تم اس کی طرف توجہ کرو اور خاموش رہو، جیسا کہ اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے۔(تفسیر طبری ص۱۱۰ ج۹)

(۲)......عن ابن عباس رضى الله عنهما فى قوله تعالى : واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ' يعنى فى الصلوة۔(كتاب القراءة للبيهقى ص۸۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالی کے ارشاد: ''واذا قرى القرآن '' کے متعلق مروی ہے کہ: یہ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳)......عن ابن عبد الله بن مغفل رضى الله عنه فى هذه الآية : واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ' قال : فى الصلوة۔(كتاب القراءة للبيهقى ص۸۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ آیت کریمہ:''واذا قری القرآن'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ: یہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۴)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : كانت بنو اسرائيل اذا قرأت ائمتهم جاوبوهم ، فكره الله ذلک لهذه الامة وقال: واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: بنی اسرائیل کے امام جب قراءت کرتے تھے تو بنی اسرائیل ان کی مجاوبت کرتے تھے، اللہ تعالی نے یہ کام اس امت کے لئے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو۔(الدرالمثور فی التفسیر بالماثور ص۱۵۶ج۳)

(۵)......اخرج البيهقى عن مجاهد ، قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الصلوة فسمع قرائته فتى من الأنصار ، فنزلت ،الخ۔(سعایہ ص۲۹۱)

''بیہقی'' نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ: رسول خدا ﷺ نماز میں قراءت فرما رہے تھے تو ایک انصاری جوان نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

(۶)......قال ابن تيمية : وقول الجمهور هو الصحيح ، فان الله سبحانه و تعالى قال ﴿ واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ﴾ قال احمد بن حنبل رحمه الله : اجمع الناس على انها نزلت فى الصلوة۔(فتاوی ابن تیمیہ ص۱۵۰/ باب صفة الصلوة)

ترجمہ:......ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمہور کا قول صحیح ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ: جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۱)......عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال : ان النبی صلی الله علیه وسلم خطبنا ' فبیّن لنا سنتنا ' وعلّمنا صلوتنا ، فقال : اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ' ثم لیؤمّکم احدکم ' فاذا کبّر فکبِّروا واذا قرء فانصتوا ' واذا قال ﴿غیر المغضوب علیهم ولاالضالین﴾ فقولوا آمین ۔

(مسلم ص ۱۷۴ ج ۱، باب التشهد فی الصلوة ، رقم الحدیث:۴۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا' اورسنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی' اورنماز کا طریقہ بتلایا' اور یہ فرمایا کہ: نماز پڑھنے سے پہلے اپنی صفوں کو درست کرلو، پھرتم میں سے ایک تمہاراامام بنے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو' اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ'' غیر المغضوب علیهم ولاالضالین '' کہے تو تم آمین کہو۔[۱]

---

[۱]......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)...... اذا قرء الامام فانصتوا ، الخ۔(ابن ماجہ ص ۶۱ ،باب فی سکتتی الامام ، رقم الحدیث:۸۴۷)

(۲)......علّمنا رسول الله صلی الله علیه وسلّم قال : اذا قمتم الی الصلوة فلیؤمّکم احدکم ' واذا قرء الامام فانصتوا ۔(مسند احمد ص ۴۱۵ ج ۴، رقم الحدیث:۱۹۷۲۳)

(۳)......خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ' فعلّمنا سنتنا ' وبین لنا صلوتنا ، فقال : اذا کبّر الامام فکبِّروا ' واذا قرء فانصتوا ۔(صحیح ابوعوانہ ص ۱۳۳ ج ۲، رقم الحدیث:۱۷۳۸)

(۴)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :اذا قرء الامام فانصتوا،واذا قال﴿غیر المغضوب علیهم ولاالضالین﴾ فقولوا آمین۔(صحیح ابوعوانہ ص ۱۳۳ ج ۲، رقم الحدیث:۱۷۴۰)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۲)......عن أبي‌هريرة رضى الله عنه أن رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال : انما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبّر فكبّروا ، وإذا قرأ فانصتوا۔

(مسلم ص۱۷۴ ج۱، باب التشهد فى الصلوة ، رقم الحديث:۴۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ تم لوگ اس کی اقتدا کرو، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔[۱]

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہیں

(۳)......عن جابر رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : كلُّ من كان له إمامٌ ، فقراء ته له قراءةٌ۔

(مصنف ابن ابى شيبة ص۲۸۲ ج۳، من كره القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۳۸۲۳)

---

[۱]......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......انّما جُعل الامام ليؤتمّ به ، فاذا كبّر فكبِّروا ، واذا قرء فانصتوا ، والخ۔

(نسائی ص۱۰۷ ج۱، قراءة القرآن خلف الامام فيما جهر به الامام ، رقم الحديث:۹۲۲/۹۲۳)

(۲)......" انّما جعل الامام ليؤتمّ به " بهذا الخبر زاد : " واذا قرء فانصتوا " والخ۔

(ابوداؤد، باب الامام يصلى من قعود ، رقم الحديث:۶۰۲)

(۳)......انّما جعل الامام ليؤتمّ به ، فاذا كبّر فكبِّروا ، واذا قرء فانصتوا ، والخ۔

(ابن ماجہ، باب فى سكتتى الامام ، رقم الحديث:۸۴۶)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہیں۔

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔[1]

علی رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۴)......عن علی رضی الله عنه قال : سأل رجل النّبی صلّی الله علیه وسلم أقرأ خلف الامام ام انصت ؟ قال : لا بل انصت ' فانه یکفیک۔(کتاب القراءۃ للبیهقی ص۱۶۳)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو، کیونکہ تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۵)......عن عطاء الخراسانی رحمه الله قال : کتب عثمان رضی الله عنه الی

[1]......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)...... من صلّی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ۔

(مؤطا امام محمد ص۹۵، باب القراءۃ فی الصلوۃ خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۱۷)

(۲)...... من کان له إمام فقراءۃ الإمام له قراءۃ۔

(الجوهر النقی ج۲، باب من قال لا یقرأ خلف الامام فی الصلوۃ)

(۳)...... من کان له إمام فقراءۃ الإمام له قراءۃ۔(کنز العمال ، قراءۃ الامام ، رقم الحدیث:۱۹۶۸۳)

(۴)...... من کان له إمام ' فقراءۃ الإمام له قراءۃ۔

(ابن ماجہ، باب اذا قرأ الامام فانصتوا ، رقم الحدیث: ۸۴۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اسے کافی ہے اور جب تنہا پڑھے تو قراءت کرے۔

معاوية رضی الله عنه : اذا قمتم الی الصلوة فاستمعوا وانصتوا ' فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : للمنصت الذی لا یسمع مثل اجر السامع المنصت ۔(کتاب القراء ۃ للبیهقی ص۱۱۵)

ترجمہ:...... حضرت عطا خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو امام کی طرف کان لگائے رہو، اور خاموش رہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص خاموش رہے اور اسے سنائی نہ دے' اس کے لئے ایسا ہی اجر ہے جیسا اس شخص کے لئے جسے سنائی دے اور وہ خاموش رہے۔

انس رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(٦)......عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا قرء الامام فانصتوا ۔(کتاب القراء ۃ للبیهقی ص۱۱۳)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام کی قراءت قوم کے لئے کافی ہے

(٧)......عن أبي الدرداء رضی الله عنه یقول: سئل رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم أفي کل صلوة قراء ۃ ؟ قال : نعم ' قال رجل من الأنصار : وجبت هذه فالتفت إلي وکنت أقرب القوم منه فقال : ما أری الإمام إذا أم القوم إلا وقد کفاهم۔

(نسائی، اکتفاء الماموم بقراء ۃ الامام ، کتاب الافتتاح ، رقم الحدیث:۹۲۴)

ترجمہ:...... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال

کیا گیا کہ: کیا ہر ایک نماز میں قراءت ہے؟ فرمایا: ہاں، تو ایک انصاری نے کہا کہ: واجب ہوچکی قراءت' چونکہ میں سب سے زیادہ قریب تھا، اس لئے آپ نے میری جانب التفات کرکے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جب امام قوم کی امامت کرے تو ان کے لئے کافی ہوجائے گا۔

من كان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة

(۸)......وعن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه مرفوعا : من كان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة۔(طبرانی (معجم اوسط) رقم الحديث:۷۵۷۵)

ترجمہ:......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ: جس کا امام ہو تو امام کی قرأت اس کے واسطے بھی قراءت ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کرے

(۹)......عن بلال رضى الله عنه قال : امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا أقرأ خلف الامام۔(كتاب القرأة للبيهقى ص۱۷۵)

ترجمہ:......حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ: میں امام کے پیچھے قرأت نہ کروں۔

جس نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے

(۱۰)......عن عبدالله بن شداد بن الهاد رضى الله عنه قال: أم رسول الله صلى الله عليه وسلم للناس فى العصر ، قال : فقرأ رجل خلفه فغمزه الذى يليه ، فلمّا صلّى، قال : لِمَ غمزتنى؟ قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدامك ' فكرهتُ أن

تـقـرأ خلفه ، فسمعه النبى صلى الله عليه وسلم فقال : من كان له امام فان قراء ته له قراء ة۔(مؤطاامام محمد ص٩٨، باب القراء ة فى الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث:١٢٥)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں امامت فرمائی، اور ایک شخص نے آپ ﷺ پیچھے قراءت کی، جو نمازی ان کے ساتھ کھڑا تھا، انہوں نے ان کا ذرا بدن دبایا تا کہ یہ قراءت سے باز آجائے، جب نماز ہو چکی تو انہوں نے کہا کہ: تم نے مجھے کیوں دبایا تھا؟ منع کرنے والے نے کہا کہ: چونکہ حضور ﷺ آگے قراءت کر رہے تھے، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ تم بھی قراءت کرو، نبی ﷺ نے دونوں کی باتیں سن کر ارشاد فرمایا: جس نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔

لا قراء ة خلف الإمام

(١١)......عن الشعبى رحمه الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا قرائة خلف الامام۔(دارقطنی ص٣٢٤ج١، باب ذكر قوله صلى الله عليه وسلم من كان له امام فقراء ة الامام له قراء ة ، رقم الحديث:١٢٣٣)

ترجمہ:......امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت جائز نہیں۔

سری نماز میں بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں ہے، اس پر چند احادیث

کس نے میری قراءت میں خلجان پیدا کر دیا

(١٢)......عن عمران بن حصين رضى الله عنه : أن النبي صلى الله عليه وسلم صلّى

بهم الظهر ، فلمّا انفتل قال : أيّكم قرأ بسبح اسم ربک الأعلى ، فقال رجل : أنا، فقال : علمت أن بعضكم خالجنيها۔

(ابوداؤد، باب من رأى القراءة اذا لم يجهر ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث : ۸۲۸)

ترجمہ:......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ: کس نے ''سبح اسم'' پڑھی؟ ایک شخص نے کہا: میں نے، فرمایا: مجھے معلوم ہو گیا کہ کسی نے میری قراءت میں خلجان پیدا کر دیا۔

(۱۳)......عن عمران بن حصين رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلّى الظهر ، فجعل رجل يقرأ خلفه ب ﴿ سبح اسم ربک الأعلى ﴾ فلمّا انصرف قال : ايّكم قرأ – أو ايّكم القارى – ؟ قال رجل : أنا ، فقال : قد ظننت ان بعضكم خالجنيها ۔(مسلم شریف ص۱۷۲ ج۱، باب نهى الماموم عن جهره بالقراءة خلف الامام ، رقم الحديث : ۳۹۸)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، تو ایک صاحب آپ کے پیچھے ﴿ سبح اسم ربک الاعلى ﴾ پڑھنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے قراءت کی ہے؟ یا تم میں سے کون قاری ہے؟ ایک صاحب بولے: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھے خلجان میں ڈال رہا ہے۔

(۱۴)......عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال : صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقرأ رجل خلفه ب ﴿ سبح اسم ربک الأعلى ﴾ فلمّا صلّى قال : من قرأ سبّح اسم ربک الأعلى ؟ قال رجل : أنا ، قال : قد علمت ان بعضكم قد

خالجنيها۔

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، ایک صاحب آپ کے پیچھے ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں کس نے ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھی ہے؟ ایک صاحب بولے: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھے قراءت میں الجھا رہا ہے۔

(نسائی ص۱۰۶ ج۱، باب ترک القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه ، رقم الحدیث:۹۱۸)

(۱۵)......عن عمران بن حصين رضى الله عنه : ان النبي صلى الله عليه وسلم صلّى صلوة الظهر أو العصر ، و رجل يقرأخلفه ، فلمّا انصرف قال : ايّكم قرأ ب سبح اسم ربك الأعلى ؟ قال رجل من القوم : أنا ، ولم ارد بها الا الخير ، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : قد عرفت ان بعضكم قد خالجنيها۔

(نسائی ص۱۰۶ ج۱، باب ترک القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه ، رقم الحدیث:۹۱۹)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ایک صاحب آپ کے پیچھے قراءت کرنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھی ہے؟ ایک صاحب بولے: میں نے، اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھے قرآن کی قراءت میں الجھا رہا ہے۔

کیا ہو گیا کہ مجھے قرآن کی قراءت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے؟

(۱٦)......عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : صلى رسول الله صلى الله

علیه وسلم یوما صلوة الظھر، فقرأ معه رجل من الناس فی نفسه ، فلمّا قضی صلا ته قال : ھل قرأ معی منکم احد ؟ قال ذلک ثلا ثا ، فقال له الرّجل : نعم ‘ یا رسول الله انا کنت اقرأ ﴿ بسبّح اسم ربک الاعلی ﴾ قال : مالی انازع القرآن ، امایکفی احدکم قراء ۃ امامه ، انّما جعل الامام لیؤتمّ به ، فاذا قرأ فانصتوا۔

(کتاب القرأۃ للبیھقی ص۱۱۴)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک صاحب اپنے جی میں آپ ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے لگے،نماز پوری ہوئی تو حضور ﷺ نے پوچھا کہ: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تین دفعہ آپ ﷺ نے یہ سوال کیا،ایک صاحب بولے: جی ہاں یارسول اللہ میں ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھ رہا تھا،آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوگیا کہ مجھے قرآن کی قرأت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے؟ کیا تمہیں امام کی قراءت کافی نہیں ہے؟ امام تو بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے ،لہذا جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کو آپ ﷺ کا حکم کہ: ایسا مت کرو

(۱۷)......عن النواس بن سمعان رضی الله عنه قال : صلّیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الظھر، وکان عن یمینی رجل من الانصار ‘ فقرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم ، وعلی یساری رجل من مزنیة ‘ یلعب بالحصا ، فلمّا قضی صلا ته قال : ھل قرأ خلفی ؟ قال الانصاری : انا یا رسول الله ! قال : فلا تفعل ، من کان له امام فان قراء ۃ الامام له قراء ۃ ، وقال للّذی یلعب بالحصا : ھذا حظّک من

صلوتک۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۷٦)

ترجمہ:......نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، میری داہنی جانب ایک انصاری صحابی تھے، انہوں نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اور میری بائیں جانب قبیلۂ مزنیہ کے ایک صاحب تھے' جو کنکریوں سے کھیل رہے تھے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ: میرے پیچھے کس نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولے میں نے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ایسامت کرو، کیونکہ جو امام کی اقتدا کرے تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہوتی ہے۔ اور جو صاحب کنکریوں سے کھیل رہے تھے ان سے فرمایا: تمہیں نماز سے یہی حصہ ملا ہے۔

جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لئے امام کی قراءت ہی کافی ہے

(۱۸)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه : ان رجلا قرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم فی الظهر أو العصر، فاوی الیه رجل فنهاه ، فلمّا انصرف قال : اتنهانی ان اقرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم ؟ فتذاکرا ذلک حتی سمع النبی صلی الله علیه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من صلّی خلف الامام فان فقراء ته له قراء ة۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۲٦)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اثناءِ نماز میں ایک آدمی نے اشارہ سے اس کو قراءت سے منع کیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے سے کہا کہ: تم مجھے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے سے کیوں روکتے ہو؟ وہ

دونوں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ان کی گفتگو سن لی اور ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لئے امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

تو مجھے قراءت قرآن کے متعلق خلجان یا کش مکش میں ڈال رہا ہے

(۱۹)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال : صلی رسول الله صلی الله علیه و سلم باصحابه الظهر، فلمّا انصرف قال : هل قرأ احد منکم خلفی ؟ بسبّح اسم ربک الاعلی ؟ فلم یتکلم احد ، فردد ذلک ثلا ثا ، فقال رجل : انا یا رسول الله ! قال : لقد رأیتک تخالجنی – أو قال : تنازعنی –القرآن ، من صلّی منکم خلف امام فقراء ته له قراء ة۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۲۶)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو پوچھا: کیا کسی نے میرے پیچھے ﴿سبّح اسم ربک الاعلی﴾ پڑھی ہے؟ کوئی نہ بولا، آپ ﷺ نے تین دفعہ یہ سوال کیا، تو ایک صاحب بولے: میں نے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ تو مجھے قرائت قرآن کے متعلق خلجان میں ڈال رہا ہے، یا فرمایا کہ: کش مکش میں ڈال رہا ہے۔تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

سورۂ فاتحہ بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جائے گی

(۲۰)......عن جابر بن عبداللّٰه رضی الله عنه یقول : من صلّی رکعة لم یقرأ فیها بأم القرآن فلم یصلّ إلا وراء الامام۔

(طحاوی ص۱۴۹ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۶۶۔مصنف عبدالرزاق ص۱۲۰ ج۲، باب لا صلاة الا بقراء ة ، رقم الحدیث:۲۷۴۵)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی، مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(۲۱)......عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کل صلوۃ من صلّی رکعۃ لا یقرأ فیھا بأم الکتاب فھی خداج إلا وراء الامام۔

(دارقطنی ص۳۲۳ ج۱، باب ذکر قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ رقم الحدیث:۱۲۲۸۔ کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۳۶)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔

(۲۲)......عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کل صلوۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ ، فلا صلاۃ لہ إلا وراء الامام۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نہیں ہوتی، سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔(کتاب القراءۃ للبیہقی ص۱۷۳)

(۲۳)......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کلّ صلوۃ لا یقرأ فیھا بامّ الکتاب ، فھی خداج إلا وراء الامام۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز

جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتی ہے،سوائے اس نماز کے جوامام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۷۱)

(۲۴)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم : قال : لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعدا ، قال سفيان : هذا لمن يصلّی وحده۔(ابوداؤد ص۱۱۹ج۱، باب من ترک القراء ة فی صلوته ، رقم الحديث:۸۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ:اس شخص کی نماز جائز نہیں جوسورۂ فاتحہ کے ساتھ مزید کچھ اور نہ پڑھے۔حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کا یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(۲۵)...... قال الامام الترمذی رحمه الله : واما احمد بن حنبل رحمه الله فقال : معنی قول النبی صلی الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده۔(ترمذی ص۷۱ج۱، باب ما جاء فی ترک القراء ة الخ ، تحت رقم الحديث:۳۱۲)

ترجمہ:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے فرمان کہ:اس کی نماز جائز نہیں جوسورۂ فاتحہ کے ساتھ قرأت نہ کرے کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: یہ اس وقت ہے جب کہ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأت سے منع فرماتے تھے

(۲٦)......عبد الرزاق عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه رضی الله عنهم : نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن القراء ة خلف الامام۔

قال : واخبرنی اشياخنا ان عليا رضی الله عنه قال : من قرأ خلف الامام فلا

صلاۃ له۔

قال : واخبرنی موسی بن عقبة : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر و عمر وعثمان رضی الله عنهم کانوا ینهون عن القراءة خلف الامام۔

ترجمہ:......امام عبدالرزاق عبدالرحمٰن بن زید رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے بہت سے مشائخ نے خبر دی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

اور موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ نے مجھے خبر دی کہ: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۹ ج۲، باب القراءة خلف الامام، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

عمرؓ کا ارشاد: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے

(۲۸)......عن القاسم بن محمد رحمه الله قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه : لا یقرأ خلف الامام جهرا أو لم یجهر۔(کتاب القراءة للبیهقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے۔

جو امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں

(۲۹)......اخبرنا محمد بن عجلان رحمه الله: ان عمربن الخطاب رضی الله عنه قال: لیت فی فم الّذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔

ترجمہ:......حضرت محمد بن عجلان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کاش جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔(مؤطاامام محمد مترجم ص۹۸، باب القراءة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷)

علیؓ کا ارشاد: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت کو کھو دیا

(۳۰)......عن عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمه الله قال : قال علی بن ابی طالب رضی الله عنه : من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة۔

(دارقطنی ص۳۲۵ ج۱، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراءة واختلاف الروایات ، رقم الحدیث:۱۲۴۱۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۸ ج۳، من کره القراءة خلف الامام رقم الحدیث:۳۸۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۷ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۰۱)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت کو کھو دیا۔

جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں

(۳۱)......عن داود بن قیس عن محمد بن عجلان رحمهم الله قال : قال علی رضی الله عنه : من قرأ مع الامام فلیس علی الفطرة۔

(طحاوی ص۱۵۰ ج۱، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۰۶)

ترجمہ:......حضرت محمد بن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں۔

قرأت خلف الامام کے بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

(۳۲)......وعن أبي وائل قال : سئل ابن مسعود رضی الله عنه عن القراء ة خلف الإمام ؟ فقال : انصت ، فإن فی الصلوة شغلا ' سیکفیک ذاک الإمام۔

ترجمہ:......ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ: (قراءت کے) وقت خاموش رہو، کیونکہ نماز میں امام قراءت میں مشغول ہے اور تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

(مؤطاامام محمد ص۹۶، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۰۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۶ ج۳، من کره القراء ة خلف الامام رقم الحدیث:۳۸۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۲، رقم الحدیث:۲۸۰۳۔کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے

(۳۳)......عن علقمة بن قیس رحمهما الله :ان عبداللّٰه بن مسعود رضی الله عنه كان لا یقرأ خلف الإمام فی ما یجهر فیه ، وفی ما یخافت ، لا فی الأولیین ولا فی الأخریین ، واذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الاخریین شئیا۔(موطاامام محمد ص۹۶، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۱)

ترجمہ:......حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے' نہ جہری نمازوں میں' اور نہ سری نمازوں میں' نہ پہلی رکعتوں میں' نہ آخری رکعتوں میں، لیکن جب اکیلے نماز ادا کرتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملاتے اور آخری دو رکعات میں کچھ نہیں

پڑھتے تھے۔

جلتے کوئلوں کو منہ میں لینا، امام کے پیچھے قراءت سے زیادہ پسندیدہ ہے

(۳۴)......عن علقمة رحمه الله : عن عبدالله رضی الله عنه قال : لان اعَضَّ علی جمرة الغضا احب من ان اقرأ خلف الامام۔

(موطا امام محمد ص۹۶، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۳۔ کتاب القراء ة للبیہقی ص۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درخت کے جلتے کوئلوں کو منہ میں لینا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت کروں۔

کاش کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے

(۳۵)......عن علقمة رحمه الله : عن عبد الله رضی الله عنه قال : لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوه ترابا۔

(طحاوی ص۱۵۰ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷۶۔ مصنف عبدالرزاق ص۱۲۸ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کیا کر، الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قراءت نہ کرتا ہو

(۳۶)......عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال : یا فلان ! لا تقرأ خلف الامام

الا ان يكون اماما لا يقرأ۔(مجمع الزوائدص١١٠ج٢)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت نہ کیا کر، الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قراءت نہ کرتا ہو۔

ابن عمرؓ زید بن ثابتؓ جابر رضی اللہ عنہم کا ارشاد کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے

(٣٧)......وعن عبد اللّٰه بن مقسم أنه سأل ابن عمر وزيد بن ثابت وجابر بن عبداللّٰه رضى الله عنهم عن القراءة خلف الامام فقالوا : لا يقرأ خلف الإمام فى شىء من الصّلوات۔(طحاوی ص١٥٠ج١، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:١٢٧٨)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مقسم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرؓ حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے قراءت خلف الامام کے بارے میں سوال کیا، تو تینوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کی جائے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت: امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے

(٣٨)......عن مالک عن نافع : ان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما أنه كان إذا سئل هل يقرأ احد خلف الإمام ؟ قال : إذا صلّى أحدكم خلف الإمام فحسبه قرأة الإمام ، واذا صلى وحده فليقرأ ، قال : وكان عبد الله بن عمر لا يقرأ خلف الإمام۔

(مؤطاامام مالک ص٦٧، باب ترک القراءة خلف الامام ' کتاب الصلوة ' رقم الحديث:٢٣٣)

ترجمہ:......امام مالک رحمہ اللہ بواسطہ نافع رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: جب آپ سے سوال کیا جاتا تھا کہ: کیا کوئی امام کے پیچھے مقتدی قراءت کر سکتا ہے؟ تو آپ فرماتے کہ: تم میں جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قراءت ہی کافی ہے، اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قراءت کرلیا کرے۔ نافع رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۳۹)......وعن سالم بن عمر قال : كان ابن عمر لا يقرأ خلف الإمام ، فسألت القاسم بن محمد عن ذلك ؟ فقال : ان تركتَ فقد تركه ناس يقتدىٰ بهم ، وإن قرأتَ فقد قرأ ناس يقتدىٰ بهم ، وكان القاسم ممن لا يقرأ۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۸۰، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث :۱۱۹)

ترجمہ:......سالم بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، وہ کہتے ہیں کہ: اس کے متعلق میں نے سوال کیا قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے، تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ: اگر تم قراءت نہیں کرتے تو بعض ایسے صحابہ کرام بھی تھے جو قراءت نہیں کرتے تھے، اوران کا بھی اتباع کیا جاتا ہے، اوراگر تو نے قراءت کرلی تو بعض ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے جو قرأت کرتے تھے، اوران کی اقتدا بھی کی جاتی ہے، مگر قاسم بن محمد رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے،

(۴۰)......عن نافع ابن عمر رضی الله عنهما قال : من صلى خلف الإمام كفته قراءته۔(مؤطا امام محمد ص۹۴، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث:۱۱۵)

ترجمہ:......نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے لئے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

(۴۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : انه سئل عن القراء ة خلف الامام ، قال تكفيك قراء ة الامام۔

(مؤطا امام محمد ص۹۴، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث:۱۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قراءت کرنے کے متعلق

پوچھا گیا، تو فرمایا: تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(۴۲)......عن انس بن سیرین قال : سألت ابن عمر رضی الله عنهما أأقرأ مع الامام ؟ فقال : انک لفخم البطن تکفیک قراء ة الامام۔

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں امام کے ساتھ قراءت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم تو بڑے موٹے پیٹ کے ہو، تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۲۔ کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۵۷)

(۴۳)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : کان ینهی عن القراء ة خلف الامام۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۴۴)......عن القاسم بن محمد قال : کان ابن عمر رضی الله عنهما لا یقرأ خلف الامام جهرا أو لم یجهر۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے، خواہ امام اونچی آواز سے قراءت کرے یا نہ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد: ’’تمہیں امام کی قراءت کافی ہے‘‘

(۴۵)......عن نافع وانس بن سیرین رحمهما الله قالا : قال ابن عمر رضی الله عنهما : یکفیک قراء ة الامام۔

ترجمہ:......امام نافع اور حضرت انس بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۸ ج ۳، من کرہ القراء ۃ خلف الامام ، رقم الحدیث: ۳۸۰۵)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آثار

(۴۶)......عن عطاء بن یسار أنه سأل زید بن ثابت رضی الله عنه عن القراء ة مع الإمام ؟ فقال : لا قراء ة مع الإمام فی شیء۔

(مسلم، باب سجود التلاوة ، رقم الحدیث: ۵۷۷)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں کی جاسکتی۔

(۴۷)......عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال : لا تقرأ خلف الامام ان جهر ' ولا ان خافت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۹ ج ۳، من کرہ القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث: ۳۸۰۸)

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے، اگر چہ امام جہر سے قراءت کرے یا آہستہ سے قرأت کرے۔

(۴۸)......عن ابن ذکوان عن زید بن ثابت و ابن عمر رضی الله عنهم کانا لا یقرآن خلف الامام۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۱۴۰ ج ۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث: ۲۸۱۰)

ترجمہ:......ابن ذکوان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۴۹)......عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت رضی الله عنه یحدثه عن جده انه قال : من قرأ خلف الامام فلا صلوة له۔

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت موسیٰ بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ان کے دادا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(موطاامام محمد ص۱۰۰، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۸۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۹ ج۳، من کرہ القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۳۸۰۹۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۷ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

(۵۰)......عن موسی بن سعد عن ابن زید بن ثابت عن ابیه زید بن ثابت رضی الله عنه قال : من قرأ وراء الامام فلا صلوة له۔(کتاب القرأة للبیہقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت موسیٰ بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آثار

(۵۱)...... اخبرنا داود بن قیس الفراء المدنی قال : اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انه ذکر له ان سعدا رضی الله عنه قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔(موطاامام محمد ص۹۸، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۶)

ترجمہ:......امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں خبر دی داؤد بن قیس فراء مدنی رحمہ اللہ نے کہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے ان سے ذکر کیا کہ: حضرت

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

جی چاہتا ہے: امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو

(۵۲)......عن ابی بجاد ' عن سعد رضی الله عنه قال : وددتُ ان الّذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۸ ج۳، من کره القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۳۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرا جی چاہتا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آثار: امام کے پیچھے قراءت نہیں

(۵۳)......عن ابی حمزة قال : قلت لابن عباس رضی الله عنهما : اقرأ والامام بین یدی ؟ فقال : لا۔ (طحاوی ص۱۵۱ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۸۲)

ترجمہ:......ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ: کیا میں اس صورت میں قراءت کرسکتا ہوں کہ امام میرے آگے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ: نہیں۔

امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لوں

(۵۴)......عن عکرمة رحمه الله: عن ابن عباس رضی الله عنهما قیل له ان ناسا یقرء ون فی الظهر والعصر ، فقال : لو کان لی علیهم سبیل لقلعت السنتهم ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فکانت قراء ته لنا قراء ة ' وسکوته لنا سکوتا۔

ترجمہ:......حضرت عکرمہ رحمہ اللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ سے کہا گیا کہ: کچھ لوگ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر میرا بس ان پر چلے تو میں ان کی زبانیں کھینچ لوں، رسول اللہ ﷺ نے قراءت کی سو آپ کی قراءت ہماری قراءت تھی، اور آپ کا سکوت ہمارا سکوت تھا۔

(طحاوی ص۱۴۱ ج۱، باب القراءة فی الظهر والعصر ، رقم الحديث:۱۲۱٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے آثار کہ: امام کے پیچھے قراءت نہیں

(۵۵)...... وعن جابر بن عبد الله رضی الله عنه يقول : من صلى ركعة ولم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الإمام۔

ترجمہ:......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز نہیں پڑھی' الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(مؤطا امام مالک، باب ما جاء فی ام القرآن ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۲۲۷۔ترمذی، باب ما جاء فی ترک القراءة خلف الامام ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۳۱۳)

(۵٦)...... عن جابر رضی الله عنه قال : لا تقرأ خلف الإمام۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۹ ج۳، من كره القراءة خلف الامام ، رقم الحديث: ۳۸۰۷)

ترجمہ:......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے۔

(۵۷)...... عن عبيد الله بن مقسم رحمه الله قال : سألت جابر بن عبد الله رضی الله عنه أتقرأ خلف الإمام فی الظهر والعصر شيئا ؟ فقال : لا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۱ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث: ۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبیدہ بن مقسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: کیا آپ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا اثر کہ: امام کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہے

(۵۸)...... عن کثیر بن مرة عن ابی الدرداء رضی الله عنه : ان رجلا قام و قال : یا رسول الله ! فی کل صلوة قراٰن ؟ قال : نعم ، فقال رجل من الانصار : وجبت ، قال و قال ابو الدرداء رضی الله عنه : اری الامام اذا امّ القوم ، فقد کفاهم۔

ترجمہ:...... حضرت کثیر بن مرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک صاحب اٹھے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں میں سے ایک صاحب بولے کہ پھر تو قراءت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے کثیر! میں اس کے پہلو ہی میں تھا، میں نے کہا کہ: میرا خیال تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے، تو اس کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہوتی ہے۔

(طحاوی ص۱۴۸ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۵۴۔ دارقطنی ص۳۲۶ ج۱، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة ، رقم الحدیث:۱۲۴۸)

(۵۹)......قال الشعبی رحمه الله : ادرکت سبعین بدریا رضی الله عنهم کلهم یمنعون المقتدی عن القراء ة خلف الامام ۔ (روح المعانی ص۱۵۲ ج۹)

ترجمہ:...... حضرت شعبی رحمہ اللہ سے (جو بہت بڑے تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ: میں نے ستر (۷۰) بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فیصلہ

فالنزاع من الطرفين ' لكن الذين ينهون عن القراء ة خلف الامام جمهور السلف والخلف ومعهم الكتاب والسنة الصحيحة ، والذين اوجبوها على الاماموم فحديثهم ضعّفه الائمة۔

(تنوع العبادات ص ۸٦۔احسن الکلام ص ۱٦۵۔حدیث اوراہل حدیث ص ۳۴۴)

ترجمہ:......مسئلہ زیر بحث میں نزاع تو طرفین سے ہے،لیکن جو لوگ امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف وخلف ہیں،اوران کے ہاتھ میں کتاب اللہ اورسنت صحیحہ ہے،اور جو لوگ مقتدی کے لئے قراءت کو واجب قرار دیتے ہیں ان کی حدیث کو ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔

جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی

احادیث میں صراحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی، ظاہر ہے جب کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوگا تو یقیناً وہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکے گا، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز درست ہے۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

(۱)......عن الحسن عن ابی بكرة رضى الله عنهم انه انتهى الى النبى صلى الله عليه وسلم وهوراكع ' فركع قبل ان يصل الى الصف فذكر ذلک للنبی صلى الله عليه وسلم فقال : زادک الله حرصا ولا تعد۔

(بخاری،ص ۱۰۸ج ۱، باب اذا ركع دون الصف ، رقم الحديث:۷۸۳)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ: وہ جب آپ ﷺ کے پاس (مسجد نبوی میں) پہنچے تو آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے، چنانچہ صف میں ملنے سے پہلے ہی وہ رکوع میں چلے گئے (اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ صف میں مل گئے) آپ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالی تجھے نیکی پر حریص کرے پھر ایسا نہ کرنا۔

تشریح......اس روایت میں آپ ﷺ نے آئندہ اس طرح نہ کرنے کا حکم تو فرمایا، مگر یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری یہ رکعت نہیں ہوئی۔

(٢)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا جئتم الى الصلوة و نحن سجود ' فاسجدوا ولا تعتدوها شيئا ، ومن ادرك الركعة فقد ادرك الصلوة۔

(ابوداؤد، ص١٢٩ ج١، باب الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع ؟ رقم الحديث:٨٨٨)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں جا چکے ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ، اور اس رکعت کو شمار نہ کرو، البتہ جس نے رکوع پا لیا اس نے نماز (کی وہ رکعت) پا لی۔

(٣)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادركها قبل ان يقيم الامام صلبه۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے امام کو پشت سیدھی کرنے سے پہلے رکوع میں پا لیا تو اس نے رکعت کو پا لیا۔

(دارقطنی، ص٣٤٨ ج١، باب الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع ؟ رقم الحديث:٣٣٩۔صحیح ابن خزیمہ ص٤٥ ج٣، رقم الحديث:١٥٩٥۔اعلاء السنن ص٣١٧ ج٤، رقم الحديث:١٣٠٥)

(۴)......عن ابی بکرة رضی الله عنه : انّه دخل المسجد والنّبی صلی الله علیه و سلم راکع ، فرکع قبل ان یصل الی الصف ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : زادک الله حرصا ولا تعد۔

(سنن کبری ص۵۲۲ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع ، رقم الحدیث:۲۶۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: وہ مسجد میں داخل ہوئے تو حضور ﷺ رکوع میں چلے گئے تھے، چنانچہ صف میں ملنے سے پہلے ہی وہ رکوع میں چلے گئے' اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ صف میں مل گئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالی تجھے نیکی پر حریص کرے پھر ایسا نہ کرنا۔

(۵)......عن علی و ابن مسعود رضی الله عنهما قالا : من لم یدرک الرکعة فلایعتد بالسجدة۔ (معجم طبرانی کبیر ص۲۷۰ ج۹، رقم الحدیث:۹۳۵۱)

ترجمہ:......حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا کہ: جس نے (امام کو) رکوع (میں) نہ پایا اس کے سجدہ (میں) پانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

(٦)......عن زید بن وهب قال : خرجت مع عبد الله یعنی ابن مسعود رضی الله عنه من داره الی المسجد ' فلمّا توسطنا المسجد رکع الامام ' فکبّر عبد الله و رکع ورکعتُ معه ' ثم مشینا راکعین حتی انتهینا الی الصف حین رفع القوم رء وسهم ' فلمّا قضی الامام الصلوة قمت وانا اری انی لم اُدرِک ' فاخذ عبد الله بیدی واجلسنی ' ثم قال : انک قد ادرکت۔

(السنن الکبری للبیهقی ص۵۲۲ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع ، رقم الحدیث:۲۶۱۳)

ترجمہ:......حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں' حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر سے آ کر مسجد میں داخل ہوا، جب ہم دونوں مسجد کے درمیان میں پہنچے تو امام نے رکوع کرلیا،تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور میں نے بھی رکوع کرلیا، پھر ہم دونوں رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں مل گئے، جس وقت لوگ اپنے سروں کو اوپر اٹھا رہے تھے، جب امام نے نماز پوری کر لی تو میں یہ سمجھتے ہوئے کھڑا ہوا کہ میں نے وہ رکعت نہیں پائی،تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بٹھا دیا، پھر فرمایا کہ: بے شک تم نے یہ رکعت پالی۔

(۷)......عن زيد بن وهب قال : دخلت انا وابن مسعود رضى الله عنه المسجد والامام راكع ، فركعنا ثم مضينا حتى استوينا بالصف ، فلمّا فرغ الامام قمت اقضى، فقال : قد ادركته۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۷۱ ج۹، رقم الحديث:۹۳۵۴/۹۳۵۵۔مصنف عبدالرزاق ص۲۸۳ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۲۸۱۰، رقم الحديث:۳۳۸۱۔مجمع الزوائد ص۷۷ ج۲۔ص ۱۸۳ ج۲، باب فیمن ادراک الرکوع ، رقم الحديث:۲۴۰۴۔اعلاء السنن ص۳۱۵ ج۴، رقم الحديث:۱۳۰۲)

ترجمہ:......حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوئے تو امام رکوع میں جا چکے تھے، چنانچہ ہم بھی رکوع میں چلے گئے اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے صف میں مل گئے، جب امام فارغ ہوئے تو میں اٹھ کر (وہ رکعت) قضا کرنے لگا،تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھئی تم نے وہ رکعت پالی ہے۔

(۸)......عن خارجة بن زيد بن ثابت : ان زيد بن ثابت رضی الله عنه كان يركع على عتبة المسجد ووجهه الى القبلة ' ثم يمشي معترضا على شقّه الأيمن ثم يعتد بها ان وصل الى الصفّ او لم يصل۔

(طحاوی ص۲۷۲ج۱، باب من صلى خلف الصف وحده ، رقم الحديث:۲۲۸۶)

ترجمہ:......حضرت خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ مسجد کی دہلیز میں قدم رکھتے ہی قبلہ رو ہو کر رکوع میں چلے جاتے، پھر (بحالت رکوع) دائیں طرف (صف کی طرف) چل پڑتے اور اس رکوع سے پوری رکعت شمار کرتے چاہے آپ صف تک پہنچتے یا نہ پہنچتے۔

(۹)......عن الزهری: ان زيد بن ثابت و ابن عمر رضی اللہ عنہم كانا يفتيان الرجل اذا انتهى الى القوم وهم ركوع ان يكبر تكبيرة ' فقد ادرک الركعة ' قالا : وان وجدهم سجودا سجد معهم ولم يعتد بذلک (اسناده صحيح)۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۷۸ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۳۳۵۵)

ترجمہ:......حضرت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس بات کا فتوی دیا کرتے تھے کہ آدمی جب لوگوں کی جماعت میں اس وقت پہنچا کہ لوگ رکوع میں ہوں تو یہ شخص تکبیر کہہ کر شریک ہو جائے تو یقیناً اس نے وہ رکعت پالی۔ اور دونوں حضرات یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ: اگر لوگوں کو سجدہ کی حالت میں پائے تو یہ شخص ان کے ساتھ سجدہ کرلے اور اس رکعت کو شمار نہ کرے (اس لئے کہ رکوع کے بعد شریک ہوا ہے)۔

(۱۰)......عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : اذا جئت والامام راكع

فوضعتَ یدیک علی رکبتیک قبل ان یرفع رأسه فقد ادرکت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۳۳ ج۲، من کرہ القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۵۳۴)

ترجمہ:......حضرت امام نافع رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم امام کے رکوع کی حالت میں پہنچو تو رکوع کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے اپنے گھٹنوں پر رکھ دیں تو یقیناً تم اس رکعت کو پا لو گے۔

(۱۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : اذا ادرکت الامام راکعا فرکعت قبل ان یرفع فقد ادرکت ، وان رفع قبل ان یرکع فقد فاتتک ۔(مصنف عبدالرزاق ص۲۷۹ ج۲، باب الرجل یدرک الامام وهو راکع الخ ، رقم الحدیث:۳۳۶۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: جب تم امام کو رکوع کی حالت میں پالو پھر تم امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے رکوع کرلو تو تم اس رکعت کو پا لو گے، اور اگر تمہارے رکوع کرنے سے پہلے پہلے امام سر اٹھالے تو یقیناً وہ رکعت تم سے فوت ہو گئی۔

(۱۲)......عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما انه کان یقول : من ادرک الامام راکعا ، فرکع قبل ان یرفع الامام رأسه ، فقد ادرک تلک الرکعة۔

(السنن الکبریٰ ص۵۲۱ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع ، رقم الحدیث:۲۶۱۶)

ترجمہ:......حضرت امام نافع رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: جو شخص امام کو رکوع کی حالت میں پالیتا ہے، پھر امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے یہ بھی رکوع کر لیتا ہے تو یقیناً وہ اس رکعت کو پالیتا ہے۔

ایک اشکال اوراس کا جواب

رکوع پانے والا رکعت پالیتا ہے' کے متعلق جو احادیث نقل کی گئی ہیں ان میں بعض سے یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ: حنفیہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے لئے قیام فرض ہے، اوران احادیث میں بعض حضرات صحابہ کو قیام بھی نہیں ملا، مثلا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں، پس معلوم ہوا کہ قیام بھی فرض نہیں ، حالانکہ احناف کے نزدیک قیام ارکان صلوۃ میں سے ایک اہم رکن ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ بھی کہی تھی یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے یعنی کہی تھی تو حدیث میں اس کا بھی ذکر نہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ تکبیر کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ،تو جوابا عرض ہے کہ قیام کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں، اس لئے کہ سب کو معلوم ہے کہ تکبیر تحریمہ بغیر قیام کے صحیح نہیں۔

علامہ شوکانی اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ تکبیر تحریمہ بغیر قیام کے صحیح نہیں۔

اور اگر جواب نفی میں ہے تو ساری امت کے اجماع اور تعامل کے خلاف ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بغیر کسی کے نزدیک نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (تجلیات صفدر ص۸۲ ج ۳،ملخص)

احادیث صاحب الثقلین

فی ترک رفع الیدین

یعنی ترک رفع یدین کی احادیث اور آثار

اس مختصر رسالہ میں ترک رفع یدین کی احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور اکابر تابعین کے آثار واقوال، مع حوالہ کتب جمع کئے گئے ہیں۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ حنفیہ کا مسلک کس قدر مضبوط اور سنت کے موافق ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین ، والصلوة والسلام علی سید المرسلین ، وعلی اله واصحابه اجمعین ، اما بعد!

اس زمانہ میں رفع یدین وترک رفع یدین کا مسئلہ خوامخواہ حد سے تجاوز کر گیا۔حقیقت یہ ہے کہ احادیث سے دونوں طریقے ثابت ہیں،اسی لئے امت کے فقہاء بھی اس مسئلہ میں مختلف الرائے ہیں۔

ایک جماعت کی طرف سے اس مسئلہ میں اس قدر غلو ہو گیا کہ بس سارا دین گویا رفع یدین ہی میں ہے،اورترک رفع یدین کے قائل تارک سنت اورتارک احادیث ہیں۔اسی لئے اکابر امت نے اس مسئلہ میں چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔راقم نے بھی بعض احباب کی درخواست پر ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا،جس میں صرف احادیث مع حوالہ لکھنے کا اہتمام کیا تھا، وہ رسالہ اس وقت حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے رسائل کی ترتیب کے وقت یاد آ گیا،تو اس پر نظر ثانی کی اوراسے بھی اس رسالہ کے ساتھ شائع کررہا ہوں۔اس رسالہ کے متن میں بیس اورحاشیہ میں تیس احادیث جمع کی گئی ہیں۔اس طرح یہ مختصر رسالہ پچاس احادیث کا مجموعہ ہے۔اللہ تعالی اس حقیر کاوش کوقبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے،آمین۔

اللہ کرے غلوکرنے والے افراد میں سے کوئی اس رسالہ کو پڑھ کر اعتدال پر آ جائے تو راقم کی محنت کامیاب سمجھی جائے گی۔اللہ تعالی اس رسالہ کو نافع اور مفید اور مقصد میں کامیاب بنائے۔

مرغوب احمد لاجپوری

مؤرخہ:۱/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ’’فلم یرفع یدیه الا مرة‘‘

(۱)......عن علقمة قال : قال ابن مسعود : الا اصلّی بکم صلاة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم : فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة۔ [۱]

(نسائی ص۱۲۰، باب الرخصة فی ذلک ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں، پھر آپ نے نماز پڑھائی اور دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے، مگر ایک بار۔

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......الا اخبرکم بصلوة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، قال : فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد۔(نسائی ص۱۱۷ج۱، ترک ذلک ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۲۷)

(۲)......الا اصلّی بکم صلا ة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، قال : فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة۔(ابوداؤد ص۱۰۹ج۱، باب من لم یذکر الرفع عند الرفع من الرکوع ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۷۴۸)

(۳)......الا اصلّی بکم صلا ة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة۔(ترمذی ص۵۹ج۱، باب رفع الیدین عند الرکوع ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۷)

(۴)......الا اصلّی لکم صلا ة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، قال : فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة۔(مسند احمد ص۳۸۸و۴۴۲ج۱، رقم الحدیث:۳۶۸۱)

(۵)......الا اریکم صلاة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، فلم یرفع یدیه الا مرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۵ج۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، رقم الحدیث:۲۴۵۶)

(۶)......لاصلینّ بکم صلاة رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ، قال : فصلّی فلم یرفع یدیه الا مرة واحدة۔

(السنن الکبری للبیهقی ص۸۷ج۲، باب من لم یذکر الرفع عند الافتتاح ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۳۱)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''رفع یدیه..... ثم لا یعود''

(۲)......عن البراء بن عازب قال : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثمّ لا يعود۔[۱]

(ابوداؤد ص۱۰۹ ج۱، باب من لم يذكر الرفع عند الرفع من الركوع ، رقم الحديث:۷۴۹)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے قریب تک اٹھاتے پھر (رفع یدین) نہ فرماتے،

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ جیسی نماز سکھلائی اوراس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

[۱]......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح الصلوٰة ثم لم يرفعهما حتى انصرف۔(ابوداؤد، باب من لم يذكر الرفع عند الرفع من الركوع ، رقم الحديث:۷۵۲)

(۲)......كان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر لافتتاح الصلوٰة رفع يديه حتى يكون ابهاماه قريبا من شحمتى اذنيه ثم لا يعود۔

(طحاوی ص۱۵۴ ج۱، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا ؟ كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۳۱۳)

(۳)......كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبّر رفع يديه حتى يرى ابهامه قريبا من اذنيه ، وفى رواية : وزاد قال : ثم لا تعد لرفعها فى تلك الصلاة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۲، باب تكبير الافتتاح و رفع اليدين ، رقم الحديث:۲۵۳۰/۲۵۳۱)

(۴)......قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلوٰة كبر و رفع يديه حتى كادتا تحاذيان اذنيه ثم لم يعد۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحديث:۱۶۹۱)

(۵)......قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين استقبل الصلوٰة حتى رايت

آپ ﷺ پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

(۳)......عن عبد الله بن مسعود : عن النّبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع فی اول تکبیرة ثم لایعود۔

(طحاوی ص۱۵۴ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۱۶)

ابهامیه قریبا من اذنیه ثم لم یرفعهما۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۹ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۹۲)

(٦)......ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلٰوة رفع یدیه ثم لم یرفع حتی ینصرف۔

(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحدیث:۱٦۸۹)

(۷)......رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلٰوة رفع یدیه حتی حاذی بهما اذنیه ثم لم یَعُد الی شئی من ذلک حتی فرغ من صلوته۔

(دارقطنی ص۲۹۵ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منه وقدر ذلک واختلاف الرویات ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۱٦)

(۸)......رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلٰوة فکبّر و رفع یدیه حتی ساوی بهما اذنیه ثم لم یعد۔(حوالہ بالا ص۲۹۵، رقم الحدیث:۱۱۱۹)

(۹)......رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلٰوة یرفع یدیه فی اول تکبیرة۔

(حوالہ بالا ص۲۹۴، رقم الحدیث:۱۱۱۴)

(۱۰)......ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلٰوة ثم لم یرفعهما حتی ینصرف۔(المدونۃ الکبری ص٦۹ ج۱، باب الرکوع والسجود)

(۱۱)......ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلٰوة رفع یدیه ثم لا یرفعهما حتی یفرغ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۴ ج۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة، رقم الحدیث:۲۴۵۵)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی نماز نقل فرمائی اور اس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے، پھر نہیں فرماتے۔

حضرت علیؓ کی روایت ''کان یرفع یدیه فی اول الصلوة ثم لایعود''

(۴):......عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم : انه کان یرفع یدیه فی اول الصلوة ثم لایعود۔ [۱] (العلل الواردة فی الاحادیث النبویة۔دارقطنی ص۱۰۶ج۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے، پھر نہیں فرماتے۔

ابن عمرؓ کی روایت ''کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود''

(۵)......عن ابن عمر : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود ۔[۲] (اخرجه البیهقی فی الخلا فیات ، کما فی نصب الرایة ص۴۰۴ج۱، وفی نسخة المطبع العلوی ص۲۰۱)

---

[۱]......انفرد برفعه عبد الرحیم بن سلیمان ، وهو ثقة ۔(حدیث اور اہل حدیث ص۳۹۷(۱۰))

[۲]......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایت بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......رأیت رسول الله اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی بهما ، وقال بعضهم : حذو منکبیه ، واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعهما ، وقال بعضهم : ولا یرفع بین السجدتین۔(صحیح ابن عوانہ ص۹۰ج۲، رقم الحدیث:۱۶۱۶)

(۲)......رأیت رسول الله اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حذو منکبیه ، واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع فلا یرفع ، ولا بین السجدتین۔(مسند حمیدی ص۲۷۷ج۲، رقم الحدیث:۶۲۶)

(۳)......ان رسول الله کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح التکبیر للصلوة۔
(المدونۃ الکبری ص۶۹ج۱، باب الرکوع والسجود)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہیں فرماتے۔

حضرت عباد بن عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کی روایت ''ثم لم یرفعھما فی شئی حتی یفرغ''

(۶)......عن عباد ابن الزبیر : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ فی اول الصلوۃ ثم لم یرفعھما فی شئی حتی یفرغ۔(اخرجہ البیھقی فی الخلافیات ، کما فی نصب الرایۃ ص۴۰۴ج۱، وفی نسخۃ المطبع العلوی ص۲۰۱)

ترجمہ:......حضرت عباد بن زبیر سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو شروع میں رفع یدین فرماتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں فرماتے۔

سات جگہوں پر ہاتھ اٹھانا ہے،انمیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں

(۷)......عن ابن عمر عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : ترفع الایدی فی سبعۃ مواطن ، فی افتتاح الصلوۃ ' وعند البیت ' و علی الصفا ' والمروۃ ' وبعرفات ' وبالمزدلفۃ ' وعند الجمرتین ۔(طحاوی ص۲۴۶ج۲، باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت ، کتاب مناسک الحج ، رقم الحدیث:۳۷۴۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: سات جگہوں پر ہاتھ اٹھایا جائے گا: نماز کے شروع میں، بیت اللہ (پر نظر پڑتے وقت) اور صفا و مروہ پر اور عرفات اور مزدلفہ میں (وقوف کے

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی نماز نقل فرمائی اور اس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

وقت)اوررمی جمار کے وقت۔

سجدہ سات اعضاء پر ہےاوررفع یدین کی سات جگہیں

(۸)......عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : السجود علی سبعة اعضاء : الیدین ' والقدمین ' والرکبتین ' والجبهة ، ورفع الایدی اذا رأیت البیت ' وعلی الصفا والمروة ' وبعرفة ' و بجمع ' وعند رمی الجمار ' واذا اقیمت الصلوة۔

(معجم طبرانی کبیرص۴۵۲ج۱۱، سعید بن جبیر عن ابن عباس ، رقم الحدیث:۱۲۲۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: سجدہ سات اعضاء پر ہوگا، دونوں ہاتھوں' دونوں پاؤں' دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر،اوررفع یدین بیت اللہ کو دیکھتے وقت' اورصفا' مروہ پر' وقوف عرفات کے وقت' اورمزدلفہ میں' اوررمی جمار کے وقت اور جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے۔

تین روایات جن میں آپ ﷺ وصحابی رضی اللہ عنہ نے نماز سکھائی اور رفع یدین نہیں کیا

(۹)......عن محمد بن عمرو بن عطاء : انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فقال ابو حمید الساعدی : انا کنت احفظکم لصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه ، واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ، ثم هصر ظهره ، فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه ، واذا سجد وضع یدیه غیر مفترش ' ولا قابضهما ' واستقبل باطراف اصابع رجلیه القبلة ، فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله

الیسری ونصب الیمنی ، فاذا جلس فی الرکعة الأخرة قدّم رجله الیسری ونصب الاخری وقعد علی مقعدته ۔

(بخاری ص۱۱۴ج۱، باب سنة الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۸۲۸)

ترجمہ:......محمد بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ذکر نبی ﷺ کی نماز کا چلا تو ابوحمید ساعدی (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ: مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہیں، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے ، جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے ، پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوجاتے کہ تمام جوڑ درست ہوجاتے ، جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا، پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے' جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے ،اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے ، پھر مقعد پر بیٹھتے۔

(تفہیم البخاری ص۳۵۱ج۱)

(۱۰)......عبد الرحمن بن غنم ان ابا مالک الاشعری جمع قومه ، فقال : یا معشریین اجتمعوا واجمعوا نسائکم وابنائکم ' اعلمکم صلوة النبی صلی الله علیه وسلم صلی لنا بالمدینة ، فاجتمعوا وجمعوا نسائهم وابنائهم ، فتوضأ واراهم کیف یتوضأ، فاحصی الوضوء الی اماکنه ، حتی لما ان فاء الفیئی وانکسر الظل قام ' فاذن فصف الرجال فی ادنی الصف ' وصف الولدان خلفهم ' وصف النساء خلف الولدان ، ثم اقام الصلوة فتقدم فرفع یدیه ' فکبر فقرأ بفاتحة الکتاب وسورة

یسرهما ، ثم کبر فرکع فقال" سبحان الله وبحمده " ثلاث مرار، ثم قال" سمع الله لمن حمده " واستوی قائما ، ثم کبر وخر ساجدا، ثم کبر فرفع رأسه ، ثم کبر فسجد ، ثم کبر فانهض قائما ، فکان تکبیره فی اول رکعة ست تکبیرات ، وکبر حین قام الی الرکعة الثانیة ، فلما قضی صلوته اقبل الی قومی بوجهه فقال : احفظوا تکبیری ' وتعلموا رکوعی ' وسجودی ، فانها صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم التی کان یصلی لنا الساعة من النهار۔(مسند احمد ص۳۴۳ ج۵، رقم الحدیث :۲۲۹۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: اے اشعری قوم! جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کرلو تا کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی نماز سکھا دوں جو آپ ﷺ ہمیں مدینہ طیبہ میں پڑھایا کرتے تھے، پس آپ نے وضو کیا اور انہیں دکھلایا کہ کیسے وضو کیا جاتا ہے، آپ نے خوب اچھی طرح سے پانی اعضاء وضو تک پہنچایا، حتیٰ کہ جب سایہ ظاہر ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی، امام سے قریب تر مردوں نے صف باندھی، ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے، پھر اقامت ہوئی اور آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ گئے، آپ نے رفع یدین کیا اور تکبیر (تحریمہ) کہی، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت دونوں کو آہستہ سے پڑھا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تین مرتبہ "سبحان الله وبحمده" کہا، پھر "سمع الله لمن حمده" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے، اس طرح پہلی رکعت میں آپ کی چھ تکبیریں ہوئیں، آپ نے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہی، پھر نماز پوری کر کے اپنے قبیلے والوں کی

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تکبیروں کو یاد کرلو، اور میرا رکوع وسجود دیکھ لو، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے۔

(حدیث اور اہل حدیث ص ۴۰۱)

(۱۱)......عن انس بن مالک یقول : قال لی النبی صلی الله علیه وسلم : یا بنی ! اذا تقدمت الی الصلوة فاستقبل القبلة وارفع یدیک وکبر واقرأ ما بدا لک ، فاذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرق بین اصابعک و سبح ، فاذا رفعت رأسک فاقم صلبک حتی یقع کل عضو مکانه ' واذا سجدت فامکن جبهتک من الارض وسبح ' واذا رفعت رأسک فاقم رأسک ' فاذا قعدت فضع عقبیک تحت الیتک واقم صلبک ، فانها من سنتی ، ومن اتبع سنتی فانه منی، ومن هو منی فهو معی فی الجنة۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ص۲۸۶ج۶، باب نمبر:۱۶۰۱)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جب تو نماز کے لئے بڑھے تو قبلہ رو ہو جا، رفع یدین کر اور تکبیر تحریمہ کہہ اور قرأت کر جہاں سے کرنا چاہے، پھر جب تو رکوع میں جائے تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور انگلیاں کھلی رکھ اور (رکوع کی) تسبیح پڑھ، پھر جب رکوع سے سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کرلے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پہنچ جائے، پھر جب تو سجدہ میں جائے تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ اور (سجدہ کی) تسبیح پڑھ، پھر جب تو سر اٹھائے تو تو اپنا سر سیدھا کرلے، پھر جب تو قعدہ کرے تو اپنی ایڑیوں کو سرین کے نیچے کرلے اور کمر کو سیدھا کرلے، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کی پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جو مجھ سے ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (حدیث اور اہل حدیث ص ۳۹۸)

حضرات خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا ترک رفع یدین کرنا

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۲)......عن عبد الله بن مسعود قال : صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم و مع ابی بکر و مع عمر ، فلم یرفعوا ایدیهم الا عند التکبیرة الاولی فی افتتاح الصلوة۔[۱]

(دارقطنی ص۲۹۵، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منه وقدر ذلک واختلاف الراویات ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۱۲۰)

---

[۱]......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن علقمة قال : صلیت خلف عبد الله بن مسعود فلم یرفع یدیه عند الرکوع وعند رفع الرأس من الرکوع ، فقلت له : لم لا ترفع یدیک ؟ فقال : صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم و خلف ابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیهم الا عند التکبیرة التی تفتتح بها الصلوة۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ص۲۰۷ج۱، فصل : فی سنن التکبیر ایام التشریق)

(۲)......عن الاسود قال : صلیت مع عمر فلم یرفع یدیه فی شئی من صلوته الا حین افتتح الصلوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۹)

(۳)......عن الاسود قال : رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود۔

(طحاوی ص۱۵۶ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۲۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز نقل فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے آپ ﷺ اورحضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی،انہوں نے نماز کے شروع میں تکبیر اولی کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۳)......عن عاصم بن کلیب الجرمی : عن ابیه – و کان من اصحاب علی – ان علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیر الاولی التی یفتتح بها الصلوة ثم لا یرفعهما فی شئی من الصلوة۔

ترجمہ:...... عاصم بن کلیب الجرمی (رحمہ اللہ) سے روایت بیان کی' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' جوحضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے کہ: بیشک وہ تکبیر اولی میں رفع یدین کرتے جس سے نماز کا آغاز فرماتے، پھر نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔[۱] (مؤطاامام محمد ص۹۰، باب افتتاح الصلوة ۔بیہقی ص۸۹ج۲، باب من لم یذکر الرفع عند الافتتاح ، کتاب الصلوة ۔مؤطاامام محمد (مترجم،مکتبہ حسان)ص۷۷، باب افتتاح الصلوة رقم الحدیث:۱۰۹)

۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں،جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے،مثلا:

(۱)......عن عاصم بن کلیب عن ابیه : ان علیا کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة من الصلوة ثم لایرفع بعد ۔(طحاوی ص۱۵۴ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۲۰)

(۲)......عن عاصم بن کلیب عن ابیه ان علیا کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ج۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، رقم الحدیث:۲۴۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۴)......عن ابراھیم عن عبد اللہ انہ کان یرفع یدیہ فی اول ما یفتتح ثم لا یرفعھما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲، من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۲۴۵۸)

ترجمہ:...... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔[۱]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۵)......عن نعیم المجمر وابی جعفر القاری عن ابی ھریرۃ : انہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ ویکبر کلما خفض و رفع ، ویقول انا اشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:...... نعیم المجمر اور ابوجعفر القاری رحمہما اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے

---

[۱]...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، مثلا:

(۱)......عن ابراھیم قال : کان عبد اللہ لا یرفع یدیہ فی شئی من الصلوۃ الا فی الافتتاح۔

(طحاوی ص۱۵۶ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع ھل مع ذلک رفع ام لا ؟ ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۳۲۸)

(۲)......عن ابراھیم : عن ابن مسعود کان یرفع یدیہ فی اول شئی ثم لا یرفع بعد۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۲، باب تکبیرۃ الافتتاح ورفع الیدین ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۲۵۳۳)

وقت کرتے تھے، اور ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور فرماتے تھے کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

(التمهيد لما فى المؤطا من المعانى والاسانيد ص۲۱۵ج۹۔حدیث اوراہل حدیث ص۳۹۷)

(۱۶)......اخبرنا مالک اخبرنی نعیم المجمر وابو جعفر القاری : ان ابا هريرة كان يصلّى بهم ، فكبّر كلّما خفض و رفع ، قال ابو جعفر القارى : وكان يرفع يديه حين يُكبّر ويفتح الصلوة ۔(مؤطاامام محمدص۹۰، باب افتتاح الصلوة)

ترجمہ:......امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نعیم بن عبداللہ المجمر اور ابوجعفر القاری رحمہما اللہ نے بتایا کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔

(مؤطاامام محمد(مترجم،مکتبہ حسان،کراچی)ص۷۵، باب افتتاح الصلوة ، رقم الحديث:۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۷)......عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر ، فلم يكن يرفع يديه الا فى التكبيرة الاولى من الصلوة ۔[۱] (طحاوی ص۱۵۵ج۱، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا ؟ ،كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۳۲۳)

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، مثلا:

(۱)......عن مجاهد ، قال : ما رأيت ابن عمر يرفع يديه الا فى اوّل ما يفتتح۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۷ج۱، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۴۶۷)

(۲)......عن عبد العزيز بن حكيم ، قال : رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه فى اوّل تكبيرة افتتاح الصلوة ، ولم يرفعهما فيما سوى ذلک۔(مؤطاامام محمدص۹۳، باب افتتاح الصلوة)

ترجمہ:……حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نماز میں تکبیر اولی کے علاوہ کسی وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۸)……عن محمد بن یحی قال : صلیت الی جنب عباد بن عبد الله بن الزبیر، قال : فجعلت ارفع ایدی فی کل رفع و خفض ، قال : یا ابن اخی رأیتک ترفع فی کل رفع وخفض وان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه فی اول صلوته ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ۔(بسط الیدین لنیل الفرقدین ص۵۳)

ترجمہ:……محمد بن یحی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پہلو میں نماز پڑھی، میں ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرنے لگا، انہوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تم ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کر رہے تھے، اور رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی وحضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۹)……عن ابی اسحاق قال : کان اصحاب عبد الله واصحاب علی لا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوة ، قال وکیع : ثم لایعودون۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۱)

ترجمہ:......ابواسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اصحاب صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۲۰)......عن ابراهيم انه كان يقول : اذا كبّرت فى فاتحة الصلوة فارفع يديك ' ثم لا ترفعهما فيما بقى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱٦ ج۲، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴٦٠)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے' وہ فرماتے تھے کہ: جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو (پہلی مرتبہ تکبیر تحریمہ کے وقت) اٹھاؤ، پھر بقیہ وقتوں میں نہ اٹھاؤ۔

اکابر فقہاء وحضرات تابعین رحمہم اللہ کا رفع یدین نہ کرنا

(۲۱)......''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں حضرت ابواسحاق سبیعی' امام شعبی' حضرت ابراہیم نخعی' حضرت اسود بن یزید' حضرت علقمہ' حضرت قیس بن حازم' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت خثیمہ رحمہم اللہ اجمعین کے متعلق منقول ہیں کہ: یہ سب حضرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔[۱]

[۱]......(۱)......عن الشعبى : انه كان يرفع يديه فى اول التكبير ' ثم لا يرفعهما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱٦ ج۲، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۴۵۹)

(۲)......عن خيثمة و ابراهيم قال : كانا لا يرفعان ايديهما الا فى بدء الصلوة ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱٦ ج۲،من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴٦۳)

(۳)......عن اسماعيل قال : كان قيس يرفع يديه اوّل ما يدخل فى الصلوة ' ثم الايرفعهما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴٦۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: وہ بھی رفع یدین کے قائل نہیں تھے۔

(۲۲)……وھو قول سفیان [الثوری] و اھل الکوفة۔

(ترمذی ص۵۹ ج۱، باب رفع الیدین عند الرکوع ، کتاب الصلوة ، تحت رقم الحدیث:۲۵۷)

ترک رفع یدین پر فقہاء کا اجماع

(۲۳)……ابو بکر بن عیاش قال : ما رأیت فقیهاً قطّ یفعله ' یرفع یدیه فی غیر التکبیر الاولی۔

(طحاوی ص۱۵۶ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع ھل مع ذلک رفع ام لا ؟ ،کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۳۲)

ترجمہ:……حضرت ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ہرگز کسی فقیہ کو بھی پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

---

(۴)……عن مسلم الجهنی قال : کان ابن ابی لیلی یرفع یدیه اوّل شیء اذا کبّر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة، رقم الحدیث:۲۴۶۶)

(۵)……عن جابر' عن الاسود و علقمة : انهما کانا یرفعان ایدیهما اذا افتتحا ' ثم لا یعودان۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۸)

(۶)……قال عبد الملک : ورأیت الشعبی وابراهیم وابا اسحاق لا یرفعون أیدیهم الا حین یفتتحون الصلوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۸ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۹)

حدیث:’’ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس ‘‘پر مفید کلام

عن جابر بن سمرة قال : خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :’’ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانّها اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ ، اسکنوا فی الصلوة ‘‘۔

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱، باب الامر بالسکون فی الصلوة والنهی عن الاشارة ورفعها عند السلام کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت ﷺ ہمارے پاس گھر سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: کیا بات ہے تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث کی صحت میں تو کسی کو کلام نہیں، البتہ بعض حضرات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ: اس حدیث میں سلام کے وقت اشارہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، جیسا کہ’’ صحیح مسلم‘‘ ہی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ہے:

کنّا اذا صلّینا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا ” السّلام علیکم ورحمة اللّه ‘ السّلام علیکم ورحمة اللّه ‘ واشار بیده الی الجانبین ، فقال رسول اللّه صلی الله علیه وسلم : علام تؤمون بایدیکم کأنّها اذناب خیل شمس ، انما یکفی احدکم ان یضع یده علی فخده ثم یسلّم علی اخیه من علی یمینه و شماله۔

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱، باب الامر بالسکون فی الصلوة والنهی عن الاشارة ورفعها عند السلام کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۴۳۱)

ترجمہ:......ہم جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو” السّلام علیکم

ورحمة الله“ کہتے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم ہاتھوں سے اشارہ کس لئے کرتے ہو؟ جیسے وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہوں، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے دائیں بائیں اپنے بھائی کو سلام کیا کرو۔

ان دونوں حدیثوں میں چونکہ ”کأنھا اذناب خیل شمس “ کا فقرہ آ گیا ہے، غالبا اس سے ان حضرات کا ذہن اس طرف منتقل ہوگیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں، لیکن جو شخص ان دونوں حدیثوں کے سیاق پر غور کرے گا اسے یہ سمجھنے میں قطعاً دشواری نہیں ہوگی کہ یہ دونوں الگ الگ واقعہ سے متعلق ہیں، اوران دونوں کا مضمون ایک دوسری سے یکسر مختلف ہے، چنانچہ:

(۱):......پہلی حدیث میں ہے کہ: ہم اپنی نماز میں مشغول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے، اور دوسری حدیث میں نماز با جماعت کا ذکر ہے۔

(۲):......پہلی حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا اور اس پر نکیر فرمائی، اور دوسری حدیث میں ہے کہ سلام کے وقت دائیں بائیں اشارہ کرنے پر نکیر فرمائی۔

(۳):......پہلی حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کا طریقہ بتایا۔

(۴):......اور دونوں حدیثیں الگ الگ سندوں سے مذکور ہیں۔ پہلی حدیث کے راوی دوسرے واقعہ کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے، اور دوسری حدیث کے راوی پہلے واقعہ سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔

اس لئے دونوں حدیثوں کو جن کا الگ الگ مخرج ہے، الگ الگ قصہ ہے، الگ الگ حکم ہے، ایک ہی واقعہ سے متعلق کہہ کر دل کو تسلی دے لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

اور اگر بطور تنزل تسلیم بھی کر لیا جائے کہ دونوں حدیثوں کی شانِ ورود ایک ہی ہے، تب بھی یہ مسلمہ اصول ہے کہ خاص واقعہ کا اعتبار نہیں ہوتا، بلکہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے، جب آنحضرت ﷺ نے رفع یدین پر نکیر فرمائی ہے، اور اس کے بجائے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے تو اس سے ہر صاحب فہم یہ سمجھے گا کہ رفع یدین سکون کے منافی ہے، اور آپ ﷺ نے اسے ترک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

مزید یہ کہ جب بوقت سلام رفع یدین کو سکون کے منافی سمجھا گیا حالانکہ وہ نماز سے خروج کی حالت ہے تو نماز کے عین وسط میں سکون کی ضرورت اس سے بدر جہا بڑھ کر ہوگی۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۱۰۲ ج۲)

ایک اور چیز بھی قابل غور ہے کہ جو شخص تسلیم کے وقت رفع یدین کرتا ہو اس سے ''اسکنوا فی الصلوۃ'' نہیں کہا جاتا جیسا کہ اس شخص کے حق میں جو سلام پھیرنے کے وقت میں دائیں اور بائیں اپنے چہرہ کو پھیرتا ہے یہ نہیں کہا جاتا: ''انہ التفت الی الیمین والشمال فی الصلوۃ'' کیونکہ نماز میں دائیں بائیں کی طرف التفات ممنوع ہے، اور تشہد کے بعد جو عمل کیا جائے تو وہ خروج من الصلوۃ کا عمل نہیں، اس کو فی الصلوۃ نہیں کہا جا سکتا، اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے عند السلام رفع ایدی کی حدیث میں ''اسکنوا فی الصلوۃ'' نہیں فرمایا، بلکہ ''اسکن فی الصلوۃ'' اس شخص سے کہا جاتا ہے جو نماز کے دوران رکوع و سجود وغیرہ کی حالت میں رفع یدین کرتا ہو، اس بناء پر ''اسکنوا فی الصلوۃ'' کا جملہ بتلاتا ہے کہ رفع ایدی تشہد میں نہ تھا، بلکہ نماز کے اندر تھا۔

حدیث میں صرف یہ اشتراک ہے کہ دونوں کے راوی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہیں، تو کیا اس سے دونوں کا متحد ہونا لازم آتا ہے، جیسا کہ امام بخاری (رحمہ اللہ) اور ان کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ اس اشتراک سے اتحاد سمجھ کر دونوں حدیثوں کو تشہد کی حالت پر محمول کرتے ہیں، حالانکہ اہل علم میں سے کسی نے بھی اتحاد راوی سے اتحاد مرویات پر استدلال نہیں کیا، اس لئے دونوں کو عند السلام پر محمول نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ ظاہر حدیث کے خلاف ہے، اس لئے اس حدیث سے ترک رفع یدین کی افضلیت پر حنفیہ کا استدلال مذکور بالکل صحیح ہے، اس پر امام بخاری (رحمہ اللہ) کا اعتراض بے معقول ہے، واللہ اعلم۔

اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعہ ایک ہے اور عند السلام سے متعلق ہے، مگر کیا خصوص مورد مستلزم ہے خصوص حکم کو، ہرگز نہیں، چنانچہ ملا علی قاری (رحمہ اللہ) وغیرہ کہتے ہیں کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے، اور وہ قول نبوی ''اسکنوا فی الصلوۃ'' ہے خصوص سبب کا اعتبار نہیں، اور وہ بحالت سلام اشارہ بالایدی ہے تو ''اسکنوا فی الصلوۃ'' سے نبی کریم ﷺ نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے کہ مقصود اصلی نماز میں سکون ہے نہ کہ حرکت، لیکن جن حرکات کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی تو وہ مستثنیٰ ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی اجزاء صلوۃ میں سکون مطلوب شریعت ہے، اس پر قرآن وحدیث دلالت کرتی ہے، تو انکار عند السلام ہاتھ اٹھانے پر اس لئے کیا ہے کہ بار بار ہاتھ اٹھانا مطلوب نہیں بلکہ سکون مقصود ہے، اس لئے یہ مسئلہ بھی یعنی دوران صلوۃ رفع یدین کا اس کے تحت میں آجائے گا۔ (شرح النسائی ص۳۱۲ ج۲)

تعجب ہے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے دونوں حدیثوں کو ایک ہی تسلیم کرنے پر زور دیا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

حافظ زیلعی (رحمہ اللہ) نے ''نصب الرایہ'' میں امام بخاری (رحمہ اللہ) کے اس

اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیہ کا طریق رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یدین سے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدین عندالسلام کی تصریح نہیں ہے ان میں ''اسکنوا فی الصلوۃ'' کا جملہ مروی ہے، جبکہ ابن القبطیہ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے یہ حکم نماز کے کسی درمیانی رفع یدین سے متعلق ہے، رفع یدین عندالسلام سے نہیں، کیونکہ سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ خروج من الصلوۃ کا عمل ہے، اس کو ''فی الصلوۃ'' نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے، کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے، اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جبکہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب ہے بعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ حدیث ایک ہی ہے، اور رفع عند السلام سے متعلق ہے، ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل، لہذا دوسرے طریق کو پہلے طریق ہی پر محمول کرنا چاہیئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔

(درس ترمذی ص ۳۷ ج ۲)

اخفاء التأمین سنة

رسول الامین

نماز میں سورۂ فاتحہ کے ختم پر آپ ﷺ نے آہستہ آمین کہی۔ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: امام ’’آمین‘‘ آہستہ کہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم ’’آمین‘‘ آہستہ کہتے تھے۔ مسلم شریف کی چند روایات سے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

آمین کے فضائل ......آمین مجھے عطا کی گئی پہلے کسی کو نہیں ملی

حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آمین عطا کی گئی نماز میں بھی اور دعا کے وقت بھی، یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی، سوائے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ وہ دعا مانگتے تھے اور حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین کہتے تھے، لہذا تم لوگ دعا کو آمین کے ساتھ ختم کیا کرو، اللہ تعالی تمہاری دعا کو قبول فرمائیں گے۔

آمین مہر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آمین رب العالمین کی طرف سے مؤمن بندوں کے لئے (دعاء کی قبولیت کی) مہر ہے "آمين : خاتم رب العالمين على عباده المؤمنين"۔ (تفسیر ابن کثیر ص۳۰ ج۱)

یعنی اللہ تعالی اپنے بندوں کی آفات اور بلیات کو آمین سے دور کر دیتا ہے' جیسے کسی لفافے پر مہر لگادی جائے تو اس مہر کی وجہ سے اس میں فاسد اور ناپسندیدہ چیز داخل نہیں ہوسکتی۔

آمین کہو، اللہ تم سے محبت کریں گے۔ فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام "ولا الضالین" کہتا ہے تو تم آمین کہو، اللہ تم

سے محبت کرے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی، السعایہ ص۱۷۳۔شمائل کبری ص۴۶ ج۷)

فرشتوں کی موافقت سے سارے گناہوں کی معافی کی بشارت

کئی روایات میں یہ مضمون آیا ہے کہ: جب امام ﴿ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔اور جو (اس موافقت کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ) آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قوم کے ساتھ میدان جہاد میں جائے باقی ساری قوم تو مصروف جہاد ہو جائے، تیر چلائے، لیکن اس شخص کا تیر ہی نہ چلتا ہو (اور وہ اپنی محرومی اور نامرادی پر حسرت سے) کہہ رہا ہو: میرا تیر کیوں نہیں چلتا؟ تو اسے کہا جائے کہ: تو نے آمین نہیں کہی تھی۔

ان روایات میں یہ حکم ہے کہ آمین اس وقت ہو جب امام ''ولا الضالین '' کہے اور آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے تو تمام گناہوں کی معافی کی خوشخبری ہے، ورنہ محرومی اور نامرادی، جیسا کہ تیر کے نہ نکلنے والی مثال میں ہے۔

فرشتوں کی آمین میں تین چیزیں ہیں

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی آمین میں تین چیزیں ہیں:

(۱)......وہ بغیر فاتحہ پڑھے صرف ختم فاتحہ پر آمین کہتے تھے۔

(۲)......ان کی آمین کا وقت خاص وہی ہے جب امام ''ولا الضالین '' کہے، وہ آمین کو اس وقت سے آگے پیچھے نہیں کرتے۔

(۳)......ان کی آمین کی آواز ہم نے کبھی نہیں سنی، اور ظاہر ہے کہ وہ آہستہ آواز سے آمین کہتے تھے۔ (تجلیات صفدر، ص ۱۱۷ ج ۳)

مسلمان کے لئے غائبانہ دعا کے وقت فرشتہ آمین کہتا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے پس پشت دعا کرتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعا کرتا ہے، تو اس کے پاس کھڑا ہوا ایک فرشتہ آمین کہتا ہے، اور وہ فرشتہ اس کے لئے بھی وہی دعا کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۰۸، باب فضل دعاء الحاج ، رقم الحديث: ۲۸۹۵)

یہود آمین پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تم سے آمین پر حسد کرتے ہیں، سو تم بہ کثرت آمین کہا کرو۔ (ابن ماجہ، باب الجهر بآمين ، رقم الحديث: ۸۵۷)

آمین کا معنی......آمین کس زبان کا لفظ ہے عربی یا سریانی؟

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: یہ کلمہ جو دعا کے بعد کہا جاتا ہے، یہ اسم اور فعل سے مرکب ہے، اور اس کے معنی ہے: "اللهم استجب لی " اے اللہ! میری دعا کو قبول فرما۔ ایک قول یہ ہے کہ آمین کا معنی ہے: "اسی طرح ہوگا"۔

آمین کا تلفظ: ......زجاج نے کہا ہے کہ: اس میں دو لغتیں ہیں: امین اور آمین۔ ابوالعباس نے کہا ہے کہ: آمین: عاصین' کی طرح جمع کا صیغہ ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، کیونکہ حسن سے

منقول ہے کہ آمین اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔مجاہد رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ: یہ اللہ تعالی کا ایک نام ہے۔آمین: جیسے ''یاسین'' اور امین: جیسے ''یمین''۔آمین الف کے مد کے ساتھ آمین، جیسا کہ حدیث میں ہے ''مد بها صوته''۔

(لسان العرب ص ۲۷ ج ۱۳۔تبیان القرآن ص ۲۱۸ ج ۱۔تفسیر ابن کثیر ص ۲۹ ج ۱۔تجلیات صفدر ص ۱۱۱ ج ۳)

آمین بعض حضرات کے نزدیک عربی زبان کا لفظ ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بائبل کے مختلف صحیفوں میں یہ کلمہ بعینہا اسی طرح موجود ہے۔نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''المطالب العالیہ'' (ص ۱۲۳ ج ۱) میں ایک روایت نقل کی ہے کہ: ایک یہودی مسجد کے پاس سے گذرا اور اہل مسجد آمین کہہ رہے تھے، تو یہودی نے کہا: ''والذی علّمکم (آمین) انه لعلی الحق '' کہ جس نے تمہیں آمین سکھائی یقیناً وہ حق پر ہے۔(درس ترمذی ص ۵۱۳ ج ۱)

اس رسالہ میں آمین کے مختصر فضائل، آمین کے معنی: اور آمین نماز میں آہستہ پڑھی جائے اس پر اولاً قرآن کریم سے دلیل پھر احادیث مبارکہ کے دلائل کو جمع کیا گیا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ احادیث میں آمین جہراً بھی آیا ہے اور سراً بھی، اس لئے اس مسئلہ میں زیادہ تشدد کی ضرورت نہیں، یہ اختلاف صرف اولیت کا ہے کہ کون سا عمل بہتر ہے، مگر کچھ لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ: جو لوگ آمین آہستہ کہتے ہیں وہ آپ ﷺ کے طریقے کے خلاف نماز پڑھنے والے ہیں' اور تارک سنت ہیں' اور احادیث سے ان کو بغض ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو حدیث پر مقدم رکھتے

ہیں وغیرہ۔ ان بے جا اور بے سر و پا الزامات کی کوئی حقیقت نہیں، الحمد للہ احناف کا دامن ان سے پاک ہے۔

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ احناف کے پاس کس طرح کے دلائل ہیں، اوران کا عمل بھی حدیث کے موافق اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اوران جیسے مسائل پر لڑائی اور اختلافات سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

آہستہ آمین کا ثبوت قرآن سے

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی سے دعا فرمائی:

﴿وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ ج رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ﴾۔ (سورۂ یونس، آیت نمبر:٨٨)

ترجمہ:......اور موسی (علیہ الصلوۃ والسلام) نے کہا: اے ہمارے پروردگار! آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں بڑی سج دھج اور مال و دولت بخشی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے راستے سے بھٹکا رہے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ان کے مال و دولت کو تہس نہس کر دیجئے، اور ان کے دلوں کو اتنا سخت کر دیجئے کہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا﴾ تمہاری دعا قبول کر لی گئی۔

ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام جب دعا کرتے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین فرماتے۔

ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام (چونکہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا پر) آمین فرما رہے تھے، اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص٣١٥ ج٣)

اس سے معلوم ہوا کہ آمین بھی دعا ہے، اس لئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے دعا نہیں کی تھی بلکہ آمین کا جملہ ارشاد فرمایا تھا۔

خود آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام آمین فرماتے تھے۔(تفسیر القرآن العظیم للامام ابن الکثیر، ص۳۱ ج۱)

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آمین دعا ہے ''قال عطاء: آمین دعاء''۔

(بخاری ص۱۰۷ ج۱، باب جهر الامام بالتّامين)

اور دعا کا قاعدہ ہے کہ آہستہ ہو، اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾۔(سورۂ اعراف، آیت نمبر:۵۵)

ترجمہ:......تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو۔

اور اللہ تعالی نے حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴾۔(سورۂ مریم، آیت نمبر:۳)

ترجمہ:...... یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ پکارا تھا۔

﴿قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا﴾ امام کے پیچھے قرأت کے نہ ہونے پر استدلال

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام دعا مانگ رہے تھے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام بالکل خاموش مگر متوجہ تھے، جب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا ختم فرمائی تو آپ نے آمین فرمائی۔ اللہ تعالی نے ان دونوں کو دعا کرنے والا فرمایا۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت جب امام سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو مقتدی حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح خاموش اور متوجہ رہتے ہیں، جب

امام سورۂ فاتحہ ختم کرتا ہے تو مقتدی بھی آمین کہہ دیتے ہیں، تو وہ فاتحہ دونوں کی طرف سے شمار ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی ہوتی ہے۔ (تجلیات صفدر ص۱۱۳ ج ۳)

آپ ﷺ سے آہستہ آمین پڑھنا یاد رکھا

(۱)......عن الحسن : ان سمرة بنَ جندب وعمران بنَ حصين تذاكرا ' فحدّث سمرةُ بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين : سكتة اذا كبّر ' وسكتة اذا فرغ من قراءة ﴿غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين ، فكتبا فى ذلك الى ابى بن كعب ، فكان فى كتابه اليهما ' أو فى ردِّه عليهما : ان سمرة قد حفظ۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کا آپس میں مذاکرہ ہوا۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کا (نماز میں) دو مرتبہ خاموش ہونا یاد رکھا ہے: ایک جبکہ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہہ چکے، دوسرے جب آپ ﷺ ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین'' پڑھ کر فارغ ہوتے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، پھر ایسا ہوا کہ ان دونوں حضرات نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے جوابی خط میں لکھا کہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔

(ابوداؤد، باب السكتة عند الافتتاح ، رقم الحديث:۷۷۷۔ترمذی، باب ما جاء فى السكتتين ' رقم الحديث:۲۵۱۔ابن ماجہ، باب فى سكتتى الامام ، رقم الحديث:۸۴۵)

آپ ﷺ نے آمین آہستہ کہی

(۲)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : صلّی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلمّا قرأ : غیر المغضوب علیهم ولاالضالین ' قال : آمین ، واخفی بها صوته۔
ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین '' پڑھ چکے تو آمین کہی، اور آمین کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی آواز کو آہستہ کر دیا۔ (مسند احمد ص۳۱۶ ج۴)

آپ ﷺ نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست کردیا

(۳)......عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ : غیر المغضوب علیهم ولاالضالین ' فقال : آمین ، وخفض بها صوته ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی التامین ، ابواب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۸)

ترجمہ:......حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے (نماز میں) ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین '' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی، اور آمین کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی آواز کو پست کر دیا۔
نوٹ :......حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت: دارقطنی، ص۲۳۴ ج۱۔ مستدرک حاکم، ص۲۳۲ ج۲۔ بیہقی، ص۵۷ ج۲۔ منحۃ المعبود فی ترتیب مسند الطیالسی لابی داؤد، ص۹۲/ میں بھی آئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے

(۴)......عن ابراهیم قال : قال عمر رضی الله عنه : اربع یخفیهن عن الامام :

التعوذ ، وبسم الله الرحمن الرحيم ، و آمین ، و اللهم ربنا ولک الحمد ۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام چار چیزوں کو آہستہ کہے:(۱):اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ،(۲): بسم الله، (۳): آمین،(۴):اللهم ربنا ولک الحمد۔

(کنز العمال ص۲۷۴ج۸، آداب المأموم وما يتعلق بها ، رقم الحديث:۲۲۸۹۳)

تشریح :......آمین جب امام کے لئے آہستہ کہنا ہے جبکہ امام نے فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین وغیرہ نمازوں میں قرأت جہر کی ہے، تو مقتدی کو تو بدرجۂ اولی آہستہ کہنا ہوگا۔

نوٹ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ''کنز العمال'' کے علاوہ: البنایہ فی شرح الہدایہ ص ۶۲۰ ج ۱۔ محلی ابن حزم ص ۲۰۶ ج ۲۔ المحلی بالآثار اندلسی ص ۲۸۰ ج ۲/ وغیرہ کتب میں بھی ہے۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے

(۵)......عن ابی وائل قال : كان عمر و علی رضی الله عنهما لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامين۔

(طحاوی ص۱۴۰ج۱، باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة ، رقم الحديث:۱۱۷۳)

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما 'بسم اللہ' اور 'آمین' آہستہ کہتے تھے

(۶)......عن ابی وائل قال : لم يكن عمر وعلی رضی الله عنهما يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بآمين۔(الجوہر النقی ص۴۸ ج۱)

ترجمہ:......ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ''آمین'' آہستہ کہتے تھے

(۷)......عن ابی وائل قال : كان علی و ابن مسعود رضی الله عنهما لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ، ولا بالتعوذ ، ولا بالتامين۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۶۳ ج۹، رقم الحديث:۹۳۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے، اور نہ ہی آمین اونچی آواز سے کہتے تھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام ''آمین'' آہستہ کہے

(۸)......عن علقمة والاسود كليهما عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : يخفی الامام ثلاثا : التعوذ ، وبسم الله الرحمن الرحيم ، و آمين۔(محلی ابن حزم ص۲۰۶ ج۲)

ترجمہ:......حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: امام تین چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے: (۱): اعوذ بالله ،(۲): بسم الله،(۳): آمین۔

مسلم شریف کی چند صحیح روایات سے استدلال

''مسلم شریف'' کی چند صحیح روایات میں آیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: امام پر سبقت نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ''ولا الضالين'' کہے تو تم آمین

کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ ’’سمع الله لمن حمده ‘‘ کہے تو تم ’’ربنا لک الحمد‘‘ کہو۔

(مسلم شریف ص ۱۷۷ ج ۱، باب التسمیع والتحمید والتأمین ، کتاب الصلاۃ)

ان روایات میں غور کرنے سے بھی آمین کا سر ہونا سمجھ میں آتا ہے، وہ اس طرح کہ امام تکبیر تحریمہ کہتا ہے تو مقتدی کو بھی تکبیر کا حکم ہے، اور ظاہر ہے مقتدی تکبیر تحریمہ زور سے نہیں کہتا، اسی طرح امام ’’سمع الله لمن حمده‘‘ کہے تو حکم ہے کہ ’’ربنا لک الحمد ‘‘ کہو، یہاں بھی کوئی مقتدی ’’ربنا لک الحمد‘‘ زور سے نہیں کہتا، بلکہ آہستہ سے کہتا ہے، اسی طرح جب امام ’’ولا الضالین ‘‘‘ کہے تو آمین بھی آہستہ ہی کہنی چاہئے۔

آمین‘ کون کہے، مقتدی یا امام یا دونوں؟

پھر اس میں اختلاف ہے کہ آمین کون کہے، مقتدی یا امام یا دونوں؟ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آمین مقتدی اور امام دونوں کہیں گے، اور دونوں کے لئے سنت ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، لیکن ان کی دوسری روایت جو ابن القاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے‘ اور یہ زیادہ مشہور بھی ہے‘ وہ یہ ہے کہ آمین صرف مقتدی کہیں گے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے ’’مؤطا‘‘ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی ایسا ہی نقل کیا ہے کہ امام آمین نہ کہے،، لیکن خود انہوں نے ہی ’’کتاب الآثار‘‘ میں امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک جمہور کی طرح نقل کیا ہے کہ آمین مقتدی اور امام سب کہیں گے۔

(درس ترمذی ص ۵۱۳ ج ۱، باب ماجاء فی التامین)

احادیث المرغوبة

علی ترک جلسة الاستراحة

جلسۂ استراحت کی تعریف، جلسۂ استراحت کے بارے میں ائمہ کے مذاہب، آپ ﷺ اور اکثر و عام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں فرماتے تھے۔ اس مختصر رسالہ میں چند احادیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نماز میں جلسۂ استراحت مسنون نہیں ہے۔ اور جن روایات میں جلسۂ استراحت کا ذکر ہے وہ عذر پر محمول ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

جلسۂ استراحت کی تعریف

پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کو اٹھتے ہوئے بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔(شرح مہذب ص۴۴۲ ج۱)

جلسۂ استراحت کے بارے میں ائمہ کے مذاہب

امام شافعی رحمہ اللہ جلسۂ استراحت کی سنیت کے قائل ہیں، جمہور کے نزدیک جلسۂ استراحت سنت نہیں، سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:''اکثر الاحادیث علی هذا ''یعنی اکثر احادیث میں یہی مروی ہے۔اورخود امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی جلسۂ استراحت نہیں فرماتے تھے۔(مغنی ص۵۶۹ ج۱)

جلسۂ استراحت کے ترک پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع

''نوادر الفقہاء'' میں اور حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جلسۂ استراحت کے ترک پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجماع کا دعوی کیا ہے۔

اس مختصر رسالہ میں جمہور کے دلائل جمع کئے گئے ہیں۔جن میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ اور صحابۂ کرام کا عام معمول جلسۂ استراحت کا نہیں تھا۔جن احادیث میں آپ ﷺ سے جلسۂ استراحت کرنا مروی ہے جمہور نے ان کو عذر پر محمول کیا ہے،یعنی اگر آدمی کے لئے بڑھاپے کی وجہ سے یا موٹاپے کی وجہ سے یا دیگر اعذار کی وجہ سے پہلی اور تیسری

رکعت کے دوسرے سجدہ سے اگلی رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہونا مشکل ہوتو پہلے بیٹھ جائے پھر آرام کر کے کھڑا ہو،مگر تندرست کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے،اس لئے کہ آپ ﷺ کی سنت مستمرہ سیدھے کھڑے ہونے کی تھی۔

جلسۂ استراحت کے ترک پر تین عقلی دلیلیں

پھر دلیل عقلی بھی جلسۂ استراحت کے ترک کی مؤید ہے۔تین عقلی دلیلیں درج ہیں:

(۱)......نماز میں تمام جگہوں میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف انتقال کے وقت تکبیر رکھی گئی ہے،اگر جلسۂ استراحت مسنون ہوتا تو اس کے بعد بھی تکبیر یا تسمیع وتحمید یا تسلیم کے مانند کوئی ذکر ضرور رکھا جاتا،حالانکہ یہاں امام شافعی رحمہ اللہ بھی کسی ذکر کے قائل نہیں۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جلسۂ استراحت ایک عارضی چیز اور عذر کی بنا پر ہے۔

(۲)......جلسہ استراحت کے لئے بھی کوئی ذکر وارد نہیں ہے جیسا کہ: قومہ اور جلسہ میں اذکار کا احادیث میں ثبوت ہے۔

(۳)......جمہور کی ایک دلیل عقلی یہ بھی ہے کہ: نماز استراحت اور آرام کے لئے موضوع نہیں۔اور جلسۂ استراحت میں ایک گونہ آرام کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔

اختلاف محض افضلیت اوراولیت کا ہے، جواز اور عدم جواز کا نہیں

تاہم یہ اختلاف محض افضلیت اور اولیت کا ہے،اگر کوئی جلسۂ استراحت کر لے تو مضائقہ نہیں۔علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اگر کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں جلسۂ استراحت کی مقدار بیٹھ جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

شمس الائمہ حلوانی جیسے بلند پایہ فقیہ کا بیان ہے کہ:''ولو فعل کما هو مذهبه لا بأس

به عندنا ''۔(رد المحتار ۲۴۱ج ۲، بیروت)

تفصیل کے لئے دیکھئے! قاموس الفقہ ص ۱۱۰ ج ۳۔ درس ترمذی ص ۵۵ ج ۲۔ تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی ص ۸۰ ج ۲۔ الدر المنضود علی سنن ابی داؤد ص ۲۹۷ ج ۲۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے۔

اللہ کرے یہ رسالہ ان حضرات تک پہنچے جو احناف کی نماز کے باطل ہونے اور ہر عمل میں احناف کو احادیث کے خلاف کرنے کا الزام دینے پر تلے ہوئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

جلسۂ استراحت کرتے ہوئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں دیکھا

(۱)......عن ایوب عن ابی قلابة : ان مالک بن الحویرث رضی الله عنه قال لاصحابه : الا انبّئکم صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ قال : و ذاک فی غیر حینِ صلوةٍ ' فقام ثم رکع فکبر ' ثم رفع رأسه ' فقام هُنَیّةً ثم سجد ' ثم رفع رأسه هنیة فصلی صلوة عمرو بن سلمة شیخِنا هذا ، قال ایوب : کان یفعل شیئا لم ارهم یفعلونه ، کان یقعد فی الثالثة و الرابعة ، الخ۔

(بخاری ص۱۱۳ج۱، باب المکث بین السجدتین ، رقم الحدیث :۸۱۸)

ترجمہ:......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا کہ: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ کیوں نہ سکھادوں، فرمایا: یہ نماز کا وقت نہیں تھا، آپ کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا تکبیر کہی' پھر سر اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور تھوڑی دیر کے لئے سر اٹھایا، آپ نے ہمارے اس شیخ حضرت عمرو بن سلمہ رحمہ اللہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ وہ نماز میں ایک ایسی چیز کیا کرتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ آپ تیسری یا چوتھی رکعت پر (سجدہ سے فارغ ہوکر کھڑے ہونے سے پہلے) بیٹھتے تھے۔

آپ ﷺ کا سجدہ سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہونے کا حکم

(۲)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رجلا دخل المسجدَ یصلی ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناحیة المسجد ، فجاء فسلّم علیه ، فقال له : ارجع فصل فانک لم تصل ، فرجع فصلی ثم سلّم ، فقال و علیک ' ارجع فصل فانک لم تصل، قال فی الثالثة فاعلمنی ، قال : اذا قمت الی الصلوة فاسبغ الوضوء ' ثم

استقبل القبلة فكبّر و اقرأ بما تيسر معک من القرآن ' ثم اركع حتى تطمئنّ راكعا ' ثم ارفع رأسک حتى تعتدل قائما ' ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ' ثم ارفع حتى تستوى و تطمئن جالسا ' ثم اسجد حتى تطمئنّ ساجدا ' ثم ارفع حتى تستوى قائما ثم افعل ذلک فى صلوتک كلها۔(بخاری ص۹۸۶ج۲، باب اذا حنث ناسیا فی الایمان کتاب الایمان والنذور ، رقم الحدیث:٦٦٦٧)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوئے' نماز پڑھی،اوررسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، وہ آئے اورآپ ﷺ کوسلام کیا،آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: واپس جاؤ' نماز پڑھو،اس لئے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی، وہ واپس گئے پھر نماز پڑھی اور واپس آکرآپ ﷺ کوسلام کیا،تو آپ ﷺ نے وعلیک سے جواب دیا اورفرمایا: واپس جاؤ، اور نماز پڑھو، کیونکہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے تیسری مرتبہ(آپ ﷺ کے ارشاد پر) کہا کہ: مجھے نماز کا طریقہ سکھائیں،آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم قیام کا ارادہ کروتو مکمل وضوکرو، پھرقبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو، پھراللہ اکبرکہو،اورقرآن میں سے جوآسانی (سے تمہیں یاد) ہو پڑھو، پھراطمینان سے رکوع کرو، پھراپنا سراٹھاؤ یہاں تک کہ اعتدال کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ، پھرسجدہ کروحتی کہ اعتدال کے ساتھ سجدہ کرلو، پھرسجدہ سے اٹھوحتی کہ سیدھے ہواوراطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھرسجدہ کروحتی کہ اطمینان سے سجدہ کرو، پھرسجدہ سے سراٹھاؤحتی کہ اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوجاؤ، پھراپنی پوری نماز کواسی طریقہ سے پڑھو۔

(۳)......عن عباس أو عيّاش بن سهل الساعدى رضى الله عنه : انه كان فى مجلس

فیه ابوہ فذکر فیه قال :......ونصب قدمه الاخری ' ثم کبر فسجد ' ثم کبّر فقام ولم یتورک، الخ۔(ابوداؤد ص ۱۰۷ ج۱، باب من ذکر التّورّک فی الرابعة ، رقم الحدیث :۹۶۶)

ترجمہ:......حضرت عباس یا عیاش بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: وہ ایک مجلس میں تھے جس میں ان کے والد بھی تھے ، پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ :........ دوسرے (یعنی دائیں) پاؤں کو کھڑا کیا ، پھر تکبیر کہہ کر (دوسرا) سجدہ کیا ، اس کے بعد تکبیر کہہ کر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوگئے اور بیٹھے نہیں ۔

آپ ﷺ نماز میں دونوں پیروں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے تھے

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم ینهض فی الصلوة علی صدور قدمیه ،

قال ابو عیسی : حدیث ابی هریرة علیه العمل عند اهل العلم ، یختارون ان ینهض الرجل فی الصلوة علی صدرو قدمیه۔

(ترمذی، باب ما جاء کیف النهوض من السجود ، باب منه ایضا ، رقم الحدیث :۲۸۸)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز میں دونوں پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے، کہ پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر نمازی کھڑا ہو جائے ، (یعنی بیٹھے نہیں)۔

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا اپنی قوم کو نماز سکھانا اور جلسۂ استراحت نہ کرنا

(۵)......عن عبد الرحمن بن غنم ان ابا مالک الاشعری جمع قومه ، فقال : یا معشر الاشعریین ! اجتمعوا واجمعوا نساء کم وابناء کم ، اعلّمکم صلوة النبی

صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا بالمدینة ..... ثم قال : سمع الله لمن حمده ' واستوی قائما ' ثم کبر و خرّ ساجدا ' ثم کبر فرفع رأسه ' ثم کبر فسجد ' ثم کبر فانتهض قائما۔ (مسند احمد ص۳۴۳ ج۵، باب الخ ، رقم الحدیث:۲۲۹۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: اے اشعریین کی جماعت! خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کرو تا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھلاؤں جو آپ ﷺ ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے (آپ نے پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ بھی ہے کہ) پھر آپ ''سمع الله لمن حمده '' کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے گئے، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۶)......عن الشعبی : ان عمر و علیا واصحابَ رسول الله صلی الله علیه وسلم کانوا ینهضون فی الصلوة علی صدور اقدامهم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۳، من کان ینهض علی صدور قدمیه ، رقم الحدیث:۴۰۰۴)

ترجمہ:......حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں اپنے قدموں کے بل کھڑے ہوا کرتے تھے۔[1]

---

[1]......عن عبید بن ابی الجعد قال: کان علی رضی الله عنه ینهض فی الصلوة علی صدور قدمیه۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۳، من کان ینهض علی صدور قدمیه ، رقم الحدیث:۴۰۰۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۷)......عن عبدة بن ابی لبابة قال : سمعت عبد الله بن يزيد يقول : رمقت عبد الله بن مسعود رضی الله عنه فی الصلوة فرأيته ينهض ولا يجلس ، قال : ينهض على صدور قدميه فی الركعة الاولی والثالثة۔ ا؎

(معجم طبرانی کبیر ص۲۶۶ ج۹، رقم الحديث :۹۳۲۷)

ترجمہ:......حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز میں بغور دیکھا، میں نے دیکھا کہ آپ (پہلی اور تیسری رکعت کے بعد) سیدھے کھڑے ہوجاتے' بیٹھتے نہیں۔عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: آپ اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے، پہلی اور تیسری رکعت کے بعد۔

ا؎......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن عبد الرحمن بن يزيد قال: كان عبد الله رضی الله عنه ينهض فی الصلوة على صدور قدميه۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۳، من كان ينهض على صدور قدميه ، رقم الحديث:۴۰۰۱)

(۲)......عن عبدالرحمن بن يزيد يقول : رمقت ابن مسعود رضی الله عنه فی الصلاة ' فرأيته ينهض ولا يجلس ' قال : ينهض على صدور قدميه فی الركعة الاولی والثالثة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۷۸ ج۲، باب كيف النهوض من السجدة الآخرة ، رقم الحديث :۲۹۶۶)

قال الهيثمی رجاله رجال الصحيح ۔(مجمع الزوائد ص۱۳۶ ج۲)

(۳)...... عن عبدالرحمن بن يزيد قال : رمقت ابن مسعود رضی الله عنه فرأيته ينهض على صدور قدميه ولا يجلس اذا صلى فی اول ركعة حين يقضی السجود۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۲۵ ج۲، باب من قال يرجع على صدور قدميه ، رقم الحديث :۲۵۹۶)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۸)......عن وهب بن كيسان قال : رأيت ابن الزبير رضى الله عنه اذا سجد السجدة الثانية قام كما هو على صدور قدميه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۱ ج۳، من كان ينهض على صدور قدميه ، رقم الحديث:۴۰۰۵)

ترجمہ:......حضرت وہب بن کیسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب دوسرا سجدہ کر لیتے تو اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑے ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۹)......عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه : انه كان ينهض في الصلوة على صدور قدميه۔[۱]

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۱ ج۳، من كان ينهض على صدور قدميه ، رقم الحديث:۴۰۰۷)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ نماز میں اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدریؓ رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۱۰)......حدثنا سليمان الاعمش قال : رأيت عمارة بن عمير يصلى من قِبل ابواب

---

[۱]......عن خثيمة عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : رأيته ينهض فى الصلوة على صدور قدميه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۰ ج۳، من كان ينهض على صدور قدميه ، رقم الحديث:۴۰۰۲)

کندة قال : فرأیته رکع ثم سجد ' فلما قام من السجدة الاخیرة قام کما ھو ، فلما انصرف ذکرت ذلک له ، فقال : حدثنی عبد الرحمن بن یزید : انه رأی عبد الله بن مسعود یقوم علی صدور قدمیه فی الصلوة ، قال الاعمش : فحدثت بھذا الحدیث ابراھیم النخعی ، فقال ابراھیم : حدثنی عبد الرحمن بن یزید : انه رأی عبد الله بن مسعود یفعل ذلک ، فحدثت به خیثمة بن عبد الرحمن ، فقال : رأیت عبد الله بن عمر یقوم علی صدور قدمیه ، فحدثت به محمد بن عبد الله الثقفی ، فقال : رأیت عبد الرحمن بن ابی لیلی یقوم علی صدور قدمیه ، فحدثت به عطیة العوفی ، فقال رأیت ابن عمر و ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید الخدری رضی الله عنھم یقومون علی صدور اقدامھم فی الصلوة۔

(سنن کبریٰ بیہقی ص۱۲۵ ج۲، باب من قال یرجع علی صدور قدمیه)

ترجمہ:......امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے عمارہ بن عمیر رحمہ اللہ کو ابواب کندہ کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، کہتے ہیں کہ: میں نے دیکھا کہ آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا، جب آپ دوسرے سجدے سے اٹھے تو جیسے تھے ویسے ہی کھڑے ہوئے۔آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: مجھے عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی ہے کہ: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔امام اعمش رحمہ اللہ کہے ہیں کہ: میں نے یہ حدیث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بیان کی ،انہوں نے فرمایا کہ: مجھے عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے،امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: پھر میں نے یہ حدیث خیثمہ

بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔ امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے یہ حدیث محمد بن عبداللہ ثقفی رحمہ اللہ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ: میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ بھی اپنے قدموں کے بل ہی کھڑے ہوتے تھے۔ امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے یہ حدیث عطیہ عوفی رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ وہ حضرات نماز میں اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل ہی کھڑے ہوتے تھے۔

عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۱۱)......عن النعمان بن ابی عیاش قال : ادرکت غیرَ واحدٍ من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ، فکان اذا رفع راسه من السجدة فی اول رکعة والثالثة ، قام کما هو ولم یجلس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۲ ج۳، من کان یقول : اذا رفعت رأسک من السجدة الثانیة فی الرکعة الاولی فلا تقعد ، رقم الحدیث :۴۰۱۱)

ترجمہ:......حضرت نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے کہ وہ جب پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو ویسے ہی سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے، بیٹھتے نہیں تھے۔

عام مشائخ رضی اللہ عنہم جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے

(۱۲)......عن الزهری قال : کان اشیاخنا لا یُمایلون ، یعنی : اذا رفع احدهم رأسه

من السجدة الثانية فی الرکعة الاولی والثالثة ینهض کما هو' ولم یجلس۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۳۱ ج۳، من کان یقول: اذا رفعت رأسک من السجدة الثانیة فی الرکعة الاولی فلا تقعد ، رقم الحدیث:۴۰۰۹)

ترجمہ:......امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے مشائخ مائل نہیں ہوتے تھے، یعنی جب کوئی ان میں سے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو ویسے ہی سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' بیٹھتے نہیں تھے۔

تشہد میں اشارہ کے احکام

تشہد میں اشارہ جمہور سلف کے نزدیک سنت ہے۔اشارہ کے بعد حرکت ہے یا نہیں؟ صحاح کی ۲۹/احادیث میں صرف ایک حدیث میں حرکت کا ذکر ہے۔اشارہ کے طریقے، کیا اشارہ بدعت ہے؟ اشارہ کے متعلق چند مفید باتیں: مثلا اشارہ کے مسئلہ پر تیس رسائل' شہادت کی انگلی کو سبابہ کہنے کی وجہ، انگلی اٹھانے کی مقدار اور جہت' اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا نہیں؟ وغیرہ امور پر مشتمل مختصر و مفید رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

تشہد میں انگلی کا اشارہ ائمہ اربعہ اور جمہور سلف کے نزدیک مسنون ہے، اور بکثرت احادیث اس کی سنیت پر شاہد ہیں۔ پھر علماء نے اس کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ اشارہ کس طرح ہوگا، کب ہوگا، کب تک ہوگا، وغیرہ ذلک۔

بعض حضرات نے ایک حدیث کی بنا پر اشارہ میں آخر تک حرکت کا عمل اپنا لیا، حالانکہ احادیث سے اس عمل کا ثبوت مشکل ہے، صرف ایک حدیث میں حرکت کا ذکر ہے، اس میں تطبیق دی جائے تو تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا، ورنہ کئی احادیث کا ترک لازم آئے گا۔ اور بعض تو قعدہ کی ابتدا ہی سے انگلی کی حرکت شروع کر دیتے ہیں، اس کا تو کوئی ثبوت نہیں، جس حدیث میں حرکت کا ذکر ہے وہ بھی کلمۂ شہادت کے بعد ہے۔

اس مختصر رسالہ میں اشارہ کے بارے میں احادیث جمع کی گئی ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ اشارہ تو سنت ہے، مگر اشارہ کے بعد انگلی کو آخر تک حرکت دیتے رہنا درست نہیں۔

اللہ کرے یہ چند اوراق مفید اور کارآمد ثابت ہوں، اللہ تعالی ان کو قبول فرمائے اور غلط فہمی کو دور فرمائے، اور صحیح طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تشہد میں انگلی کوحرکت نہ دینا

(۱)......عن عبد الله بن الزبير رضى الله عنه : انه ذكر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يُشير بِاصبعِه اذا دعا ولا يُحَرِّكُها۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے،اوراس کوحرکت نہیں دیتے تھے۔[۱]

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۴۷ج۴، باب الاشارة فی التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۹)

(۲)......عن عاصم بن كليب الجرميّ رضى الله عنه عن ابيه عن جده قال : دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يصلّى وقد وضع يده اليسرى على فخده اليسرى ، ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ، وقبض اصابعه و بسط السّبابة وهو يقول:" يا مُقلِّب القلوب ثبّت قلبى على دينك" ۔(ترمذی ص۱۹۹ج۲، ابواب الدعوات باب [دعاء : یامقلب القلوب ثبت قلبی] رقم الحديث:۳۵۸۷)

ترجمہ:......حضرت عاصم کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے،اوروہ اپنے دادا(حضرت شہاب بن مجنون جرمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے،اورآپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر،اوردایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا،اورانگلیاں بند رکھی تھیں،اور شہادت کی انگلی پھیلا رکھی تھی،(یعنی آپ ﷺ قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے)اور یہ دعا پڑھ

---

[۱]......اسی طرح کی ایک روایت ”نسائی شریف“میں بھی آئی ہے:

وكان يشير باصبعه اذا دعا ولا يحرّكها ، الخ۔

(نسائی، باب بسط اليسرى على الركبة ، رقم الحديث:۱۲۷۱)

رہے تھے: ''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما''۔

تشریح :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: آپ نے انگلی مبارک کو نماز کے آخر تک پھیلا رکھا تھا، اس حدیث میں انگلی مبارک کے ہلانے کا ذکر نہیں ہے۔

انگلی کا اشارہ اور صحاح کی احادیث

''مسلم شریف'' کی احادیث

''مسلم شریف'' کی روایت ہے کہ: (تمام حدیثوں میں پوری روایتیں نقل نہیں کی گئی ہیں، صرف مسئلہ سے متعلق جملوں پر اکتفا کیا گیا ہے)

(۱)......وضع یده الیُسری علی رکبته الیسری ' و وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ' واشار باصبعه۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۷۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ (قعدہ میں) اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائی ران پر رکھ لیتے، اور اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے۔

(۲)......کان رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا قعد یدعو ' وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ' و یده الیُسری علی فخذه الیسری ' واشار باصبعه السّبّابة ' ووضع ابهامه علی اصبعه الوسطی ' ویُلقِم کفّه الیسری رکبته۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۷۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب دعا کے لئے (نماز میں) بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے، اور شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے' جب کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔

(۳)......انّ النبی صلی اللہ علیه و سلم کان اذا جلس فی الصلاۃ ، وضع یدیه علی رکبتیه ، و رفع اصبعه الیمنی الّتی تلی الابھام ، فدعا بھا ، و یدہ الیُسری علی رکبته [الیسری] باسطُھا علیھا۔

(مسلم، باب صفة الجلوس وکیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب نماز میں قعدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے، اور انگوٹھے سے ملی ہوئی دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک کو اٹھاتے اور اس سے اشارہ (یعنی دعا) فرماتے، جب کہ آپ ﷺ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا ہوا ہوتا تھا۔

(۴)......انّ رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم کان اذا قعد فی التّشھّد وضع یدہ الیسری علی رکبته الیسری ، و وضع یدہ الیُمنی علی رکبته الیمنی ، وعقد ثلا ثه وخمسین ، واشار بالسّبّابة۔

(مسلم، باب صفة الجلوس وکیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر، اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا کرتے تھے، اور :۵۳/ کی شکل میں ہاتھ کر لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۵)......کان [رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم] اذا جلس فی الصلوۃ ، وضع کفّه الیمنی علی فخذہ الیمنی ، و قبض اصابعه کلّھا ، واشار باصبعه الّتی تلی الابھام ووضع کفّه الیُسری علی فخذہ الیُسری۔

(مسلم، باب صفة الجلوس وکیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب نماز کے قعدہ میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھ لیتے تھے، ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے سے ملی ہوئی انگلی سے اشارہ فرماتے، جب کہ

بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا کرتے تھے۔

''ابوداؤد شریف'' کی احادیث

(۱)......و قبض ثنتين و حلق حلقة و رأيته يقول هكذا ، وحلق بشرٌ الابهام والوسطى، واشار بالسبّابة۔

(ابوداؤد(مع بذل)ص۴۸۹ج۴، باب كيف الجلوس فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۵۷)

ترجمہ:......اور دو انگلیوں (یعنی چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی) کو بند کیا، اور (بیچ والی اور انگوٹھے سے) حلقہ بنایا، اور (راوی فرماتے ہیں کہ:) میں نے ان کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا، پھر (اور ایک راوی (حضرت) بشر (بن مفضل رحمہ اللہ) نے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنایا اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۲)......و قبض اصابعه كلّها اشار باصبعه التى تلى الابهام ، الخ۔

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۴۴ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۷)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) سب انگلیوں کو بند فرما لیتے، اور انگوٹھے سے ملی ہوئی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(۳)......واشار باصبعه ، وارانا عبد الواحد ' واشار بالسّبّابة۔

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۴۶ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۸)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) انگلی سے اشارہ کرتے۔ (راوی فرماتے ہیں کہ: حضرت) عبد الواحد نے عملی طور پر کر کے دکھایا اور انگلی سے اشارہ کیا۔

(۴)......انّ النبى صلى الله عليه وسلم كان يُشير بِاصبعِه اذا دعا ولا يُحَرِّكُها۔

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۴۷ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے، اوراس کوحرکت نہیں دیتے تھے۔

(۵)......رافعا اصبعه السبابة قد حناها شيئا۔[۱]

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۵۰ج۴، باب الاشارة فی التّشهّد ، رقم الحدیث:۹۹۱)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) شہادت والی انگلی اٹھائے ہوئی قدرے جھکی ہوئی (میں نے

[۱]......''ابوداؤدشریف'' کی روایت کےالفاظ ہیں:''واضعا ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى ' رافعا اصبعه السبابة قد حناها شيئا''۔اور''نسائی شریف''میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔

(نسائی، باب احناء السبابة فی الاشارة ، رقم الحدیث:۱۲۷۵)

ان دونوں حدیثوں میں''ذراع'' کالفظ آیاہے، یہاں''ذراع'' سےمرادکلائی والاحصہ ہے، یعنی ہاتھ کاوہ حصہ جوگھٹنہ پررکھاجاتاہے،اس سےمعلوم ہواکہ کہیں''ذراع'' بول کرصرف کلائی کےشروع کاحصہ مرادہوتاہے۔یہیں سے''بخاری شریف'' کی اس حدیث کامطلب بھی واضح ہوجاتاہے کہ جس میں ہے کہ: آپ ﷺ اپنے دائیں ذراع کو بائیں ذراع پرنماز میں باندھتے تھے،یعنی اپنی دائیں کلائی کےحصہ سے بائیں کلائی کا حصہ پکڑتے تھے۔بعض حضرات نے''بخاری شریف'' کی حدیث سےنماز میں سینہ پرہاتھ باندھنے پراستدلال کیاہے کہ''ذراع'' کہنی تک کےہاتھ کوکہتے ہیں،اس وجہ سےحدیث کامطلب یہ ہے کہ: آپ ﷺ ایک کہنی تک کاپوراحصہ دوسری کہنی کے پورےحصہ پر رکھتے تھے،اوریہ اس وقت ہوگاجبکہ ہاتھ کوسینہ پرباندھاجائے۔(غالبا''بخاری شریف'' کی یہ روایت مرادہو:''كان الناس يؤمرون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى''۔بخاری، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلوة ، رقم الحدیث:۷۴۰)مگر''ابوداؤد''اور''نسائی شریف'' کی روایت نے معاملہ صاف کردیاکہ''ذراع'' کااطلاق عربی زبان میں ہاتھ کےایک جزاورایک حصہ پربھی ہوتاہے، اس وجہ سے''بخاری شریف'' کی حدیث کامطلب بھی یہی ہوگاکہ: آپ ﷺ ایک کلائی کودوسری کلائی پرباندھتے تھے۔جوحضرات اس کوتسلیم نہ کریں تو''ابوداؤد''اور''نسائی شریف'' کی اس حدیث کی روشنی میں تشہد کی حالت میں کہنی تک کاحصہ ان کواپنی ران پررکھناچاہیئے۔

(ارمغان حق ص۲۰۳ج۲،بتصرف قلیل)

دیکھی)۔

''ترمذی شریف'' کی احادیث

(۱)...... واشار باصبعه یعنی السّبابة۔

(ترمذی، باب منه ایضا (باب کیف الجلوس فی التشهد؟) ، رقم الحدیث:۲۹۳)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ نے) اپنی انگلی سے اشارہ کیا، یعنی شہادت کی انگلی سے۔

(۲)...... ورفع اصبعه التی تلی الابهام [الیمنی] یدعو بها ، الخ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الاشارة ، رقم الحدیث:۲۹۴)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ نے) اپنی اس انگلی کو اٹھایا جو انگوٹھے سے ملی ہوئی تھی، اور دعا کی، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھا)۔

(۳)...... وقبض اصابعه و بسط السّبابة وهو یقول۔

(ترمذی، ابواب الدعوات ،باب [دعاء : یامقلب القلوب ثبت قلبی] رقم الحدیث:۳۵۸۷)

ترجمہ:......اور انگلیاں بند رکھی تھیں، اور شہادت کی انگلی پھیلا رکھی تھی، (یعنی آپ ﷺ قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے) اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

''نسائی شریف'' کی احادیث

(۱)......کان رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا جلس فی الثنتین أو فی الاربع یضع یدیه علی رکبتیه ثم اشار باصبعه۔

(نسائی، باب الاشارة بالاصبع فی التشهد الاول ، رقم الحدیث:۱۱۶۲)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ جب دو یا چار رکعت میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے، پھر اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۲)......وعقد ثنتين الوسطى والابهام وأشار۔

ترجمہ:......(آپ ﷺ) درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ کرتے اور اشارہ فرماتے۔

(نسائی، باب صفة الجلوس فی الركعة التی تقضى فيها الصلاة ، رقم الحديث:۱۲۶۴)

(۳)......واشار بالسّبّابة يدعوبها۔(نسائی، باب موضع الذراعين ، رقم الحديث:۱۲۶۵)

ترجمہ:......(آپ ﷺ نے) دعا کے وقت (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے) سبابہ سے اشارہ کیا۔

(۴)......وقبض ثنتين وحلّق ، ورأيته يقول : هكذا ، واشار بشرٌ بالسّبابة من اليمنى وحلّق الابهام والوسطى۔(نسائی، باب موضع المرفقين ، رقم الحديث:۱۲۶۶)

ترجمہ:...... اور (آپ ﷺ نے) دونوں چھوٹی انگلیاں بند کیں، اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنایا، اور میں نے حضور ﷺ کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ (راوی حدیث حضرت بشر بن مفضل رحمہ اللہ) نے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر دائیں ہاتھ کی سبابہ سے اشارہ کر کے دکھایا۔

(۵)......وأشار بالسّبّابة۔(نسائی، باب موضع الكفين ، رقم الحديث:۱۲۶۷)

ترجمہ:......(آپ ﷺ نے) سبابہ سے اشارہ کیا۔

(۶)......وقبض يعنى اصابعه كلها وأشار باصبعه التى تلى الابهام۔

(نسائی، باب قبض الاصابع من اليد اليمنى دون السبابة ، رقم الحديث:۱۲۶۸)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ) سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے سے جو ملی ہوئی انگلی ہے اس سے اشارہ کرتے۔

(۷)......ثم قبض اثنتين من اصابعه وحلق حلقة ' ثم رفع اصبعه فرأيته يحرّكها

يدعو بها۔

(نسائی، باب قبض الثنتين من اصابع اليد اليمنى وعقد الوسطى والابهام منها ، رقم الحديث:

۱۲۶۹)

ترجمہ:......پھر(آپ ﷺ نے)دوانگلیاں بندکیں اور(درمیانی انگلی اورانگوٹھے سے) حلقہ بنالیا، پھراپنی (شہادت کی)انگلی اٹھائی ،(راوی فرماتے ہیں کہ:) میں نے حضور ﷺ کودیکھا کہ:اس انگلی کودعا(یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے)وقت حرکت دیتے تھے۔

(۸)......ورفع اصبعه الّتى تلى الابهام فدعا بها ، الخ۔

(نسائی، باب بسط اليسرى على الركبة ، رقم الحديث:۱۲۷۰)

ترجمہ:......(آپ ﷺ)اشارہ کےوقت اپنی اس انگلی کواٹھاتے جوانگوٹھے سےملی ہوئی ہے۔

(۹)......كان يشير باصبعه اذا دعا ولا يحرّكها ، الخ۔

(نسائی، باب بسط اليسرى على الركبة ، رقم الحديث:۱۲۷۱)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھےجس وقت دعا کرتے (یعنی قعدہ میں کلمۂ شہادت پڑھتے)اورانگلی کوحرکت نہیں دیتے تھے۔

(۱۰)......و يشير باصبعه ۔(نسائی، باب الاشارة بالاصابع فى التشهد ، رقم الحديث:۱۲۷۲)

ترجمہ:......(آپ ﷺ)اپنی انگلی سےاشارہ کرتے۔

(۱۱)......عن ابى هريره رضى الله عنه : ان رجلا كان يدعو باصبعيه ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : احّدْ احّدْ۔

(نسائی، باب النهى عن الاشارة باصبعين و بايّ اصبع يشير ، رقم الحديث:۱۲۷۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک صاحب اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو، ایک انگلی سے اشارہ کرو۔

(۱۲)......عن سعد رضی الله عنه قال : مر عَلَیَّ رسول الله صلی الله علیه وسلم ، و انا ادعو باصابعی ، فقال : احّد احّد واشار بالسبابة۔

(نسائی، باب النهی عن الاشارة باصبعین و بایّ اصبع یشیر ، رقم الحدیث:۱۲۷۴)

ترجمہ:......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گذرے، جبکہ میں اپنی انگلیوں سے اشارہ کررہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو، ایک انگلی سے اشارہ کرو، اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا (کہ اس انگلی سے اشارہ کرو)۔

(۱۳)......رافعا اصبعه السبابة ' قد احناها شیئا وهو یدعو۔

(نسائی، باب احناء السبابة فی الاشارة ، رقم الحدیث:۱۲۷۵)

ترجمہ:......(حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ:) دعا (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے) وقت شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اور تھوڑا سا جھکا کر رکھ دیا۔

ابن ماجہ شریف کی احادیث

(۱)...... ویشیر باصبعه۔(ابن ماجہ، باب الاشارة فی التشهد ، رقم الحدیث:۹۱۱)

ترجمہ:......(حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا) انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے۔

(۲)...... و قد حلّق الابهام والوسطى ورفع التى تليهما يدعوا بها فى التشهد۔

(ابن ماجہ، باب الاشارة فى التشهد ، رقم الحديث:۹۱۲)

ترجمہ:......(حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ:) درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی کو اٹھایا، اور اس سے تشہد میں دعا مانگی، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھا)۔

(۳)......ورفع اصبعه اليمنى التى تلى الابهام فيدعوا بها ، الخ۔

(ابن ماجہ، باب الاشارة فى التشهد ، رقم الحديث:۹۱۳)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دعا مانگتے، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے)۔

صحاح کی کتابوں کی کل :۲۹/حدیثیں اور صرف ایک میں حرکت کا ذکر

یہ صحاح کی پانچ کتابوں کی کل :۲۹/حدیثیں ہیں، ان میں صرف ایک روایت میں اشارہ کے وقت انگلی کی حرکت کا بیان ہے، اور دو روایتوں میں حرکت کی صاف نفی ہے، اور بقیہ ۲۶/روایتیں خاموش ہیں۔ اگر حرکت ہوتی تو ان ۲۹/روایتوں میں کم از کم دس پندرہ روایتوں میں تو اس کا ذکر ہوتا، اور جس ایک روایت میں حرکت کا ذکر ہے، محدثین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ: اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی اٹھی اور انگوٹھا اور بقیہ انگلیوں سے حلقہ بنا، پھر اشارہ کے بعد شہادت کی انگلی کو جھکایا تو یہ حرکت ہوئی، اسی کا ذکر اس ایک حدیث میں۔ اس مطلب سے تمام روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ اگر حرکت والی ایک روایت کو لیں تو دو روایتوں کے تو صراحۃً خلاف عمل ہوگا، اور بقیہ:۲۶/روایتوں میں بھی اس کا ذکر نہیں، اس لئے دلالۃ النص سے ان کا بھی خلاف لازم آئے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے کلام سے بھی اسی طرح کی تطبیق معلوم ہوتی ہے:

''فیحتمل ان یکون المراد بالتحریک الاشارة بها لا تکریر تحریکها ' فیکون موافقا لروایة ابن الزبیر ، واللہ تعالی اعلم''۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۸۹ج۲، باب من روی انه اشار بها ولا یحرکها ، تحت رقم الحدیث: ۲۷۸۷)

اشارہ کے طریقے

اشارے کے تین طریقے ہیں:

(۱)......دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر ترپن کا عقد بنا کر رکھے۔ ترپن کا عقد اس طرح بنتا ہے کہ: چھوٹی اور بیچ کی اور ان کے درمیان کی: تین انگلیاں بند کرلے، اور شہادت کی انگلی سیدھی رکھے، اور انگوٹھا اس کی جڑ میں لگائے۔

(۲)......چھوٹی اور اس کے پاس والی: دو انگلیاں بند کرے، اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے، اور جب اشارہ کا وقت آئے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

(۳)......تمام انگلیوں کی مٹھی بنالے اور بوقت اشارہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

یہ تینوں صورتیں درست ہیں۔ (تحفۃ الالمعی ص۸۸ج۲، باب ما جاء فی الاشارة)

خاتمہ......کیا اشارہ بدعت ہے؟

جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں اشارہ مسنون ہے، اوراس کی مسنون ہونے پر بہت سی احادیث آئی ہیں، البتہ چونکہ حنفیہ کی ''ظاہر الروایۃ'' (جامع صغیر، جامع کبیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیادات اور مبسوط) اور متون معتبرہ میں اشارہ بالسبابہ کا ذکر نہیں ملتا، نہ نفیاً نہ اثباتاً، اس لئے بعض متأخرین نے اشارہ کو غیر مسنون قرار دیا، بلکہ ''خلاصۂ کیدانی'' میں اسے بدعت تک کہا گیا۔

اشارہ بالسبابہ کے مسنون ہونے میں ادنی شک نہیں، کیونکہ اس کی روایات حد شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔ حضرت ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اشارہ کے مسنون ہونے میں کسی کے یہاں کوئی اختلاف نہیں۔ (الاستذکار ص ۴۷۸ ج ۱)

جہاں تک حنفیہ کی ظاہر الروایۃ کی کتابوں میں اشارہ کے نہ ہونے کا تعلق ہے، سو اس کی وجہ سے احادیث صحیحہ پر عمل کو چھوڑنا کسی طرح صحیح نہیں۔ نیز امام محمد رحمہ اللہ نے مؤطا میں اشارہ کی حدیث ذکر کی ہے:

''كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس....... واشار باصبعه التى تلى الابهام ، الخ''۔

(مؤطا امام محمد ص ۱۰۸، باب العبث بالحصى فى الصلوة۔ مترجم ص ۸۹، رقم الحديث :۱۴۵)

اور فرمایا ہے کہ : قال محمد : وبصنيع رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ وهو قول ابى حنيفة''، اس تصریح کے بعد کسی قسم کے شبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

اسی طرح ''کتاب الامالی'' جو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی ہے، اس میں اشارہ کا تذکرہ موجود ہے۔

رہی ’’خلاصۂ کیدانی‘‘ والی بات تو سو وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں، یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے،اس میں نماز کے اہم اور ضروری مسائل لکھے گئے ہیں،مسائل ضعیفہ بھی ہیں، بلکہ اس کے مصنف بھی غیر معروف ہیں، بلکہ ان کا نام تک بھی معلوم نہیں۔علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:صرف اس کتاب کو دیکھ کر فتوی دینا جائز نہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:ہمیں ان سے حسن ظن ہے،اس وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے ،ورنہ جو شخص ’’ما ثبت بالسنة ‘‘ کو حرام قرار دے اس کی تکفیر میں کوئی شبہ نہیں، ایسا آدمی مستحق تکفیر ہے،مگر ان کے کلام میں احتمال ہے،تأویل بھی کی جاسکتی ہے،اس لئے تکفیر کا فتوی نہیں دیا جاسکتا۔

دراصل منکرین اشارہ کو جس شخصیت کے فتوی سے سب سے زیادہ تقویت ملی وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ہیں،انہوں نے اپنے مکتوبات میں اشارہ کے مسنون ہونے سے انکار کیا ہے،اور اس پر طویل بحث کی ہے،جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱)......اشارہ کی احادیث مضطرب المتن ہیں، کیونکہ اشارہ کی ہیئتوں کے بیان میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے،اور اگر اضطراب کی بنا پر حنفیہ قلتین کی حدیث کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ کی احادیث کو بھی رد کیا جاسکتا ہے۔(دفتر اول،مکتوب:۳۱۲)

جواب:......لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ:حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی جلالت قدر اور علو شان کے باوجود اس مسئلہ میں ان کی تائید نہیں کی جاسکتی ،اس لئے کہ حق ان کے ساتھ نہیں۔حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:ہیئت اشارہ کے بارے میں روایات میں جو اختلاف ہے اسے اضطراب نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ اضطراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ حدیث ایک ہی

ہواوراس کے الفاظ میں کوئی نا قابل تطبیق اختلاف پایا جاتا ہو، اور یہاں یہ صورت نہیں، بعض لوگوں نے :۲۳؍کا عقد اختیار کیا ہے اور بعض حضرات نے :۵۳؍کا، یہ کیفیات کا اختلاف ہے، نفس اشارہ کا اختلاف نہیں،اور یہاں اختلاف ایک حدیث کے الفاظ کا نہیں، بلکہ متعدد صحابۂ کرام کی روایات کا اختلاف ہے، اوراس اختلاف کی بنا پر تمام روایات کی اس قدر مشترک کورد نہیں کیا جاسکتا کہ اشارہ مسنون ہے، جبکہ اس قدر مشترک کا ثبوت بھی شہرت کے ساتھ ہے۔اس کے علاوہ اس کے مسنون ہونے پر اجماع بھی ہے۔ پھر جہاں تک اس کی مختلف ہیئتوں کا تعلق ہے وہ درحقیقت واقعات وزمانہ کا اختلاف ہے کہ کبھی آپ ﷺ نے ایک ہیئت سے اشارہ فرمایا اور کبھی دوسری ہیئت سے، اس اختلاف کومحدثین کی اصطلاح میں اضطراب نہیں کہا جاتا۔

اوراشارہ کی جو ہیئتیں احادیث میں ثابت ہیں ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنا جائز ہے،لیکن ہمارے نزدیک ترجیح اس کو حاصل ہے کہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔

(۲)......اشارہ کا قول نوادر میں ہے روایات اصول میں نہیں ہے،(ظاہر الروایۃ میں نہیں)۔

جواب یہ ہے کہ:......نوادراور روایات اصول میں تعارض جب ہوتا کہ اصول میں نوادر کے خلاف ہوتا،جبکہ اصول میں یہ مسئلہ ہے ہی نہیں تو تعارض کا سوال نہیں۔

(۳)......اشارہ سے منع کرنے والے مشائخ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ:......منع کرنے والے مشائخ کے مقابلہ میں ان فقہاء کا ذکر کیا جائے جو اشارہ کوسنت قرار دیتے ہیں۔اس میں امام محمد امام ابو یوسف رحمہما اللہ جیسے فقہاء کے علاوہ

شمس الائمہ حلوانی، علامہ کاسانی، امام ابن ہمام، علامہ خوارزمی، علامہ بابرتی، علامہ نسفی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ عمر بن نجیم، علامہ حلبی، ملا علی قاری، علامہ قہستانی (رحمہم اللہ) وغیرہم ہیں۔

(۴)......اشارہ نماز میں سکون اور وقار کے منافی ہے۔

جواب یہ ہے کہ:......نماز کی بنا رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے، جہاں آپ ﷺ سے حرکت منقول ہے وہاں حرکت اصل ہے، اور جہاں سکون منقول ہے وہاں سکون اصل ہے۔کیا نماز میں ہاتھ اٹھانا، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ میں انتقالات نہیں ہیں؟ان میں بھی حرکت ہوتی ہے، کیا ان افعال کو سکون کے منافی سمجھ کر چھوڑ دیا جائے گا؟

(۵)......اشارہ کے مکروہ ہونے پر فتوی ہے،تو ہم مقلدوں کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے مقتضاء پر عمل کر کے اشارہ کرنے کی جرأت کریں۔

جواب یہ ہے کہ:......فتاوی غرائب، فتاوی غیاثیہ، فتاوی ولوالجیہ، کے مصنفین کی تقلید نہیں ہے، یہ تو خود مقلد ہیں، ائمہ مجتہدین کی تقلید ہوتی ہے، اور انہوں نے اشارہ کو سنت قرار دیا ہے۔

ان کے علاوہ چند اور بھی اشکالات ہیں۔طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا گیا۔

اشارہ کے متعلق چند مفید باتیں

(۱)......اشارہ کے مسئلہ پر تقریباتیس رسائل لکھے گئے ہیں

علمائے احناف نے تقریباتیس رسائل اشارہ کے ثبوت میں لکھے ہیں،، مثلا: قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شیخ محمد عبدالعزیز صاحب، ملاعلی قاری' علامہ شامی وغیرہ رحمہم اللہ۔ بلکہ حضرت مجد دالف ثانی رحمہ اللہ کے رفقاء میں سے حضرت شیخ محمد صادق اور شیخ محمد سعید رحمہما اللہ (جو حضرت کے پوتے ہیں، انہوں نے بھی حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ کے رد میں) دو مستقل رسالے لکھے ہیں۔

(۲)......انگشت شہادت کوسبابہ کہنے کی وجہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ بات لکھی ہے کہ: مخالف سے جھگڑا کرتے وقت گالی دے کر اسی انگلی سے دشمن کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے، اس وجہ سے اس کا نام ''سبابہ'' پڑ گیا۔

اس کا نام 'مسبحه' بھی ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ توحیداور اللہ تعالی کی پاکی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور اللہ تعالی کی پاکی بیان کرنا تسبیح ہے، لہذا اس انگلی کو'' مسبحه '' بھی کہا جاتا ہے، اور التحیات میں کلمہ شہادت پر اس انگلی کو اٹھا کر اشارہ کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو انگشت شہادت بھی کہا جاتا ہے۔

(۳)......انگلی اٹھانے کی مقدار اور جہت قبلہ کا رخ

انگلی کو بالکل اس طرح سیدھی نہ اٹھائے کہ رخ آسمان کی طرف ہو جائے، اور قبلہ کی طرف مائل ہی نہ رہے، نسائی میں (ص ۱۷۳ ار پر) روایت کے الفاظ یوں ہیں:'' واشار باصبعه التی تلی الابهام فی القبلة'' معلوم ہوا کہ اشارہ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے۔

(۴)......اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا باقی رکھا جائے؟

اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا باقی رکھا جائے؟ بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ: کھول دیا جائے، علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی ص۱۸۰ ج۱)

اور ملا علی قاری اور دوسرے محققین فقہاء احناف رحمہم اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ: انگلیوں کو اخیر تک ایسے ہی رکھا جائے، کھولنے کی ضرورت نہیں۔ (مرقات ص۴۴۲ ج۳)

انگلی اٹھانے کے بعد جھکائی جائے یا نہیں؟ اس میں روایات میں اختلاف ہے:

(۱)......بعض حضرات کہتے ہیں کہ: جھکا دی جائے۔

(۲)......بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ: ایسے ہی رکھی جائے، جھکانے کی ضرورت نہیں۔

(۳)......بعض علماء نے ایک تیسرا قول درمیان کا ذکر کیا ہے کہ: کچھ جھکا دو، بالکلیہ جھکانے کی ضرورت نہیں۔ یہ درمیانی صورت اولی ہے۔ (معارف السنن ص۱۰۶ ج۳)

نوٹ:......خاتمہ میں درج ذیل کتابوں سے استفادہ یا گیا ہے:

(۱)......شرح مسلم ص۱۶۸ ج۲۔

(۲)......درس ترمذی ص۶۲ ج۲۔

(۳)......دروس مظفری ص۲۵۱ ج۳۔

(۴)......الرفیق الفصیح لمشکوۃ المصابیح ص۲۰۰ ج۷، باب التشهد۔

الرّسالة المرغوبة فی الدّعاء بعد الصلوة المکتوبة

اس رسالہ میں آپ ﷺ کی احادیث شریفہ جمع کی گئی ہیں، جن میں بہت صراحت سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرض نماز کے بعد دعا فرمائی، دوسروں کو فرض نماز کے بعد دعا کی ترغیب دی، فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت واہمیت بتلائی اور فرض نماز کے بعد دعا نہ کرنے پر وعید ارشاد فرمائی۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

فرض نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں کسی کلام کی گنجائش نہیں، اس قدر روایات کتب احادیث میں آئی ہیں کہ ان کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے، اور علماء امت نے اس موضوع پر مختلف رسائل لکھے بھی ہیں۔ کئی کتابوں میں مستقل ابواب کے تحت ان دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔ علماء دیو بند کے فتاوی میں بھی بکثرت اس قسم کے سوالات کے جوابات میں کئی روایات نقل کی گئی ہیں۔

اس وقت ایک طبقہ باجود ان احادیث کے ثبوت کے نہ صرف دعا کے عمل سے محروم بلکہ اس کا انکار تک کرتا نظر آرہا ہے، اور بعض تو اس پر بدعت تک کا حکم لگاتے نظر آئے۔ اس لئے ارادہ ہوا کہ ایک مختصر رسالہ جس میں صرف فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق روایات ہوں جمع کروں۔ الحمدللہ ایک ترتیب سے جس میں اولا:

(۱)......فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت واہمیت۔

(۲)......فرض نماز کے بعد دعا نہ کرنے پر وعید۔

(۳)......آپ ﷺ کا فرض نماز کے بعد دعا فرمانا۔

(۴)......آپ ﷺ نماز کے بعد کون کون سی دعائیں مانگتے تھے۔

(۵)......آپ ﷺ کا دوسروں کو نماز کے بعد دعا کی ترغیب دینا۔

(۶)......فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا۔

(۷)......امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے۔

(۸)......نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا۔

وغیرہ عنوانات کے تحت صرف یہ کوشش کی گئی ہے کہ نماز کے بعد دعا ہی سے متعلق احادیث

جمع کی جائیں، الحمد للہ تھوڑی سی کوشش اور تتبع سے تقریبا: چالیس سے زائد احادیث جمع ہوگئیں، اللہ تعالی اس سے ناظرین کو خوب فائدہ پہنچائے اور راقم کے لئے ذریعۂ نجات و ذخیرۂ آخرت بنائے۔

فرض نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں اکابر کے رسائل کی ایک فہرست

اس موضوع پر امت کے اکابر نے کئی رسائل تحریر فرمائے، مثلا:

(۱)......''التحفة المرغوبة فی افضلیة الدعاء بعد المکتوبة''(تالیف: علامہ محدث مخدوم محمد ہاشم ٹھیٹھوی رحمہ اللہ)

(۲)......''المنح المطلوبة فی استحباب رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوات المکتوبة''(تالیف: علامہ محدث احمد بن الصدیق الغماری المغربی رحمہ اللہ)

(۳)......''سنیة رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوات المکتوبة''(تالیف: علامہ محدث سید محمد بن عبد الرحمٰن الاہدل الزبیدی الیمانی رحمہ اللہ)

(۴)......''ثلاث رسائل فی استحباب الدعاء و رفع الیدین فیه بعد الصلوات المکتوبة ''(تالیف: علامہ محدث شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (یہ اوپر کے تین رسائل کا مجموعہ ہے جسے علامہ موصوف نے اپنی تحقیق و اضافہ کے ساتھ مرتب فرمایا ہے)

(۵)......''مسلک السادات الی سبیل الدعوات ''(تالیف: علامہ شیخ محمد علی بن شیخ حسین مفتی مالکیہ رحمہ اللہ)

(٦)......''استحباب الدعوات عقیب الصلوات ''(تالیف:: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ۔ یہ ''مسلک السادات الی سبیل الدعوات'' کا خلاصہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے ''دعاء و نیاز

بعد انواع نماز'' کے نام سے کیا، جو''جواہر الفقہ''ج ۲/(جدید) میں شائع ہوگیا ہے)

(۷)......''النفائس المرغوبة فی حکم الدعاء بعد المکتوبة''(تالیف:: مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ۔

(۸)......''الصحائف المرفوعة فی جواب اللطائف المطبوعة''(تالیف:: مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ۔ (ایک صاحب نے حضرت مفتی صاحب کے رسالہ''النفائس المرغوبة فی حکم الدعاء بعد المکتوبة'' کا ردلکھا،اس کے جواب میں حضرت نے یہ رسالہ تالیف فرمایا اور رد کرنے والے کی علمی سطحیت اور بوداپن کوطشت از بام کیا۔ یہ دونوں رسالے''کفایت المفتی''میں مطبوع ہیں)

(۹)......حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہم کا رسالہ''استحباب الدعاء بعد الفرائض ورفع الیدین فیه''

(۱۰)......''نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کا ثبوت''(تالیف حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہم۔ یہ ایک مختصر مفید رسالہ ہے، جس میں پانچ مقدمات کے تحت احادیث جمع کی گئی ہیں۔''مجموعہ مقالات''میں مطبوع ہے)

(۱۱)......''فرض نماز کے بعد دعاء کے متعلق ایک تحقیق''(حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب قاسمی رحمہ اللہ کی مفصل کتاب''شمائل کبریٰ'' کا ایک باب ہے، گویا یہ ایک مختصر رسالہ ہے)

(۱۲)......''فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت''(تالیف: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کے مشہور''فتاوی رحیمیہ'' کا ایک مفصل فتوی ہے، یہ بھی ایک رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے، مفید اور قابل مطالعہ ہے۔

فرض نماز کے بعد دعا کے ثبوت میں محدثین کا ابواب قائم کرنا

اورمحدثین نے اپنی کتابوں میں نماز کے بعد دعا کی مشروعیت و استحابیت پر مستقل ابواب قائم کئے ہیں، مثلاً:

(۱)......امام بخاری رحمہ اللہ نے ’’باب الذکر بعد الصلوۃ‘‘ اور ’’باب الدعاء بعد الصلوۃ‘‘۔

(۲)......امام مسلم رحمہ اللہ نے ’’استحباب الذکر بعد الصلوۃ‘‘۔

(۳)......امام نسائی رحمہ اللہ نے ’’الدعاء بعد التّسلیم‘‘ اور ’’الدعاء عند الانصراف من الصلوۃ‘‘۔

(۴)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ’’ما یقول اذا سلّم‘‘۔

(۵)......امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’باب ما یقول الرجل اذا سلّم‘‘۔

(۶)......امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ’’ما یقول بعد التّسلیم‘‘۔

(۷)......صاحب مشکوۃ رحمہ اللہ نے ’’باب الذّکر بعد الصلوۃ‘‘۔

(۸)......امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ’’ما یقال فی دبر الصلوات‘‘۔

(۹)......امام دارمی رحمہ اللہ نے ’’القول بعد السّلام‘‘۔

(۱۰)......امام احمد بن محمد ابن السنی رحمہ اللہ نے ’’باب ما یقول اذا سلّم من الصلوۃ‘‘ اور ’’باب ما یقول فی دبر صلوۃ الصبح‘‘۔

(۱۱)......مطالب عالیہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’القول عقب الصلوۃ‘‘۔

(۱۲)......علامہ منذری رحمہ اللہ نے ’’الترغیب والترهیب‘‘ میں ’’اذکار بعد الصلوۃ المکتوبات‘‘۔

(۱۳)......علامہ شوکانی نے ’’نیل الاوطار‘‘ میں ’’فی الدعاء والذکر بعد الصلوۃ‘‘۔

(۱۴)......ابوبکر ہیثمی رحمہ اللہ نے ’’مجمع الزوائد‘‘ میں ’’الدّعاء عقیب الصلوۃ‘‘۔

(۱۵)......علامہ محمد بن علی النیموی رحمہ اللہ نے ’’آثار السنن‘‘ میں ’’باب ما جاء فی الدّعاء بعد المکتوبۃ‘‘ اور ’’باب فی الذّکر بعد الصلوۃ‘‘۔

(۱۶)......علامہ ظفر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ نے ’’اعلاء السنن‘‘ میں ’’باب الانحراف بعد السلام، وکیفیتہ، وسنیۃ الدعاء والذکر بعد الصلوۃ‘‘۔

(۱۷)......شیخ محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ نے ’’حیاۃ الصحابہ‘‘ میں ’’دعواتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الصلوات‘‘۔

راقم نے ان میں بعض سے فائدہ بھی اٹھایا، حقیقت میں ان رسائل اور ابواب کے بعد اس کوشش کی ضرورت نہیں تھی، مگر اس لئے کہ ان رسائل میں صرف نماز کے بعد کی دعا کے متعلق احادیث پر اکتفا نہیں کیا گیا تھا، بلکہ ان میں اکثر و بیشتر میں دعا کے فضائل، اجتماعی دعا کی قبولیت واہمیت، نماز کے بعد اذکار وغیرہ کے بارے میں احادیث تھیں، اور بعض رسائل میں فقہاء کی عبارتیں، اکابر کی کتابوں کے اقتباسات وحوالجات بھی بکثرت تھے، اور جو حضرات اس دعا کے منکر ہیں ان کے لئے نہ تو فقہاء کی عبارتیں حجت ہیں اور نہ اکابر کی کتابوں کے اقتباسات، اس لئے راقم نے صرف احادیث کے جمع وترتیب پر زور دیا اور حتی الامکان دوسری چیزوں کے اضافہ سے پرہیز کیا (شاید اللہ تعالی ان حضرات کو جو اپنے وہم وگمان پر کہ صرف قرآن وحدیث ہی حجت ہے) اس مختصر سے رسالہ سے ان کی غلط فہمی کو دور فرمائے، اور صحیح بات کے قبول کرنے اور حق کی اتباع کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

شیخ بن باز کا نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو بدعت کہنا

تعجب ہے کہ اس قدر رسائل اور محدثین کے ابواب قائم کرنے کے بعد بھی ان حضرات کا اس دعا کا انکار و بدعت تک کا حکم لگانا، فیا للعجب۔

سعودی عرب کے ممتاز عالم اور مفتئ اعظم شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو بدعت کہا ہے: موصوف لکھتے ہیں:

''ہمارے علم کی حد تک نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں ہے کہ یہ لوگ فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے، اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بدعت ہے''۔

(ترجمہ: فتاوی علامہ عبد العزیز بن باز ص۱۱۲، ناشر: مرکز علامہ عبد العزیز بن باز، ڈھاکہ)

اللہ تعالی اس رسالہ کو بے انتہا قبول فرمائے، اور ذخیرۂ آخرت بنائے، اور ان حضرات کو بھی جو ایک بڑے عمل سے محروم ہو رہے ہیں عمل کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت واہمیت

قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴾ ۔(سورۂ الم نشرح)

ترجمہ:......لہذا جب تم فارغ ہوجاؤ تو (عبادت میں) اپنے کو تھکاؤ۔(آسان ترجمہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت قتادہ' حضرت ضحاک' حضرت مقاتل رحمہم اللہ نے اس آیت کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ: جب فرض نماز یا مطلق نماز سے فارغ ہوتو دعا کرو اور اللہ تعالی سے مانگنے کی طرف راغب ہو۔(تفسیر مظہری، سورۂ الم نشرح)

(۱)......عن ابی امامة رضی اللہ عنه قال : قیل یا رسول اللہ ! ایّ الدعاء اسمع ؟ قال جوف اللیل الآخرِ و دبر الصلوٰت المکتوبات۔

(ترمذی ص ۱۸۷ ج ۲، باب ،کتاب الدعوات ، رقم الحدیث:۳۴۹۹)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جورات کے آخری حصہ میں،اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جائے۔

(۲)......عن انس رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال : ما من عبد بسط کفیه فی دبر کل صلوۃ ثم یقول :" اَللّٰھُمَّ اِلٰھِیْ وَ اِلٰهُ اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ ، وَاِلٰهُ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ – علیھم الصلوۃ و السلام – اَسْأَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّی مُضْطَرٌّ ، وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی ، وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِکَ فَاِنِّی مُذْنِبٌ ، وَتَنْفِیَ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ " الا کان حقّا علی اللہ عز وجل ان لا یرد یدیه خائبتین ۔(عمل الیوم واللیلة ص۹۳، رقم الحدیث: ۱۳۷، واخرجه الدیلمی (۴۸/۱) بدون ذکر الفضیلة)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے پھر یوں دعا کرتا ہے کہ:''اے اللہ! میرے معبود اور (حضرت) ابراہیم و اسحاق اور یعقوب (علیہم الصلوۃ السلام) کے معبود، اور (حضرت) جبریل و میکائیل اور اسرافیل (علیہم الصلوۃ السلام) کے معبود، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرمالیجئے کہ میں بےقرار ہوں اور مجھے میرے دین کے بارے میں محفوظ رکھئے کہ میں بلا میں مبتلا ہوں، اور اپنی رحمت میرے شامل حال رکھئے کہ میں گنہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور فرمادیجئے کہ میں بے کس ہوں''تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کو نا کام اور (خالی) واپس نہ کرے۔

(۳)......عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من دعا بهؤلاء الدعوات فی دبر کل صلاة مکتوبة حلت له الشفاعة منی یوم القیامة '' اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اَلْوَسِیْلَةِ ، وَ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهُ ، وَفِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَهُ ، وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهُ''۔(طبرانی، رقم الحدیث:۷۹۲۶۔ مجمع الزوائد ، رقم الحدیث:۱۶۹۸۱)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ان الفاظ سے یہ دعا مانگے تو مجھ پر قیامت کے دن اس کی شفاعت ضروری ہے'' اے اللہ! آپ محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرمائیے، اور ان کی محبت برگزیدہ حضرات (کے دلوں) میں پیدا فرمائیے،اوران کو اعلی درجہ والوں میں شامل فرمائیے،اوران کا ٹھکانہ مقربین بارگاہ (کے مجمع) میں فرمائیے''۔

(۴)......عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من قال فی دبر کل صلاة مکتوبة :'' اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا دَرَجَةَ الْوَسِیْلَةِ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی

الْمُصْطَفَيْنَ صُحْبَتَهُ ، وَفِى الْعَالِيْنَ دَرَجَتَهُ ، وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ " فقد استوجب علیّ الشفاعة یوم القیامة ' ووجبت له الجنة۔ (عمل الیوم واللیلة ص۹۱، رقم الحدیث: ۱۳۲)

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص ہرفرض نماز کے بعد یہ دعا مانگے ''اے اللہ! آپ محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرمائیے، اے اللہ! ان کی صحبت برگزیدہ حضرات (کے دلوں) میں پیدا فرمائیے، اے اللہ! ان کو اعلی درجہ والوں میں شامل فرمائیے، اوران کا ذکر مقربین بارگاہ (کے مجمع) میں فرمائیے'' تو مجھ پر قیامت کے دن اس کی شفاعت ضروری ہے اوراس کے لئے جنت واجب ہے۔

(۵)......عن العرباض رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من صلی فریضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة۔

(کنز العمال ، اجابة الدعاء باعتبار الذوات والاوقات المخصوصات ، رقم الحدیث:۳۳۲۷)

ترجمہ:...... حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا : جس نے فرض نماز پڑھی اس کی دعا قبول ہے، اورجس نے قرآن کریم ختم کیا اس کی دعا قبول ہے۔

(۶)......عن علی رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اذا صلیتم الصبح فافزعوا الی الدعاء ، وباکروا فی طلب الحوائج ، اللّهم بارک لامّتی فی بکورها۔

(کنز العمال ، اجابة الدعاء باعتبار الذوات والاوقات المخصوصات ، رقم الحدیث: ۳۳۲۹)

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو دعا کی طرف بڑھو، اورضرورتوں کی طلب میں صبح سویرے لگو، اے

اللہ! میری امت کے صبح کے وقت برکت عطا فرما۔

(۷)...... عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال: اذا فرغ احدكم من صلاته فليدع باربع : ثم ليدع بما شاء " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ "۔

(كنز العمال ، اجابة الدعاء باعتبار الذوات والاوقات المخصوصات ، رقم الحديث:۳۳۳۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی نماز سے فارغ ہوتو ان چار کلمات کو پڑھے اور پھر جو چاہے دعا کرے: "اے اللہ! میں آپ سے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۸)......عن ابی موسى رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة فليدع بها دبر كل صلاة مفروضة۔

(كنز العمال ، اجابة الدعاء باعتبار الذوات والاوقات المخصوصات ، رقم الحديث: ۳۳۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو وہ فرض نماز کے بعد اللہ سے دعا کرے۔

(۹)...... عن عبد الله بن زيد بن ارقم عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : من قال فی دبر صلاة "سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ' وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ' وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ " ثلاث مرات ' فقد اكتال بالجريب الاوفى الاجر۔

(رواه الطبرانی فی معجم الكبير ص۲۱۱ ج۵، رقم الحديث:۵۱۲۴)

ترجمہ:......حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا'' تمہارا پروردگار عزت کا مالک' ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بناتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر، اور تمام تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے'' پڑھے اس کا اجر بڑے ترازو میں تولہ جائے گا۔

(۱۰)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم -یقال له قبیصة بن المخارق- فقال له النبی صلی الله علیه وسلم : یا خالاه ! اتیتنی بعد ما کثرت سنک ورق عظمک واقترب أجلک؟ فقال : یا نبی الله ! اتیتک بعد ما کبرت سنی و رق عظمی واقترب أجلی ' وافتقرت فهنت علی الناس' فقال : فبکی النبی صلی الله علیه وسلم لقوله '' وافتقرت فهنت علی الناس'' فقال : یا نبی الله ! افدنی فانی شیخ نسیّ ولا تکثر علیّ ، قال : اعلمک دعاء تدعوا الله عز و جل به کلما صلیت الغداة ثلاث مرات فیدفع الله عز و جل عنک البرص والجنون والجذام والفالج ویفتح لک بها ثمانیة ابواب الجنة ، تقول : '' اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ ' وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ ' وَاَسْبِغْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ ' وَاَنْزِلْ عَلَیَّ بَرَکَاتِکَ ''۔

(کتاب الدعاء ' للطبرانی ص۱۳۳، التسبیح فی ادبار الصلوات ، رقم الحدیث:۷۳۳)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی جن کا نام حضرت قبیصہ بن مخارق تھا' حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ماموں! آپ ایسے وقت میرے پاس آئے جب کہ آپ کی عمر بڑی ہوچکی اور آپ کی ہڈی نرم اور کمزور ہوچکی اور آپ کی موت کا وقت قریب آچکا، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! واقعی میں آپ کی خدمت میں ایسے وقت آیا کہ میری عمر بڑی ہوگئی اور

میری ہڈی نرم اور کمزور ہوگئی اور میری موت کا وقت قریب آ گیا' اور میں ریڑھ کی ہڈی میں درد کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہو گیا اور لوگوں پر مصیبت بن گیا، پھر کہا: اے اللہ کے نبی! میرے لئے کچھ فائدہ اور نصیحت کی بات کیجئے، اور زیادہ نہ بتایئے' اس لئے کہ میں بوڑھا اور بھولنے والا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دعا سکھاتا ہوں اللہ تعالی سے اسے مانگتے رہنا، جب آپ صبح کی نماز پڑھے تو تین مرتبہ نیچے والی دعا پڑھنا، اللہ تعالی اس دعا کی برکت سے برص (ایک بیماری جس سے بدن پر سفید داغ ہو جاتے ہیں) پاگل پنا' جذام (ایک بیماری جس میں اعضاء گل جاتے ہیں) فالج سے آپ کی حفاظت فرمائیں گے اور آپ کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیں گے، دعا یہ ہے: ''اے اللہ اپنے پاس سے مجھے ہدایت نصیب فرما' اور اپنا فضل مجھ پر بہا دیجئے اور اپنی نعمت سے مجھے بھرپور کر دیجئے اور اپنی رحمت مجھ پر نازل کیجئے''۔

(۱۱)......اخرج الطبرانی من روایة جعفر بن محمد الصادق رحمه الله قال : الدعاء بعد المکتوبة افضل من الدعاء بعد النافلة کفضل المکتوبة علی النافلة۔

(السعایۃ ص۲۵۸ ج ۲، باب صفة الصلاۃ)

ترجمہ:......طبرانی نے حضرت امام جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: فرضوں کے بعد دعا مانگنا نوافل کے بعد دعا مانگنے سے اس قدر افضل ہے جس قدر فرائض نوافل سے افضل ہیں۔

(کفایت المفتی ص۴۷ ج۴، مطبوعہ: ادارۃ الفاروق کراچی)

اللہ تعالی کا آپ ﷺ کو نماز کے بعد دعا کرنے کا حکم کرنا

(۱۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اتانی اللیلة ربی تبارک و تعالی فی احسن صورة –قال : احسبه قال فی المنام– فقال : یا محمد ! ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی ؟ قال: قلت : لا ، قال : فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدیی ، أو قال : فی نحری ، فعلمت ما فی السماوات وما فی الارض ، قال : یا محمد ! ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی ؟ قلت : نعم ، فی الکفارات ، والکفارات : المکث فی المسجد بعد الصلاة والمشی علی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء فی المکارہ ، ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه ، وقال : یا محمد ! اذا صلیت فقل :" اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاَقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ"۔

(ترمذی،[باب ومن] سورة صٓ ، ابواب تفسیر القرآن ، رقم الحدیث:٣٢٣٣)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات میرے پاس پروردگار تبارک وتعالی بہترین صورت میں آئے –ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "فی المنام" بھی کہا یعنی خواب میں آئے– پس اللہ تعالی نے دریافت کیا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں: کس مسئلہ میں ملأ اعلی بحث کررہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالی نے میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا، یہاں تک کہ میں نے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی– یا فرمایا: اپنے سینہ کے بالائی حصہ میں پائی– پس میں نے وہ باتیں جان لیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (پھر) اللہ تعالی نے پوچھا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں: کس مسئلہ میں ملأ

اعلیٰ بحث وتمحیص کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں! کفارات (گناہوں کومٹانے والے امور) میں (بحث ہورہی ہے) اور کفارات یہ ہیں: (۱): نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، (۲): اور پیروں سے چل کر (مسجد کی) جماعتوں میں شرکت کے لئے جانا، (۳): اور ناگواریوں میں (بھی) وضوکامل کرنا، جس نے یہ کام کئے وہ خیریت کے ساتھ زندگی گذارے گا اور وہ خوبی کے ساتھ مرے گا، اور وہ اپنے گناہوں سے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جب اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز پڑھیں تو کہیں: ''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نیکی کے کاموں کے کرنے کا' اور برائیوں کو چھوڑنے کا' اور بےکسوں سے محبت کرنے کا' اور جب آپ اپنے بندوں کوکسی آزمائش میں مبتلا کرنا چاہیں تو مجھے اپنی طرف اٹھالیں اس حال میں کہ میں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کیا گیا ہوں۔ (تحفة الالمعی شرح سنن الترمذی ص۴۳۰ ج۷)

نماز کے بعد دعا نہ کرنے پر وعید

(۱۳)......عن الفضل بن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الصلوة مثنی مثنی ، تشهُّدٌ فی کل رکعتین ' وتخشُّعٌ وتضرّعٌ وتمسکُنٌ وتُقْنِعُ یدیک– یقول ترفعُهُما– الی ربک مستقبلا ببطونهما وجهَک ' و تقول: یا ربّ یاربّ ! من لم یفعل ذٰلِک فهو کذا و کذا۔

قال ابو عیسی : وقال غیرُ ابنِ المارک فی هذا الحدیث : من لم یفعل ذلک فهی خداج۔ (ترمذی ص۸۷ ج۱، باب ما جاء فی التخشع فی الصلاة ، رقم الحدیث:۳۸۵)

ترجمہ:......حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز دودو رکعتیں ہیں، ہردورکعت کے بعد التحیات (قعدہ) ہے، اور خشوع، خضوع، اور

تمسکن (ڈرنا، عاجزی کرنا، مسکینی ظاہر کرنا) ہے، اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ۔

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مطلب یہ ہے کہ تو اپنے پروردگار کے حضور میں اس طرح سے ہاتھ اٹھا کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں تیرے چہرے کی طرف ہوں، دعا کرے اور کہے: یارب یارب، جس نے ایسا نہیں کیا وہ ایسا ایسا ہے، یعنی اس کی نماز ناقص ہے۔

آپ ﷺ کا فرض نماز کے بعد دعا فرمانا

(۱۴)......عن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه :كان النبى صلى الله عليه وسلم يدعو دبر صلاته۔(اخرجہ البخاری فی التاریخ الکبیر۳/۲:۸۰۔ استحباب الدعاء بعد الفرائض ص۹۹)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نماز کے بعد دعا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۵)......عن الاسود العامرى عن ابيه قال : صلّيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر ، فلمّا سلّم انحرف و رفع يديه و دعا۔

(استحباب الدعاء بعد الفرائض ص۹۵)

ترجمہ:......حضرت اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ مڑ گئے اور اپنے دست مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔

آپ ﷺ نماز کے بعد کون کون سی دعائیں مانگتے تھے

(۱٦)...... عن سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه :انّ النّبى صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ منهنّ دبر الصلاة : اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ ،

وَاَعُوذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ' وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا ' وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ (بخاری، باب ما یتعوذ من الجبن ، کتاب الجهاد ، رقم الحدیث:۲۸۲۲)

ترجمہ:......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگتے تھے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں بخل سے،اورآپ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی (اور بے غیرتی) سے،اورآپ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ نکمی اوررذیل عمر کو پہنچ جاؤں ، اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے،اورمیں آپ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

(۱۷)...... عن ثوبان قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوته استغفر اللہ ثلا ثا وقال :" اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ "۔(مسلم ص۲۱۸، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ، رقم الصلوۃ :۵۹۱)

ترجمہ:......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا مانگتے: اے اللہ آپ سلامتی (دینے) والے ہیں،آپ کی جانب سے سلامتی (نصیب ہوتی) ہے،اے جلال واکرام والے بڑے بابرکت ہیں آپ۔

(۱۸)...... کتب معاویة الی المغیرة : اکتب اِلَیَّ بشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : فکتب الیه : سمعت رسول اللہ یقول اذا قضی الصلوة " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ ' لَهُ الْمُلْکُ ' وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ' اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ ' وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ "۔

(مسلم ص۲۱۸، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ، رقم الصلوۃ :۵۹۳)

ترجمہ:......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: میرے لئے کوئی ایسی بات لکھو جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کا (سارا) ملک ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! آپ جو عطا فرمائے اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں، اور جو آپ نہ دے تو اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کسی دولت مند کو اس کی دولت (تیری پکڑ سے) نہیں بچا سکتی۔

(۱۹)......عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال : كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه ، قال : فسمعته يقول : '' رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ''۔

(مسلم، باب استحباب يمين الامام ، رقم الحديث:۷۰۹)

ترجمہ:......حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہماری خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف ہوں، آپ ﷺ (جب نماز سے فارغ ہوتے تو) ہماری طرف چہرہ کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا: ''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچائیے جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے یا جمع کریں گے (میدان حشر میں)۔

(۲۰)......عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا سلّم من الصلوة قال : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، اور ظاہری و باطنی (تمام گناہ) اور میری بے اعتدالیاں اور وہ گناہ (اور بے اعتدالیاں) جن کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں سب معاف فرما دیجئے، آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(ابوداؤد ص۲۱۲ ج۱، باب ما یقول الرجل اذا سلّم ، رقم الحدیث:۱۵۰۹)

(۲۱)......عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی دبر صلاتہ یقول :" اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَئٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَئٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَئٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَئٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ، اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ ، اَللّٰھُمَّ نُوْرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ ، حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ''۔

(ابوداؤد، باب ما یقول الرجل اذا سلّم ، رقم الحدیث:۱۵۰۸)

ترجمہ:......حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر چیز کے رب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رب ہیں' اکیلے ہیں' کوئی آپ کا شریک نہیں، اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر چیز کے رب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر چیز کے رب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام

بندے بھائی ہیں،اے اللہ! آپ ہمارے رب ہیں اور ہر چیز کے رب ہیں، مجھے اپنے دین کے بارے میں مخلص بنادیجئے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت میں،اے جلال واکرام والے سن لیجئے اور دعا قبول فرمالیجئے،اللہ بڑے ہیں اللہ بڑے ہیں،آپ ہی زمین وآسمان کے نور ہیں،اللہ بڑے ہیں، اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہیں،اللہ بڑے ہیں اللہ بڑے ہیں۔

(۲۲)......عن مسلم بن ابی بکرة رحمه الله قال : کان ابی یقول دبر کل صلاۃ : " اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ" فکنت اقولهن ، فقال لی ابی: أی بنی عمن اخذت هذا ؟ قلت عنک ، قال : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقولهن فی دبر کل صلاۃ۔

(نسائی، باب التّعوذ فی دبر الصلاۃ ، کتاب السهو ، رقم الحدیث:۱۳۴۷)

ترجمہ:......حضرت مسلم ابوبکرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میرے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:"اے اللہ! میں کفر،غربت اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں" پس میں بھی اس کو پڑھا کرتا تھا،میرے والد نے پوچھا:اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سیکھی؟ میں نے کہا: آپ سے،فرمایا: بیشک رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۲۳)......عن عطاء بن ابی مروان عن ابیه انّ کعباً حلف له : بالله الذی فلق البحر لموسی انا لنجد فی التوراۃ انّ داود نبی الله علیه الصلوة والسلام کان اذا انصرف من صلاته قال : " اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ ، وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ

مِنْ نَقْمَتِکَ ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ " قال : وحدثنی کعب : ان صهیبا حدثه ان محمدا صلی الله علیه وسلم کان یقولهن عند انصرافه من صلا ته۔

(نسائی، نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة ، کتاب السهو ، رقم الحدیث:١٣٤٦)

ترجمہ:......حضرت کعب احبار رحمہ اللہ نے ابی مروان سے اس طرح قسم کھا کر کہا کہ: اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دریا کو پھاڑا، بیشک ہم تورات میں پاتے ہیں کہ: اللہ کے نبی داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جس وقت اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس دین کو آپ نے میرے لئے دنیا و آخرت کی آفتوں اور پریشانیوں سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے، اور میرے لئے میری دنیا کی اصلاح فرما جس کو آپ نے میری زندگی گذارنے کا ذریعہ بنایا، اور اے اللہ! میں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، اور آپ کے عفو کے ذریعہ آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، اور آپ کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں آپ کے عذاب سے، جو کچھ آپ دیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ آپ روکیں اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مال دار کو آپ کے عذاب سے اس کی مالداری نہیں بچا سکتی" ابی مروان کہتے ہیں کہ: اور مجھ سے کعب احبار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ ان کلمات کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔

(٢٤)......عن صهیب رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی حرّک شفتیه قلنا : یا رسول الله ما تقول ؟ قال : اقول : اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ۔

ترجمہ:......حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو آپ ﷺ کے ہونٹ مبارک حرکت فرماتے، ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: ''اے اللہ میں آپ ہی کی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں، اور آپ ہی کی مدد سے (ہر اچھے کام کا) قصد کرتا ہوں، اور آپ ہی کی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(کتاب الدعاء' للطبرانی ص۲۱۱، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، رقم الحدیث:۶۶۴۔ اخرجه احمد، والنسائی فی السسن الکبری ص۱۸۸ج۵، رقم الحدیث:۸۶۳۳۔ وابن السنی ص۸۴، رقم الحدیث:۱۱۷، وصححه ابن حبان(۲۳۸/۳، ۱۲۷/۷) فی الاحسان)

(۲۵)......عن ام سلمة رضی الله عنها : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا صلی الصبح حین یسلّم : '' اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلاً ''

(ابن ماجہ ص۶۶، باب مایقال بعد التسلیم، رقم الحدیث:۹۲۵)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو سلام پھیر کر یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، اور پاکیزہ رزق، اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۶)......عن عبد الله رضی الله عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجهه کالقمر فیقول :'' اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ''۔

(کتاب الدعاء' للطبرانی ص۲۰۱، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، رقم الحدیث:۶۶۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو

ہماری طرف اپنے چاند جیسے چہرۂ مبارک سے متوجہ ہوتے اور یہ دعا مانگتے: اے اللہ! میں آپ سے فکر اور غم اور عاجزی اور ذلت اور چھوٹا پن (یعنی لوگ مجھے حقیر اور چھوٹا سمجھیں) اور ظاہری و باطنی فواحش سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۲۷)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهذه الدعوات كلّما سلّم " اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْبَأسِ ، فَاِنَّ مَنْ تُخْزِهِ يَوْمَ الْبَأسِ فَقَدْ اَخْزَيْتَه۔

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تو ان کلمات سے دعا مانگتے: اے اللہ مجھے قیامت کے دن رسوانہ فرمانا، اور خوف کے دن رسوانہ فرمانا، جس کی آپ نے قیامت کے دن رسوائی فرمائی حقیقت میں وہ رسوا ہوا۔ (عمل اليوم والليلة ص۹۰، باب ما يقول فی دبر صلوة الصبح ، رقم الحديث:۱۲۸)

(۲۸)...... عن انس رضی الله عنه قال : ما صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة مكتوبة الا اقبل بوجهه علينا فقال :" اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِيْنِيْ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُرْدِيْنِيْ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُلْهِيْنِيْ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُنْسِيْنِيْ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُطْغِيْنِي۔

(اخرجه البزار كما فی" كشف الاستار" رقم الحديث:۳۱۰۲۔عمل اليوم والليلة ص۸٦، باب ما يقول فی دبر صلوة الصبح ، رقم الحديث:۱۲۰)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرض نماز کبھی نہیں پڑھائی مگر ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ میں ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے رسوا کر دے، اور ہر ایسے ساتھی سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے گرا دے، اور

ہرایسی امید سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے کھیل میں مشغول کردے، اورایسی غربت سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے (آپ کی یاد سے) بھلا دے، اور ہرایسی مالداری سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے سرکشی میں ڈال دے۔

(۲۹)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : كان مقامی بین کتفی النبی صلی الله علیه وسلم حتی قبض ، فكان يقول اذا انصرف من الصلاة :" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِیْ آخِرَهُ ، وَخَيْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَهُ ، وَاجْعَلْ خَيْرَ اَيَّامِیْ يَوْمَ اَلْقَاکَ"۔

(عمل اليوم والليلة ص٨٦، باب ما يقول فی دبر صلوة الصبح ، رقم الحديث:١٢١)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کندھے کے قریب میری جگہ (نماز میں) ہوتی تھی، یہاں تک آپ ﷺ وفات پاگئے۔آپ ﷺ نماز سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:اے اللہ! میری آخری عمر کو بہتر بنا اور میرا آخری عمل بہتر بنا اور اس دن کو بہتر بنا جس دن آپ سے ملاقات ہو۔

(۳۰)...... عن ابی امامة رضی الله عنه قال : ما دنوت من رسول الله صلی الله عليه وسلم فی دبر صلاة مكتوبة ولا تطوع الا سمعته يقول : " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَايَایَ كُلَّهَا ، اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ ، اِنَّهُ لَايَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ"۔

(عمل اليوم والليلة ص٨٤، باب ما يقول فی دبر صلوة الصبح ، رقم الحديث:١١٦)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرائض اور نوافل کے بعد جب بھی آپ ﷺ کے قریب ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے یہ دعا سنی:اے اللہ! میرے گناہ اور سارے ہی گناہ معاف فرما، اے اللہ! مجھے (اپنی رحمت میں) چھپالے، اور گناہ سے

بچالے، اوراچھے اعمال واخلاق کی رہنمائی فرما، اس لئے کہ یقیناً نیکی کی رہنمائی اور برائی سے حفاظت آپ کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۳۱)......عن ابی ایوب رضی الله عنه قال : ما صلیت خلف نبیکم صلی الله علیه وسلم الا سمعته یقول حین ینصرف : " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَایَایَ وَ ذُنُوْبِیْ کُلِّهَا ، اَللّٰهُمَّ وَانْعَشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ ' لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْت "، قال الهیثمی: (۱۰/۱۱۱) رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط، واسناده جید۔ (حیاۃ الصحابۃ ص۴۵ ج۴،م: دارابن کثیر، دمشق، بیروت)

ترجمہ:......حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی تمہارے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے انہیں نماز سے فارغ ہوکر یہی کہتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ معاف فرما، اے اللہ! مجھے بلندی عطا فرما اور میری کمیوں کو دور فرما اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب فرما (اس لئے کہ) اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو تیرے سوا اور کوئی ہم سے دور نہیں کرسکتا۔ (حیاۃ الصحابہ اردو ص۵۲۱ ج۳)

(۳۲)......عن ابن عمر قال : ما صلیت وراء نبیکم صلی الله علیه وسلم الا سمعته یقول حین انصرف : " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِی وَ عَمَدِیْ ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ ' اِنَّهُ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْت "، قال الهیثمی: (۱۰/۱۷۳) رجاله وُثِّقُوا۔ (حیاۃ الصحابۃ ص۴۵ ج۴،م: دارابن کثیر، دمشق، بیروت)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بھی میں نے تمہارے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز سے فارغ ہوتے ہی حضور ﷺ کو یہی کہتے ہوئے سنا: ''اے

اللہ! میں نے جو گناہ بھولے سے کئے اور جو جان کر کئے وہ سب معاف فرما، اے اللہ! بلندی عطا فرما اور میری کمیوں کو دور فرما اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب فرما (اس لئے کہ) اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو تیرے سوا اور کوئی ہم سے دور نہیں کر سکتا۔

(حیاۃ الصحابہ اردو ص۵۲۱ ج۳)

(۳۳)......عن ابی موسی رضی الله عنه قال : اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بوضوء ، فتوضأ و صلی ثم قال :" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۲ ج۱۵، ما کان یدعو به النبی صلی الله علیه وسلم ، کتاب الدعا ، رقم الحدیث :۳۰۰۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی لایا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی پھر یہ دعا مانگی: "اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دیجئے، اور میرے گھر میں وسعت فرما دیجئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دیجئے۔

(۳۴)......حدثنی رجل من الانصار قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی دبر الصلاة :" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم "مائة مرة ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۶ ج۱۵، ما یقال فی دبر الصلوات ؟ کتاب الدعا ، رقم الحدیث:۲۹۸۷۶)

ترجمہ......انصار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ: میں نے رسول اللہ

ﷺ کونماز کے بعد سومرتبہ یہ دعا مانگتے ہوئے سنا'' اے اللہ میری مغفرت فرما' اور میری توبہ قبول فرما' اس لئے کہ آپ توبہ کے قبول کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

(۳۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الفجر ثم اقبل علی القوم فقال : " اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا ، وَبَارِکْ لَنَا فِی مُدِّنَا وَصَاعِنَا "۔

(مجمع الزوائد ص۳۰۵ ج۳، باب الصبر علی جهد المدینة ، رقم الحدیث:۵۸۱۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

ضروری تشریح:......اس روایت میں جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ سب مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ دعا مانگی، فلیتدتبر۔

(۳۶)......عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشیر باصبعه وهو فی الصلوة فلما سلم سمعته یقول : " اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ "۔(طبرانی معجم کبیر ص۲۵۲ ج۲، عائذ بن نصیب عن جابر بن سمرة ، رقم الحدیث:۲۰۵۸)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو نماز میں (شہادت کے وقت) انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا، پھر سلام کے بعد میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:'' اے اللہ! میں آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا

ہوں۔

(۳۷)......عن انس بن مالک رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا صلّی و فرغ من صلاته مسح بیمینه علی رأسه وقال : " اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ "

وفی روایة : مسح جبهته بیده الیمنی وقال فیها : " اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْغَمَّ وَالْحُزْنَ "۔(حیاۃ الصحابۃ ص۴۵ ج ۴،م: دارابن کثیر، دمشق' بیروت)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو دایاں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے اور فرماتے : اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! تو ہر فکر اور پریشانی مجھ سے دور فرمادے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ: اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرتے اور فرماتے: اے اللہ! تو ہر غم اور پریشانی کو مجھ سے دور فرمادے۔(حیاۃ الصحابہ اردو ص۵۱۹ ج ۳)

(۳۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع رأسه بعد ما سلّم وهو مستقبل القبلة فقال: ((اَللّٰهُمَّ خَلِّصْ سَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَضَعَفَةَ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا۔(مسند بزار ص۲۵۹ ج ۱۴، رقم الحدیث:۷۸۴۵)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا اور ابھی آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف تھا کہ آپ نے سر اٹھا کر یہ دعا مانگی: اے اللہ! سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ' ولید بن ولید (رضی اللہ عنہم) اور ان تمام کمزور مسلمانوں کو (ظالم

کافروں کے ہاتھ سے) چھڑا دے جوکوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور جنہیں کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا۔(حیاۃ الصحابہ اردوص ۵۱۷ ج ۳)

آپ ﷺ کا دوسروں کونماز کے بعد دعا کی ترغیب دینا

(۳۹)......عن معاذ بن جبل رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ بیده یوما ' ثم قال : یا معاذ ! والله انی لاحبک ، فقال له معاذ : بابی انت وامی یا رسول الله ! وانا والله احبک ، قال : اوصیک یا معاذ ! لا تدعن فی دبر کل صلاة ان تقول: " اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ " واوصی بذلک معاذ الصنابحی ' واوصی بها الصنابحی ابا عبد الرحمن ' واوصی به ابو عبد الرحمن عقبة بن مسلم ۔(حیاۃ الصحابۃ ص۴۳ ج ۴،م: دارابن کثیر،دمشق'بیروت)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضور اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے بھی آپ سے محبت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم نماز کے بعد یہ دعا کبھی نہ چھوڑنا' ہمیشہ مانگنا: ''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ''

اے اللہ! اپنے ذکر میں' اپنے شکر ادا کرنے میں اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد صنابحی (رحمہ اللہ) کو اور صنابحی (رحمہ اللہ) نے ابوعبدالرحمٰن (رحمہ اللہ) کو اور ابوعبدالرحمٰن (رحمہ اللہ) نے عقبہ بن مسلم (رحمہ اللہ) کو اس دعا کی وصیت فرمائی۔(حیاۃ الصحابہ اردو ص ۵۲۱ ج ۳)

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا نماز کے بعد دعا فرمانا

(۴۰)...... كان عمر رضى الله عنه اذا انصرف من صلاته قال : اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ ، وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِىْ ، وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ فَاجْعَلْ رَغْبَتِىْ اِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَاىَ فِىْ صَدْرِىْ ، وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا رَزَقْتَنِىْ ، وَتَقَبَّلْ مِنِّىْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّىْ ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۷ ج ۱۵، ما يقال فى دبر الصلوات ؟ كتاب الدعا ، رقم الحديث: ۲۹۸۷۸)

ترجمہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے: ''اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں' اور اپنی زندگی کی صحیح مصالح کی رہنمائی طلب کرتا ہوں' اور آپ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں' پس آپ میری توبہ قبول فرمائیے' بیشک آپ ہی میرے پروردگار ہیں، اے اللہ ! آپ مجھے اپنی طرف راغب بنا لیجئے، اور میرے دل کو غنی کر دیجئے اور جو کچھ (رزق) آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے دیجئے، اور میری دعا قبول فرما لیجئے' بیشک آپ ہی تو میرے پروردگار ہیں۔

(۴۱)......عن على رضى الله عنه انه كان يقول فى دبر الصلاة : اَللّٰهُمَّ تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَبَسَطْتَّ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ ، وَجَاهُكَ خَيْرُ الْجَاهِ ، وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَأُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ ، وَتَشْفِى السَّقِيْمَ ، وَتُنْجِىْ مِنَ الْكَرْبِ ، وَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ لِمَنْ شِئْتَ ، لَا يَجْزِىْ اٰلَآئِكَ اَحَدٌ ، وَلَا يُحْصٰى نِعْمَائِكَ قَوْلُ قَائِلٍ'' يعنى يقول بعد الصلاة۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ دعا مانگتے ’’اے اللہ! آپ کا نور (ہدایت) پورا (اور کامل) ہے اسی لئے آپ نے (پوری مخلوق کو) ہدایت کی، پس آپ ہی کے لئے (تمام تر) تعریف ہے، آپ کی برد باری بہت بڑی ہے اسی لئے آپ (اپنے بندوں کو) معاف فرماتے ہیں، پس آپ ہی کے لئے (سب) تعریف ہے، آپ نے اپنا ہاتھ اپنی عطا کے لئے کھول رکھا ہے اسی لئے آپ نے (تمام مخلوق کو رزق) عطا فرمایا ہے، پس آپ ہی کے لئے (تمام تر) تعریف ہے، اے ہمارے رب! آپ کی ذات سب سے بڑھ کر کریم ہیں اور آپ کا جاہ وجلال سب سے بڑا جاہ وجلال ہے، اور آپ کا عطیہ سب سے افضل اور سب سے خوش گوار عطیہ ہے، اے ہمارے رب (جلیل)! آپ کی اطاعت کی جاتی ہے تو آپ ہی اس کا بدلہ دیتے ہیں، اور اے ہمارے رب (رحیم)! آپ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو آپ بخش دیتے ہیں، اور آپ ہر مجبور ولاچار کی دعا سنتے ہیں، اور اس کی تکلیف کو دور فرماتے ہیں، اور ہر بیمار کو شفا بخشتے ہیں اور ہر پریشان کی (اس کی پریشانی سے) نجات دیتے ہیں اور توبہ قبول فرماتے ہیں اور (ہر شخص کے) جس کے لئے چاہتے ہیں گناہ معاف فرماتے ہیں، آپ کی ان نعمتوں کا نہ کوئی بدلہ دے سکتا ہے اور نہ کسی تعریف کرنے والے کی تعریف آپ کی تعریف کا حق ادا کرسکتی ہے‘‘۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۹ ج۱۵، ما یقال فی دبر الصلوات ؟ کتاب الدعا ، رقم الحدیث:۲۹۸۶۷)

(۴۲)......عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ کان یقول اذا فرغ من الصلاۃ :

’’ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَیْتَهَا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ: آپ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے ''اے اللہ! میں آپ سے اپنی رحمت کے قطعی اسباب (اعمال واخلاص) اورآپ کی مغفرت کے پختہ وسائل مانگتا ہوں، اور ہر نیکی کی دولت اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے جنت کی کامیابی اور جہنم سے آزادی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ یئے جسے آپ بخش نہ دیں، اور نہ کوئی ایسی فکر و پریشانی چھوڑ یئے جسے آپ دور نہ فرمادیں، اور نہ کوئی (دنیا اورآخرت کی) ایسی حاجت جسے آپ پورا نہ فرمادیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۳،ج۱۵، ما جاء عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ، كتاب الدعا رقم الحديث:۳۰۱۴۷)

(۴۳)......عن ابی موسی رضی الله عنه : انه كان يقول اذا فرغ من صلاته : " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ذَنبِی ' وَ يَسِّرْلِی اَمْرِی ' وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۹،ج۱۵، ما جاء عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ، كتاب الدعا ، رقم الحديث:۲۹۸۶۵)

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ: آپ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے ''اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرمادیجئے، اور میرا معاملہ آسان فرمادیجئے، اور میرے رزق میں برکت عطا فرمادیجئے۔

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

(۴۴)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله عليه وسلم الفجر ثم اقبل على القوم فقال : اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا ، وَبَارِکْ لَنَا فِی

مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔

(مجمع الزوائد ص۳۰۵ ج۳، باب الصبر علی جهد المدينة ، رقم الحديث:۵۸۱۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

ضروری تشریح:......اس روایت میں جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ سب مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ دعا مانگی، فلیتدتبر۔

(۴۵)......ذكر ابن الكثير فی قصة علاء بن الحضرمی رضی الله عنه :

ونودی بصلوة الصبح حين طلع الفجر فصلى بالناس ' فلما قضى الصلوة جثا على ركبتيه وجثا الناس ' ونصب فی الدعاء ورفع يديه ' وفعل الناس مثله ، الخ۔

(البدایۃ والنہایۃ ص۳۲۸ ج۶)

ترجمہ:......حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے قصہ میں ذکر کیا ہے کہ:

جب صبح صادق ہوگئی تو فجر کی نماز کے لئے اذان دی گئی، آپ نے لوگوں کو (صحابہ و تابعین) کونماز پڑھائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ اور لوگ دوزانو بیٹھ گئے، آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگے، لوگوں نے بھی آپ ہی کی طرح کیا۔

امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے

ایک حدیث شریف میں ہے کہ: امام کو چاہئے کہ مخصوص اپنے لئے دعا نہ کریں، بلکہ مقتدیوں کو اپنی دعا میں شامل کرلیا کریں۔ حدیث شریف میں ہے:

(۴۶)......عن ثوبان رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یحلُّ لِاِمْرِیءٍ اَن یَّنظُرَ فی جوُفِ بیتِ امْرِیءٍ حَتّٰی یَسْتَأذِنَ ، فان نظر فقد دخل ، ولا یومّ قوما فیخُص نفسَه بدعوة دونهم ، فان فعل فقد خانهم ، ولا یقوم الی الصلاة وهو حَقِن۔

(ترمذی ص۸۲ ج۱، باب ماجاء فی کراهیة ان یخص الامام نفسه بالدعاء ، رقم الحدیث:۳۵۷)

ترجمہ:......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لئے اجازت لینے سے پہلے اس کے گھر میں جھانکنا حلال نہیں، اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا وہ اس میں داخل ہوگیا۔ اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی۔ اور نماز میں تقاضہ حاجت (پیشاب' پاخانہ) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔

اس حدیث سے اشارۃ النص کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے کہ امام جب دعا کرے تو مقتدیوں کو بھی شامل کرلیں، اس سے اجتماعی دعا کا جواز معلوم ہوسکتا ہے، واللہ تعالی اعلم۔

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

اس کا مطلب بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ امام کو ادعیہ میں جمع متکلم کا صیغہ استعمال کرنا چاہئے، اور واحد متکلم کے صیغہ سے احتراز کرنا چاہئے، لیکن اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے نماز کے بعد جو دعائیں منقول ہیں' ان میں اکثر واحد متکلم ہی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اور صرف چند ایک ہی دعاؤں میں جمع متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، لہذا مذکورہ مطلب درست نہیں ہوسکتا۔

پھر اس حدیث کے مفہوم کی تعیین کے لئے شراح نے بہت سی توجیہات کی ہیں:

بعض نے کہا ہے کہ: اس سے مراد صرف وہ دعائیں ہیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں،

مثلا دعاءِقنوت وغیرہ کہ ان میں واحد متکلم کا صیغہ استعمال کرنا جائز نہیں۔

بعض نے کہا کہ: اس کی مراد یہ ہے کہ اپنے لئے دعا کرے اور دوسرے کے لئے بددعا یہ جائز نہیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس حدیث کی توجیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ امام کو چاہیئے کہ ان مقامات پر دعا نہ کرے جہاں مقتدی دعا نہیں کرتے مثلا رکوع وسجود میں، قومہ وجلسہ بین السجدتین میں کہ ان مواقع پر عموما دعا نہیں کی جاتی، اگر امام یہاں دعا کرے گا تو وہ تنہا ہوگا، خواہ کوئی صیغہ استعمال کریں، پھر چونکہ اس دعا میں مقتدیوں کی شرکت نہیں ہوتی، لہذا اس کی ممانعت کی گئی۔

لیکن احقر کی ناقص رائے میں ان تمام مفاہیم کے مقابلہ میں ایک چوتھا مفہوم راجح معلوم ہوتا ہے، جو اگرچہ کہیں منقول نہیں دیکھا، لیکن ذوقاً درست معلوم ہوتا ہے، وہ یہ کہ اس میں ایسی دعاؤں سے منع کیا گیا جو صرف ذاتی اور گھریلو قسم کی خواہشات پر مشتمل ہوں اور ان کے مفہوم میں کوئی عموم نہ ہو، مثلاً '' اللّٰھم زوّجنی فلانۃ '' یا '' اللّٰھم اعطنی دار فلانیۃ'' وغیرہ۔

رہیں ایسی دعائیں جن میں عموم ہوسکتا ہو وہ ممنوع نہیں، خواہ صیغۂ واحد متکلم کے ساتھ ہوں، مثلا: '' اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا '' وغیرہ، کیونکہ امام قوم کا نمائندہ ہوتا ہے، اور اس حیثیت سے وہ اگر واحد متکلم کا صیغہ بھی استعمال کرے گا، اس کے مفہوم میں پوری قوم شریک ہوگی، جبکہ پہلی قسم کی دعاؤں میں ('' اللھم زوجنی فلانۃ '' یا '' اللھم اعطنی دار فلانیۃ '') یہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ ان میں عموم کا امکان ہی نہیں، واللہ تعالی اعلم بالصواب۔ (درس ترمذی ص ۱۳۰ ج ۲)

نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا

(۴۷)...... حدثنا محمد بن يحى الاسلمى قال : رأيت عبد الله بن الزبير رضى الله عنه رأى رجلا رافعا يديه يدعو قبل ان يفرغ من صلاته ، فلمّا فرغ منها قال له : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرفع حتى فرغ من صلوته۔

(طبرانی ص۱۲۹ ج ۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رجالہ ثقات، استحباب الدعاء بعد الفرائض ص۱۰۳)

ترجمہ:...... حضرت محمد بن یحی اسلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا ہے، جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو اس سے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ جب تک نماز سے فارغ نہ ہوجاتے تھے دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(۴۸)......عن انس رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال : ما من عبد بسط كفيه فى دبر كل صلوة ثم يقول :" اللهم الهى و اله ابراهيم و اسحاق ويعقوب واله جبريل و ميكائيل واسرافيل' اسئلك ان تستجيب دعوتى فانّى مضطر' وتعصمنى فى دينى فانّى مبتلى' وتنالنى برحمتك فانى مذنب' وتنفى عن الفقر فانى متمسكن" الا كان حقا على الله عز وجل ان لا يرد يديه خائبين۔

(عمل اليوم والليلة ص۹۳، باب ما يقول فى دبر صلوة الصبح ، رقم الحديث:۱۳۸)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے پھر یوں دعا کرتا ہے کہ: ''اے اللہ! میرے معبود اور (حضرت) ابراہیم و اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے معبود، اور (حضرت) جبریل و میکائیل اور اسرافیل (علیہم السلام) کے معبود میں آپ سے یہ

درخواست کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرمالیجئے کہ میں بےقرار ہوں، اور مجھے میرے دین کے بارے میں محفوظ رکھئے کہ میں بلا میں مبتلا ہوں، اور اپنی رحمت میرے شامل حال رکھئے کہ میں گنہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور فرما دیجئے کہ میں بے کس ہوں'' تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کو ناکام اور (خالی) واپس نہ کرے۔

(۴۹)......عن الفضل ابن عباس رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الصلوة مثنی مثنی ، تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن وتقنع یدیک یقول ترفعهما الی ربک مستقبلا ببطونهما وجهک و تقول یا رب یا رب! من لم یفعل ذالک فهی کذا و کذا۔

ترجمہ:......حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز دو دو رکعت ہے، ہر رکعت کے بعد التحیات ہے، اور ڈرنا' عاجزی کرنا' مسکینی ظاہر کرنا ہے، اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ۔

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مطلب یہ ہے کہ تو اپنے پروردگار کے حضور میں اس طرح سے ہاتھ اٹھا کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں تیرے چہرے کی طرف ہوں، دعا کرے اور کہے: یارب یارب، جس نے ایسا نہیں کیا وہ ایسا ایسا ہے۔

(ترمذی ص۸۷ ج۱، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۳۸۵)

شارح ترمذی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''وهذا یثبت الدعاء بعد الصلاة برفع یدیه کما هو المعمول وانکار الجهلة علیه مردود''

اس حدیث میں ''مستقبلا'' سے یہ ثابت ہو رہا ہے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا

کی جائے یہی معمول ہےاوراس پر جہلاء کا انکار مردود ہے۔(الکوکب الدری ص ۱۷۱ج ۱)

(۵۰)......عن الاسود العامری عن ابیه قال : صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الفجر فلما سلم انحرف و رفع یدیه ودعا۔

(استحباب الدعاء بعد الفرائض ص۹۵)

ترجمہ:......حضرت اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ مڑ گئے اور اپنے دست مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔

(۵۱)......عن انس رضی الله عنه : لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم کلما صلی الغداة رفع یدیه یدعو علیهم۔(المعجم الصغیر للطبرانی ص۱۹۵،ج۲،دارالفکر)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور ان کے خلاف بددعا فرماتے۔

(۵۲)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع یده بعد ما سلّم وهو مستقبل القبلة فقال: اَللّٰهُمَّ خَلِّصْ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ۔

(اخرجه ابن ابی حاتم فی تفسیره : ۵۹۰۷/۳۶۷/۲۰، تحت قوله تعالی : ﴿لا یستطیعون حیلة﴾ سورة النساء : الآیة۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۱۶۴ج ۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا اور ابھی آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف تھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: اے اللہ! ولید بن ولید (رضی اللہ عنہ) کو (ظالم کافروں کے ہاتھ سے) چھڑا دے۔

قنوت وتر

کہاں تک، کیسے، کب؟

کیا دعائے قنوت پورے سال پڑھی جائے؟ اور دعائے قنوت کے لئے ہاتھوں کا اٹھانا ہے یا نہیں؟ دعائے قنوت وتر میں کب پڑھی جائے، رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے؟ اس مختصر رسالہ میں ان تین موضوعوں پر آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

قنوت وتر پورے سال پڑھی جائے

(۱)......عن عبد الرحمن بن ابی لیلٰی : انه سئل عن القنوت ؟ فقال : حدثنا البراء بن عازب رضی الله عنه قال : سنّة ماضية ، اخرجه السراج ، اسناده حسن۔

(ابن خزیمہ ص۱۵۳ج۱، باب ذكر الدليل على ان النبى صلى الله عليه وسلم انما اوتر هذه اليلة ، الخ ، رقم الحديث:۱۰۹۷۔آثار السنن ص۱۶۷، باب القنوت فى الوتر، رقم الحديث:۶۲۷)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ سے قنوت وتر کے متعلق سوال کیا گیا،تو فرمایا کہ:ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے،فرمایا کہ: یہ جاری وساری سنت ہے۔(یعنی ایسا طریقہ ہے جو دین میں رواج پذیر ہے)۔

(۲)......عن انس رضی الله عنه : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت حتى مات وابو بكر قنت حتى مات ' و عمر حتى مات۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۴ج۲، باب القنوت ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۸۳۶)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وفات تک (دعائے) قنوت پڑھتے رہے،اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات تک (دعائے) قنوت پڑھتے رہے،اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات تک (دعائے) قنوت پڑھتے رہے۔

(۳)......عن ابراهيم : انّ ابن مسعود رضی الله عنه كان يقنت السّنة كلّها فى الوتر قبل الرّكوع۔(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۶۱، باب القنوت فى الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے پورے سال دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۴)......عن ابراهيم قال : كان عبد الله رضی الله عنه لا يقنت السّنة كلّها فى

الفجر و یقنت فی الوتر کل لیلة قبل الرکوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۲۸ ج ۴، من قال : القنوت فی النصف من رمضان ، رقم الحدیث:۷۰۱۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورے سال فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، بلکہ ہر رات وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

(۵)......عن ابراهیم : انّ القنوت فی الوتر واجب فی رمضان و غیره قبل الرکوع ، واذا اردت ان تقنت فکبر ' واذا اردت ان ترکع فکبر ایضا۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص ۱۶۱، باب القنوت فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: (دعائے) قنوت وتر میں واجب ہے رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی رکوع میں جانے سے پہلے، جب تیرا ارادہ قنوت پڑھنے کا ہو تو تکبیر کہہ اور جب تیرا رکوع میں جانے کا ارادہ ہو تب بھی تکبیر کہہ۔

(۶)......عن ابن عمر قال : ارایتم قیامکم عند فراغ الامام من السورة هذا القنوت ، واللـه انه لبدعة ، ما فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر شهر' ثم ترکه ' أرایتم رفعکم أیدیکم فی الصلوة ' والله انه لبدعة ما زاد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی هذا قط ' فرفع یدیه حیال منکبیه۔

(مجمع الزوائد ص ۱۷۲، باب القنوت ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۸۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: دیکھو یہ جو تم (فجر کی نماز میں) امام کے سورت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھتے ہو، خدا کی قسم!

یہ بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے کے علاوہ ایسا نہیں کیا (صرف ایک ماہ کیا) پھر اسے چھوڑ دیا، دیکھو یہ جو تم نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھتے ہو واللہ یہ بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے زیادہ کبھی نہیں کیا، پھر آپ نے رفع یدین مونڈھوں تک کر کے دکھایا۔

تشریح:......اس روایت سے معلوم ہوا کہ دعائے قنوت فجر میں ہمیشہ نہیں ہے وتر میں ہمیشہ ہے، جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔

قنوت وتر کے لئے رفع یدین

(۱)......عن جعفر حدثنی ابو عثمان قال : کنا نحن و عمر یؤم الناس ' ثم یقنت بنا عند الرکوع یرفع یدیه حتی یبدو کفاه و یخرج ضبیعه۔

(جزء رفع الیدین للامام البخاری ص۱۴۵، رقم الحدیث:۱۶۱، ط: دار ابن حزم)

ترجمہ:......حضرت جعفر بن میمون رحمہ اللہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ نے مجھ سے حدیث بیان کی' فرمایا کہ: ہم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں رکوع کے وقت قنوت پڑھاتے تھے، آپ (قنوت کے لئے) رفع یدین کرتے، اپنی ہتھیلیوں کو کھولتے اور بازو نکالتے۔

(۲)......عن ابی عثمان قال : کان عمر یرفع یدیه فی القنوت۔

(جزء رفع الیدین للامام البخاری ص۱۴۶، رقم الحدیث:۱۶۲، ط: دار ابن حزم)

ترجمہ:......حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت کے لئے رفع یدین کرتے تھے۔

(۳)......عن عبد الله کان یقرأ فی آخر رکعة من الوتر ﴿قل هو الله احد﴾ ثم یرفع یدیه فیقنت قبل الرکعة۔

(جزء رفع الیدین للامام البخاری ص۱۴۶، رقم الحدیث:۱۶۳، ط: دار ابن حزم۔ معجم طبرانی کبیر ص۲۳۸ ج۹، رقم الحدیث:۹۱۶۵۔ مجمع الزوائد ص۴۲۱ ج۲، ، باب القنوت فی الوتر، رقم الحدیث:۳۴۷۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ وتر کی آخری رکعت میں ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور رکوع میں جانے

سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(۴)......عن الاسود ' عن ابیه ' عن عبد الله : انه کان یرفع یدیه اذا قنت فی الوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۱۵ ج۴، فی رفع الیدین فی قنوت الوتر ، رقم الحدیث:۷۰۲۷)

ترجمہ:......حضرت اسود رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۵)......عن ابراهیم النخعی قال : ترفع الایدی فی سبع مواطن : فی افتتاح الصلوة وفی التکبیر للقنوت فی الوتر ' وفی العیدین ' وعند استلام الحجر ' وعلی الصفا والمروة ' وبِجَمْع وعرفات ' وعند المقامین عند الجمرتین۔

(طحاوی ص۱۶۱، باب رفع الیدین عند رؤية البیت ، رقم الحدیث:۳۷۴۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے: نماز کے شروع میں' وتر میں قنوت کی تکبیر کے لئے' دونوں عیدوں کی نماز میں' حجر اسود کے استلام کے وقت' صفا اور مروہ پر' مزدلفہ' عرفات اور دونوں جمرتین کے پاس رمی کے بعد مقام کے وقت۔

(۶)......عن ابراهیم قال : ارفع یدیک للقنوت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۱۵ ج۴، فی رفع الیدین فی قنوت الوتر ، رقم الحدیث:۷۰۲۶)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاؤ۔

قنوت وتر رکوع سے پہلے

آپ ﷺ نے دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی

(۱)......عن ابی بن کعب : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ، یقرأ فی الاولی ب ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ وفی الثانیۃ ب ﴿ قل یا ایھا الکفرون﴾ وفی الثالثۃ ب﴿ قل ھو اللہ احد ﴾ ویقنت قبل الرّکوع ، الخ۔

(نسائی ص۱۹۱ ج۱، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر ، رقم الحدیث:۱۶۹۹)

ترجمہ:......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔پہلی رکعت میں ’’سبح اسم ربک الاعلی ‘‘اوردوسری میں ’’قل یا ایھا الکفرون ‘‘اورتیسری میں ’’قل ھو اللہ احد ‘‘پڑھتے تھے،اوردعاءقنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۲)......عن ابی بن کعب : انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت فی الوتر قبل الرّکوع۔(ابوداؤدص، باب القنوت فی الوتر ، رقم الحدیث:۱۴۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وتر میں قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۳)......عن ابی بن کعب : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرّکوع۔

(ابن ماجہ ص۸۴ ج۱، باب ما جاء فی القنوت قبل الرکوع و بعدہ ، رقم الحدیث:۱۱۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھےتو دعاءقنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۴)......عن عبد الله : انّ النبی صلی الله علیه وسلم کان یقنت فی الوتر قبل الرّکوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۲ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۸۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ وتر میں دعاءِ قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۵)......عن ابن عباس قال : اوتر النبی صلی الله علیه وسلم فقنت فیها قبل الرّکوع۔ (حلیۃ الاولیاء ص۹۲ ج۵، باب القنوت فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے وتر پڑھے تو دعاءِ قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھی۔

(۶)......عن ابن عمر قال : ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلث رکعات و یجعل القنوت قبل الرّکوع۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۳ ج۲، باب القنوت ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۸۳۳۔معجم طبرانی اوسط ص۳۶ ج۸، رقم الحدیث:۷۸۸۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ وتر پڑھتے تھے اور دعاءِ قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۷)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : ارسلت امی لیلة لتبیت عند النبی صلی الله علیه وسلم ، فتنظر کیف یوتر ؟ فصلی ما شاء الله ان یصلی ، حتی اذا کان آخر اللیل وأراد الوتر قرأ بسبح اسم ربک الاعلی فی الرکعة الاولی ، وقرأ فی الثانیة بقل یا ایها الکفرون ، ثم قعد ثم قام ولم یفصل بینهما بالسلام ، ثم قرأ بقل هو الله

احد ' حتى اذا فرغ كبر ثم قنت فدعا بما شاء الله ان يدعو ثم كبر و ركع ، الخ ۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ، لابن عبد البر ص۷۱ج۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنی والدہ کو ایک دفعہ رات گذارنے کے لئے آپ ﷺ کے یہاں بھیجا تاکہ وہ دیکھیں کہ آپ ﷺ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ (آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ:) آپ ﷺ نے نماز پڑھی جتنی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہی حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوگیا اور آپ ﷺ نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربک الاعلی ''اور دوسری رکعت میں ''قل یا ایها الکفرون ''پڑھیں، پھر قعدہ کیا پھر قعدہ کے بعد کھڑے ہوئے اور ان کے درمیان سلام کے ساتھ فصل نہیں کیا، پھر آپ ﷺ نے ''قل هو الله احد ''پڑھی، جب آپ ﷺ قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور دعاءِ قنوت پڑھی، اور قنوت میں جو اللہ نے چاہا دعا مانگی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے

(۸)......قال عبد العزيز : و سأل رجل انسًا عن القنوت اَبعد الركوع أوعند فراغ من القراءة ؟ قال : لا ، بل عند فراغ من القراءة ۔

(بخاری ص۵۸۶ج۲، باب غزوة الرجيع ' و رعل ' وذكوان ' وبئر معونة ، وحديث عضل ' والقارة ' و عاصم بن ثابت ' وخبيب اوصحابه ، كتاب المغازی ، رقم الحديث:۴۰۸۸)

ترجمہ:......حضرت عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع کے بعد پڑھی جائے یا قرائت سے فارغ ہوکر؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ قرأت سے فارغ ہوکر کے پڑھی جائے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے

(۹)......عن الاسود بن يزيد : ان عمر قنت فى الوتر قبل الرّكوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۰ ج۴، فى القنوت قبل الركوع أو بعده ، رقم الحديث:۶۹۷۲)

ترجمہ:......حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتر میں دعاءقنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۱۰)......عن ابراهيم انّ ابن مسعود رضى الله عنه كان يقنت السّنة كلّها فى الوتر قبل الرّكوع۔(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۶۱، باب القنوت فى الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع سے پہلے پورے سال دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱)......عن عبد الله كان يقرأ فى آخر ركعة من الوتر﴿ قل هو الله احد ﴾ ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة۔

(جزء رفع اليدين للامام البخارى ص۱۴۶، رقم الحديث:۱۶۳، ط: دار ابن حزم)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ وتر کی آخری رکعت میں﴿ قل هو الله احد ﴾ پڑھتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(۱۲)......عن عبد الله كان يكبّر حين يفرغ من القراءة، ثم اذا فرغ من القنوت كبّر و ركع۔(معجم طبرانی کبیر ص۲۴۱ ج۹، رقم الحديث:۹۱۹۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (وتر کی نماز میں) جب قرائت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع میں

جاتے۔

(۱۳)......عن ابراهیم قال :کان عبد الله رضی الله عنه لا یقنت السّنة کلّها فی الفجر و یقنت فی الوتر کل لیلة قبل الرکوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۸ ج۴، من قال : القنوت فی النصف من رمضان ، رقم الحدیث:۷۰۱۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورے سال فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، بلکہ ہر رات وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

(۱۴)......عن ابراهیم انّ ابن مسعود رضی الله عنه کان یقنت السّنة کلّها فی الوتر قبل الرّکوع۔(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۶۱، باب القنوت فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر میں سارے سال قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵)......عن علقمة : ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرّکوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۱ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع او بعده ، رقم الحدیث:۶۹۸۳)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتر میں دعاء قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۱۶)......عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه : قال : کان عبد الله : لا یقنت فی شیء من الصلوة الا فی الوتر قبل الرکعة۔

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں دعاء قنوت نہیں پڑھتے تھے، اور وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔(معجم کبیر طبرانی ص۲۳۸ ج۹، رقم الحدیث:۹۱۶۵)

حضرات تابعین رحمہم اللہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے

(۱۷)......عن عمر بن ذر ' عن ابیه ' رفعه : انه کان یقنت فی الوتر قبل الرکعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۰ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۷۷)

ترجمہ:......حضرت عمر بن ذر اپنے والد رحمہ اللہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ: وہ وتر میں دعاء قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۱۸)......عن ابراهیم ' عن الاسود : انه کان یقنت فی الوتر قبل الرکعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۱ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ وتر میں دعاء قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۱۹)......عن ابراهیم قال : کانوا یقولون: القنوت بعد ما یفرغ من القراء ة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۱ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۸۰)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ) فرماتے تھے کہ: قنوت قرائت سے فارغ ہونے پر ہے، (یعنی رکوع سے پہلے)۔

(۲۰)......عن ابراهیم قال : کان یقول فی قنوت الوتر: قبل الرکوع اذا فرغ من القراء ة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے' آپ قنوت وتر کے متعلق فرماتے تھے کہ: قرائت سے فارغ ہوکر رکوع سے پہلے ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۱ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۸۱)

(۲۱)......عن ابراهیم: انّ القنوت فی الوتر واجب فی رمضان و غیره قبل الرکوع ، واذا اردت ان تقنت فکبر ' واذا اردت ان ترکع فکبر ایضا۔

(المختار شرح کتاب الآ ثار ص۱۶۱، باب القنوت فی الصلوة ، رقم الحدیث:۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: (دعائے) قنوت وتر میں واجب ہے رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی رکوع میں جانے سے پہلے، اور جب تیرا ارادہ قنوت پڑھنے کا ہوتو تکبیر کہہ اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتو بھی تکبیر کہہ۔

(۲۲)......عن سعید بن جبیر : انه کان یقنت فی الوتر قبل الرکوع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲۱ ج۴، فی القنوت قبل الرکوع أو بعده ، رقم الحدیث:۶۹۸۲)

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: وہ وتر میں دعاء قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۲۳)......قال ابو عبد الله (احمد بن حنبل) اذا قنت قبل الرکوع کبّر ثم اخذ فی القنوت ، وقد روی عن عمر رضی الله عنه : انه کان اذا فرغ من القراء ة کبّر ثم قنت ثم کبر حین رکع ، وروی ذلک عن علی و ابن مسعود والبراء ، وهو قول الثوری ، ولا نعلم فیه خلافا۔

(المغنی لابن قدامة الحنبلی ص۱۶۵ ج۲، فصل : فی الوتر برکعة)

ترجمہ:......حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رکوع سے پہلے جب دعائے قنوت پڑھے تو تکبیر کہہ لے، پھر دعائے قنوت شروع کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: وہ جب قرائت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر قنوت پڑھتے، پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے، یہی حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، اور یہی حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا بھی قول ہے، اور ہم اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔

وتر کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ

وتر کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا احادیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار جمع کئے گئے ہیں۔موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

وتر میں (سلام کے ذریعہ) کوئی فاصلہ نہیں

(۱)......عن ابی سعید رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا فصل فی الوتر۔ (مسند امام اعظم ابی حنیفہ (مترجم) ص۲۳۲، باب الوتر)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر میں (سلام سے) کوئی فاصلہ نہیں۔

تشریح:......یعنی دوسری رکعت کے بعد سلام پھیر کر تیسری رکعت میں نئی تکبیر تحریمہ سے فاصلہ نہیں، ایک ہی سلام سے تین رکعتیں وتر کی پڑھی جائیں گی۔

آپ ﷺ وتر کی صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے

(۲)......عن ابی بن کعب رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی ' وفی الرکعة الثانیة بقل یا ایها الکفرون ' وفی الثالثة بقل هو الله احد ، ولا یسلّم الا فی آخرهنّ ، ویقول یعنی بعد التسلیم "سبحان المک القدوس" ثلثا۔

(نسائی، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر ، رقم الحدیث:۱۷۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلی" اور دوسری رکعت میں "قل یا ایها الکفرون" اور تیسری رکعت میں "قل هو الله احد" پڑھا کرتے تھے، اور تینوں رکعتوں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے، اور سلام کے بعد تین مرتبہ "سبحان الملک القدوس" پڑھا کرتے تھے۔

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها انّ النبی صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث ، یقرأ فی اول رکعة بسبح اسم ربک الاعلی ' وفی الثانیة بقل یا ایها الکفرون '

وفی الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين ، وزاد عليها سعد : انه كان لا يسلّم الا فی آخرهن ۔(طحاوی ص۳۶۲ ج۱، باب الوتر رکعة من آخر اللیل ، رقم الحدیث:۱۶۵۴)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربک الاعلی ''اوردوسری رکعت میں ''قل یا ایها الکفرون ''اورتیسری رکعت میں ''قل هو الله احد ''اورمعوذتین (قل اعوذ برب الفلق اورقل اعوذ برب الناس) پڑھتے تھے۔

حضرت سعد رحمہ اللہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ: اورتینوں رکعتوں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

آپ ﷺ وتر کی دوسری رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے

(۴)......عن سعيد بن هشام ان عائشة رضی الله عنها حدثته : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم كان لا يسلم فی ركعتی الوتر ۔[۱]

(نسائی، باب كيف الوتر بثلاث ، رقم الحديث:۱۶۹۹)

ترجمہ:......حضرت سعید بن ہشام رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

---

[۱]......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں مختلف طرق سے کئی کتب میں آئی ہیں، مثلا:

(۱)......عن سعيد بن هشام عن عائشة رضی الله عنها : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم كان لا يسلّم فی ركعتَیِ الوتر ۔(مؤطا امام محمد (مترجم)، باب السلام فی الوتر ، رقم الحديث:۲۶۶)

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان نبی الله صلی الله عليه وسلم لا يسلّم فی ركعتی الوتر ۔(طحاوی ص۳۶۳ ج۱، باب الوتر ، رقم الحديث:۱۶۳۰)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يسلّم فی ركعتی الوتر ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۴ ج۴،من كان يوتر بثلاث أو اكثر ، رقم الحديث:۶۹۱۲)

ہیں کہ: آپ ﷺ وتر کی دو رکعتوں میں (یعنی دو رکعتوں کے بعد) سلام نہیں پھیرتے تھے۔(نسائی، باب کیف الوتر بثلاث ، رقم الحدیث:۱۶۹۹)

آپ ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سلام کے ذریعہ فصل نہیں فرماتے

(۵)......عن ابن عباس ' عن ام سلمة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبع أو خمس لا يفصل بينهن بتسليم ۔

(نسائی، باب کیف الوتر بخمس و ذکر الاختلاف علی الحکم فی حدیث الوتر ، رقم الحدیث: ۱۷۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ وتر کی سات یا پانچ رکعتیں پڑھتے ، اوران کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

---

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان نبی الله صلى الله عليه وسلم لا يسلّم فی ركعتی الوتر ۔(دارقطنی ص۳۲ ج ۲، ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت فيه ، رقم الحدیث:۱۶۴۹)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلث لا يسلّم الا فی آخرهنّ ، وهذا وتر امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنه ، وعنه اخذه اهل المدينة۔(مستدرک حاکم ص۳۰۴ ج ۱ (ص۴۴۱ ج ۲)، رقم الحدیث:۱۱۴۰)

(۶)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى العشاء دخل المنزل ثم صلّى ركعتين ' ثم صلّى بعدهما ركعتين اطول منهما ' ثم اوتر بثلث لا يفصل فيهنّ ، الحديث ۔(مسند احمد ص۱۵۶ ج ۶، رقم الحدیث:۲۵۲۲۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو گھر تشریف لاتے' پھر دو رکعت پڑھتے' پھر ان سے لمبی دو رکعتیں اور پڑھتے' پھر تین رکعات وتر پڑھتے' اوران تینوں رکعتوں میں فصل نہیں فرماتے تھے۔(یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے)

آپ ﷺ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں اور سلام سے فصل نہیں فرمایا

(٦)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : ارسلت امی لیلة لتبیت عند النبی صلی الله علیه وسلم ' فتنظر کیف یوتر ؟ فصلی ما شاء الله ان یصلی ' حتی اذا کان آخر اللیل وأراد الوتر قرأ بسبح اسم ربک الاعلی فی الرکعة الاولی ' وقرأ فی الثانیة بقل یا ایها الکفرون ' ثم قعد ثم قام ولم یفصل بینهما بالسلام ' ثم قرأ بقل هو الله احد ' حتی اذا فرغ کبر ثم قنت فدعا بما شاء الله ان یدعو ثم کبر و رکع ، الخ ۔[۱]

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ، لابن عبد البر ص۱۷ج۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنی والدہ کو ایک دفعہ رات گذارنے کے لئے آپ ﷺ کے یہاں بھیجا تا کہ وہ دیکھیں کہ آپ ﷺ وتر

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں مختلف طرق سے کئی کتب میں آئی ہیں، مثلا:

(۱)......قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : الوتر ثلث کثلاث المغرب۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۱۳۱، باب السلام فی الوتر ، رقم الحدیث:۲٦۱)

(۲)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : الوترثلاث ' کَوِتر النهار صلوة المغرب۔

(طحاوی ص۲۰۲ج۱،باب الوتر ، رقم الحدیث:۱۷۰۲)

(۳)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : الوتر ثلث کصلوة المغرب وتر النهار۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴٦۸ج۴، من قال وتر النهار المغرب ، رقم الحدیث:٦۷۷۹)

(۴)......عن عبد الرحمن بن یزید قال : قال بن مسعود رضی الله عنه : وتر اللیل کوتر النهار صلوة المغرب ثلثا۔(معجم کبیر طبرانی ص۲۷۲ج۹، رقم الحدیث:۸۷۵۸)

(۵)......عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : وتر اللیل ثلاث کَوِتُر النهار صلوة المغرب۔

(دار قطنی ص۲۰ج۲، الوتر ثلاث کثلاث المغرب ، رقم الحدیث:۱٦۳۷)

کیسے پڑھتے ہیں؟ (آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ:) آپ ﷺ نے نماز پڑھی جتنی کہ اللہ تعالی نے چاہی حتی کہ جب رات کا اخیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربک الاعلی '' اور دوسری رکعت میں '' قل یا ایھا الکفرون ' پڑھیں، پھر قعدہ کیا پھر قعدہ کے بعد کھڑے ہوئے اور ان کے درمیان سلام کے ساتھ فصل نہیں کیا، پھر آپ نے '' قل ھو اللہ احد '' پڑھی، جب آپ ﷺ قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور دعاء قنوت پڑھی، اور قنوت میں جو اللہ نے چاہا دعا مانگی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا۔

وتر کی تین رکعتیں' نماز مغرب کی طرح بلا سلام کے ہیں

(۷)......قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ : الوتر ثلث کثلاث المغرب۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۱۳۱، باب السلام فی الوتر ، رقم الحدیث:۲۶۱)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: وتر کی تین رکعتیں ہیں، مغرب کی تین رکعتوں کی طرح۔

(۸)......عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الوتر ثلث کثلاث المغرب۔ (مجمع الزوائد ص۲۴۲ ج ۲، رقم الحدیث:۵۷۸۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں، مغرب کی تین رکعتوں کی طرح۔

(۹)......عن عقبة بن مسلم قال سألت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما عن الوتر فقال : أتعرف وتر النھار ؟ قلت : نعم صلوة المغرب ، قال : صدقت و احسنت۔

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: کیا تم دن کے وتر جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں نماز مغرب، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور خوب کہا۔

(طحاوی ص۳۶۲ ج۱، باب الوتر رکعة من آخر الليل ، رقم الحديث:۱۶۲۷)

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال:...... قال النبی صلی الله عليه وسلم : صلوة المغرب وتر النهار فأوتروا صلوة الليل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۸ ج۳، باب آخر صلاة الليل ، رقم الحديث:۴۶۷۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں، تم رات کی نماز کو وتر بناؤ۔

(۱۱)......عن عطاء : قال ابن عباس رضی الله عنهما : الوتر كصلوة المغرب۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۱۳۱، باب السلام فی الوتر ، رقم الحديث:۲۶۳)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: وتر تو مغرب کی طرح تین رکعتیں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے

(۱۲)......عن المسور بن مخرمة قال : دفنا ابا بكر رضی الله عنه ليلا ، فقال عمر : انی لم أوتر ، فقام وصففنا وراءه ، فصلی بنا ثلاث ركعات ' لم يسلّم الا فی آخرهنّ۔ (طحاوی ص۳۸۱ ج۱، باب الوتر ركعة من آخر الليل ، رقم الحديث:۱۷۰۰)

ترجمہ:......حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات کو دفن کیا (فراغت پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ: میں نے وتر نہیں پڑھے، آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف باندھ لی، آپ نے ہمیں تین

رکعات نماز وتر پڑھائی، اور سلام فقط ان کے آخر میں پھیرا۔

(۱۳)......عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه : انه اوتر بثلاث رکعات ، لم یفصل بینهن بسلام۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۴۹۴ ج۴، من کان یوتر بثلاث او اکثر ، رقم الحدیث:٦۹۰۱)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے تین رکعات وتر پڑھے، اور تینوں رکعتوں میں سلام کے ذریعہ فصل نہیں کیا۔ (یعنی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرا)

(۱۴)......عن الحسن رحمه الله قیل له کان ابن عمر رضی الله عنهما یسلّم فی الرکعتین من الوتر ، فقال کان عمر رضی الله عنه افقه منه ، کان ینهض فی الثانیة بالتکبیر۔ (مستدرک حاکم ص۳۰۴ ج۱، رقم الحدیث:۱۷۸۷)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا کرتے تھے، فرمایا: ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ فقیہ تھے، وہ دوسری رکعت پر سلام پھیرے بغیر تکبیر کہہ کر اٹھ جایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے

(۱۵)......عن ثابت قال : قال انس رضی الله عنه : یا ابا محمد ! خذ عنّی فانّی اخذتُ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، واخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله ، ولن تأخذ اوثق منّی ، قال : ثمّ صلّی بی العشاء ، ثم صلّی ست رکعات ، یسلّم بین الرکعتین ، ثم اوتر بثلاث یسلّم فی آخرهنّ۔

(کنز العمال ص٦٦ ج۸، رقم الحدیث:۲۱۹۰۲)

ترجمہ:......حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو محمد! مجھ سے اخذ کرلو (سیکھ لو) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے اللہ تعالی سے اخذ کیا ہے، اور تم ہرگز مجھ سے زیادہ ثقہ آدمی سے اخذ نہیں کر سکتے۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: پھر آپ نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر چھ رکعات نفل ادا کئے، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے رہے، پھر آپ نے تین رکعات وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

(۱۶)......عن ثابت قال : صلی بی انس رضی الله عنه الوتر ' وانا عن یمینه وام ولده خلفنا ' ثلث رکعات ' لم یسلم الا فی آخرهن ، ظننت انه یرید ان یعلّمنی۔

(طحاوی ص۳۸۲ ج۱، باب الوتر رکعة من آخر اللیل ، رقم الحدیث:۱۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے وتر کی تین رکعتیں پڑھائیں ، اس حال میں کہ میں ان کی دائیں جانب تھا اور ان کی ام ولد ہمارے پیچھے، آپ نے سلام فقط آخر میں پھیرا۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ مجھے وتر کا طریقہ سکھا رہے تھے۔

(۱۷)......عن ثابت عن انس رضی الله عنه : انه اوتر بثلث ' لم یسلّم الا فی آخرهنّ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج۴، من کان یوتر بثلاث أو اکثر، رقم الحدیث:۶۹۱۰)

ترجمہ:......حضرت ثابت رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں، اور آپ نے سلام صرف آخر میں پھیرا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تین وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے

(۱۸)......عن الحسن قال: کان ابی بن کعب رضی الله عنه یوتر بثلث ' لا یسلّم

الا فی الثالثة مثل المغرب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۵ ج۳، باب کیف التسلیم فی الوتر ، رقم الحدیث:۴۶۵۹)

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور سلام فقط تیسری رکعت میں پھیرتے تھے' مغرب کی نماز کی طرح۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے تین وتر ایک سلام سے پڑھنے کی تعلیم دی

(۱۹)......عن ابی خالدة قال : سألت ابا العالیة رحمه الله عن الوتر ، فقال : علّمنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم– أو علمونا– ان الوتر مثل صلوة المغرب ، غیر انا نقرأ فی الثالثة ، فهذا وتر اللیل و هذا وتر النهار۔

(طحاوی ص۳۸۲ ج۱، باب الوتر رکعة من آخر اللیل ، رقم الحدیث:۱۷۰۱)

ترجمہ:......حضرت ابو خالدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ: ہمیں حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعلیم دی– یا فرمایا کہ: انہوں نے ہمیں تعلیم دی ہے– کہ: وتر' مغرب کی نماز کی طرح ہیں، سوائے اس کے کہ ہم وتر کی تیسری رکعت میں بھی قرأت کرتے ہیں، یہ رات کے وتر ہیں اور وہ (مغرب) دن کے وتر ہیں۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ وتر کی دوسری رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے

(۲۰)......عن قتادة عن سعید بن المسیب قال : لا یسلّم فی الرکعتین من الوتر۔

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ وتر کی دوسری رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج۴، من کان یوتر بثلاث أو اکثر ، رقم الحدیث:۶۹۰۷)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے وتر کی دوسری رکعت میں سلام پھیرنے سے منع فرمایا

(۲۱)......عن حماد قال : نهانی ابراهیم ان اسلم فی الرکعتین من الوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج۴، من کان یوتر بثلاث أو اکثر ، رقم الحدیث:۶۹۰۸)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے وتر کی دوسری رکعت میں سلام پھیرنے سے مجھے منع فرمایا۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے مقرر کردی تھیں

(۲۲)...... ثنا ابن وهب قال : اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیه قال : اثبت عمر بن عبد العزیز رحمه الله : الوتر بالمدینة بقول الفقهاء ثلثا ' لا یسلّم الا فی آخرهنّ۔

(طحاوی ص۳۸۲ ج۱، باب الوتر رکعة من آخر اللیل ، رقم الحدیث:۱۷۱۵)

ترجمہ:......ہمیں حدیث بیان کی حضرت ابن وہب رحمہ اللہ نے' وہ فرماتے ہیں کہ: مجھے خبر دی ابن ابوالزناد رحمہ اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے، وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ طیبہ میں فقہاء کے قول کے مطابق وتر کی تین رکعتیں مقرر کردی تھیں، جن میں سلام صرف آخر میں پھیرا جاتا تھا۔

مدینہ کے سات فقہاء رحمہم اللہ کے نزدیک وتر ایک سلام سے ہے

(۲۳)...... ثنا ابن عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن (الفقهاء) السبعة : سعید

بـن الـمسيب ' وعروة بن الزبير ' والقاسم بن محمد ' وابی بكر بن عبد الرحمن ' وخـارجة بـن زيـد ' وعبيـد الـلـه ' و سـليـمان بن يسار ' فی مشيخه سواهم اهل فقه وصـلاح وفـضـل ' و ربـمـا اختـلـفوا فی الشیء فاخذ بقول اكثرهم وافضلهم رأيا ' فكان مما وعيت عنهم على هذه الصفة : ان الوتر ثلاث ' لا يسلّم الا فی آخرهنّ۔

(طحاوی ص۳۸۲ ج۱، باب الوتر ركعة من آخر الليل ، رقم الحديث:۱۷۱۶)

ترجمہ:......ہمیں حدیث بیان کی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد رحمہ اللہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے اورانہوں نے روایت کی سات (فقہاء تابعین) یعنی حضرت سعید بن مسیّب' حضرت عروہ بن زبیر' حضرت قاسم بن محمد' حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن' حضرت خارجہ بن زید' حضرت عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے، ان کے علاوہ دوسرے فقیہ اہل صلاح اور صاحب فضل بزرگوں کی موجودگی میں روایت کی، یہ بزرگ اگر کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو اس شخص کے قول پر عمل کرتے جو زیادہ ذی رائے اور افضل ہوتا، میں نے جو باتیں ان سے یاد کی ہیں اس طریقہ پر' ان میں سے ایک یہ ہے کہ: وتر کی تین رکعتیں ہیں' جن میں سلام صرف آخر ہی میں پھیرا جائے گا۔

حضرات تابعین رحمہم اللہ وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے

(۲۴)...... عن ابی اسحاق قال : كان اصحاب علی واصحاب عبد الله لا يسلّمون فی ركعتی الوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج۴، من كان يوتر بثلاث أو اكثر ، رقم الحديث:۶۹۰۸)

ترجمہ:......حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اصحاب رحمہم اللہ وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

وتر میں ایک سلام پر امت کا اجماع ہے

(۲۵)......عن الحسن قال : اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث ' لا يسلّم الا فى آخرهنّ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج ۴، من كان يوتر بثلاث او اكثر ، رقم الحديث:۶۹۰۴)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ: وتر تین رکعتیں ہیں، جن میں صرف آخری رکعت ہی میں سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت مکحول رحمہ اللہ وتر کی دوسری رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے

(۲۶)......عن مكحول انه كان يوتر بثلث ' لا يسلّم فى آخرهنّ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۹۳ ج ۴، من كان يوتر بثلاث أو اكثر ، رقم الحديث:۶۹۰۶)

ترجمہ:......حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔